خیال

گریڈ 6 کے لیے اردو کی درسی کتاب

خیال

گریڈ 6 کے لیے اردو کی درسی کتاب

4671

विद्यया ऽमृतमश्नुते

एन सी ई आर टी
NCERT

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ
NATIONAL COUNCIL OF EDUCATIONAL RESEARCH AND TRAINING

4671 - Khayaal
Textbook of Urdu for Grade 6

ISBN 978-93-5292-988-7

پہلا ایڈیشن

جون 2024 جیشٹھ 1946

PD 25T

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، 2024

قیمت: ₹ 65.00

جملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت کے بغیر اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یادداشت کے ذریعے یا بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانکی، فوٹو کاپینگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی ترسیل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جا رہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کر کے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جا سکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جا سکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جا سکتا ہے۔
- کتاب کے صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظر ثانی شدہ قیمت چاہے وہ ربڑ کی مہر کے ذریعے یا اسٹیکر یا کسی اور ذریعہ ظاہر کی جائے تو وہ غلط متصور ہوگی اور ناقابل قبول ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمپس
شری اروند مارگ
نئی دہلی۔ 110016 فون: 011-26562708

108،100 فٹ روڈ ہوسڈے کیرے ہیلی
ایکسٹینشن بنا شنکری III اسٹیج
بنگلورو۔ 560085 فون: 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون،
ڈاک گھر، نوجیون
احمد آباد۔ 380014 فون: 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیمپس
بمقابل ڈھانکل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی
کولکاتا۔ 700114 فون: 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس
مالی گاؤں
گواہاٹی۔ 781021 فون: 0361-2674869

اشاعتی ٹیم

ہیڈ، پبلی کیشن ڈویژن	:	انوپ کمار راجپوت
چیف ایڈیٹر	:	شویتا اپّل
چیف پروڈکشن آفیسر	:	ارون چتکارا
چیف بزنس منیجر	:	امیتابھ کمار
پروڈکشن آفیسر	:	جہاں لال

سرورق
فاطمہ ناصر

تصاویر اور لے آؤٹ
فاطمہ ناصر اور لٹل تھنگس، نئی دہلی

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ

سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، شری اروند مارگ، نئی دہلی نے تاج پرنٹرس، 6A/69، نجف گڑھ روڈ انڈسٹریل ایریا، نزد کیرتی نگر میٹرو اسٹیشن، نئی دہلی - 110015 میں چھپوا کر پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

پیش لفظ

قومی تعلیمی پالیسی-2020 میں یکسر تبدیلی لانے والے درسیاتی اور تدریسیاتی نظام کی سفارش کی گئی ہے، جسے مختلف سطحوں پر طلبا کی نشو و نما کی ضروریات کو پورا کرنے کی غرض سے انتہائی باریک بینی سے وضع کیا گیا ہے۔ یہ نظام اساسی سطح کے تین برس کی آموزش، ابتدائی سطح کے تین برس، مڈل سطح کے تین برس اور ثانوی سطح کے چار برس کا احاطہ کرتا ہے۔ ہر سطح کو اس طرح وضع کیا گیا ہے کہ عمر کے اعتبار سے مناسب نصاب اور تدریسیات کا نفاذ ہو سکے اور اسکولی تعلیم کی تمام سطحوں پر تعلیم کا بلا رکاوٹ سلسلہ تشکیل پا سکے۔

قومی تعلیمی پالیسی-2020 میں ملک میں ایک ایسا تعلیمی نظام قائم کرنے کی سفارش کی گئی ہے جس کی جڑیں ہندوستانی روایات میں پیوست ہوں اور جو انسانی کوششوں اور معلومات کے تمام شعبوں میں اس کی تہذیبی تکمیلات سے وابستہ ہو۔ اس کے ساتھ طلبا کو اس طرح تیار کیا جائے کہ وہ اکیسویں صدی کے امکانات اور چیلنجوں سے خود کو تعمیری طور پر وابستہ کر سکیں۔ چیلنجوں سے پُر اِس تصوّر کو سبھی سطحوں کے درسیاتی شعبوں میں قومی درسیات کا خاکہ برائے اسکولی تعلیم-2023 کے لیے اساس بنایا گیا ہے۔ اساسی اور ابتدائی سطحوں میں انسانی وجود کی تمام پانچ فطری جبلّتوں 'پنچ کوش' پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے، طلبا کی موروثی صلاحیتوں کی پرورش و پرداخت اس طرح کیے جانے کی بات کی گئی ہے کہ اس سے مڈل سطح پر ان کی مزید آموزش میں ترقی کرنے کی راہ ہموار ہو سکے۔

'قومی درسیات کا خاکہ برائے اسکولی تعلیم-2023' ایک تفصیلی لائحہ عمل پیش کرتا ہے تاکہ اساسی سطح اور اس کے بعد کی سطحوں کے درمیان وابستگی کو مضبوطی مل سکے، جس سے ایک سطح سے

اگلی سطح تک بچوں کی بلارکاوٹ منتقلی کو یقینی بنایا جاسکے۔ مڈل سطح پر یہ خاکہ طلبا کو ان مہارتوں سے لیس کرنے کی بات کرتا ہے جو اُن کے آگے بڑھنے کے لیے اس وقت ضروری ہیں، جب وہ اپنی زندگی کے مراحل میں آگے بڑھیں، ان کی تجزیاتی، توضیحی اور بیانیہ سے متعلق صلاحیتوں کا فروغ کر سکیں اور اُن چیلنجوں اور مواقع کے لیے تیار کر سکیں جو اُن کی زندگی میں آنے والے ہیں۔ نو مضامین کا احاطہ کرنے والا ایک متنوع درسیاتی نظام ان کی ہمہ جہت نشو و نما کو فروغ دیتا ہے۔ یہ تین زبانوں جن میں دو ہندوستانی زبانیں ہوں، سے لے کر سائنس، ریاضی، سماجی علوم، آرٹ کی تعلیم، جسمانی تعلیم اور صحت و تندرستی اور پیشہ ورانہ تعلیم پر مشتمل ہے۔

اس طرح کی یکسر تبدیلی لانے والے آموزشی کلچر کے لیے کچھ لازمی شرائط کی پابندی ضروری ہے۔ اس طرح کی ایک شرط تو مختلف درسیاتی شعبوں میں مناسب نصابی کتابوں کو تیار کرنا ہے کیوں کہ یہ نصابی کتب مشمولات یا مواد اور تدریسیات کے درمیان ثالثی میں مرکزی کردار ادا کریں گی۔ ایک ایسا کردار جو براہِ راست ہدایات اور جستجو و پوچھ تاچھ کے مواقع کے درمیان ایک منصفانہ توازن قائم کر سکے گا۔ دیگر شرائط کا تعلق کمرۂ جماعت کے انتظام اور اساتذہ کو درسیات کے تمام شعبوں اور دیگر عوامل کے ساتھ اپنے تصورات کو وابستہ کرنے کے لیے تیار کرنے سے ہے۔

این سی ای آر ٹی اپنی جانب سے طلبا کو اسی طرح کی نصابی کتب فراہم کرانے کے لیے پابند عہد ہے۔ ان کتابوں کو مختلف مراحل سے گزر کر موجودہ شکل میں آنے تک مختلف درسیاتی شعبوں سے وابستہ ماہرین پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل دی گئی تھیں جن کی تدریسی مہارت اور محنت سے یہ درسی کتابیں تیار کی گئی ہیں۔ اس مقصد سے تشکیل دی گئی کمیٹی میں تدریسیات کے ماہرین اور تدریس سے وابستہ شخصیات بطور اراکین شامل تھے، ان سبھی نے یہ نصابی کتابیں تیار کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ گریڈ-6 کے لیے اردو زبان کی درسی کتاب ''خیال'' ان میں سے ایک ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی-2020 اور قومی درسیات کا خاکہ برائے اسکولی تعلیم-2023 کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے پورے غور و فکر

کے ساتھ اس کی منصوبہ بندی کی گئی اور تمام تر باریک بینی کے ساتھ اسے تیار کیا گیا تاکہ طلبا آموزشی تجربات کے سفر کا لطف اٹھا سکیں۔اس کے مشمولات میں کہانیاں، نظمیں اور ایسے مضامین شامل ہیں جو ان بچوں کے سماجی، ثقافتی اور جغرافیائی منظر نامے کی عکاسی کرتے ہیں اور جن میں یقینی طور پر ان کی زندگی کے لیے بڑا سامان موجود ہے۔ ''خیال'' میں مشمولات کی تشکیل کے لیے ہندوستانی فکر و فلسفہ، فنکاری اور ثقافتی ورثہ کے عظیم خزانوں سے استفادہ کیا گیا ہے اور ماحولیاتی نقطۂ نظر سے بھی بچوں کو حساس کرنے اور صنفی مساوات وغیرہ کے تصورات کے بارے میں بعض مفروضات کو درست کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اس کتاب کی دلکش پیش کش اور اسے ایک انفرادی کردار عطا کرنے میں آئی سی ٹی کا بڑا اہم حصہ ہے۔اوّلاً مجھے یقین ہے کہ ہماری اس نصابی کتاب سے ان تمام درسی اہداف کو کامیابی کے ساتھ حاصل کیا جاسکے گا جو ہمارے پیش نظر رہے ہیں یعنی طلبا میں ایک فطری تجسس کا فروغ، دوم دانشوروں کی مدد سے وضع کی گئی سرگرمیاں مثلاً سننا، بولنا، پڑھنا اور معنی و قواعد پر کسی قدر عبور حاصل کیا جانا جنھیں اس کتاب میں مرحلہ وار اور ترتیب وار مربوط انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

کوشش یہ کی گئی ہے کہ یہ ہماری نصابی کتاب درسیات کے بنیادی مقاصد یعنی طلبا میں تنقیدی زاویۂ نظر، غور و فکر، مدلل اظہار اور فیصلہ کی صلاحیت کو فروغ دے سکے۔ہم جماعت طلبا کے ساتھ آموزش میں معاون ہو، تاکہ کلاس روم کا ماحول زندگی سے بھرپور اور اساتذہ، طلبا دونوں کے لیے یکساں طور پر سود مند رہے۔

اس نصابی کتاب کی اہمیت اور ضرورت سے انکار کیے بغیر یہ بھی ضروری ہے کہ ہمارے طلبا و طالبات آموزش کے دیگر وسائل سے بھی خاطر خواہ استفادہ کرنے سے غفلت نہ برتیں جن میں مقامی لائبریری، والدین کی ذاتی تربیت اور رہنمائی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔اس میں شک نہیں کہ ملک میں ایک مؤثر آموزشی ماحول جو طلبا و طالبات کو کلی طور پر تعلیمی مقاصد سے آشنا کر سکتا ہے کہ اس میں صرف نصابی کتاب کافی نہیں ہو سکتی۔مذکورہ تمام اجزا کو گھریلو ماحول اور تدریس و آموزش سے بھرپور ایک پوری فضا سے اس بڑے مقصد میں کامیابی سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

میں ان تمام ماہرین اساتذہ اور اسکالرز کا نہایت ممنون ہوں جو اس نصابی کتاب کی تیاری میں شامل تھے اور جنھوں نے اپنی تخلیقی و دانشورانہ صلاحیتوں سے اس اہم مہم کو مسخر کرنے میں ہماری مدد کی ہے۔

میں یہ بھی چاہوں گا کہ اس درسی کتاب سے استفادہ کرنے والے تمام افراد اس کے بارے میں اپنی قیمتی رائے اور مفید مشوروں سے ہمیں آگاہ کریں تاکہ اگلی اشاعت کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔

31 مئی 2024
نئی دہلی

دنیش پرساد سکلانی
ڈائریکٹر
نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

اس کتاب کے بارے میں

قومی تعلیمی پالیسی-2020 کی سفارشات پر مبنی قومی درسیات کا خاکہ برائے اسکولی تعلیم-2023 کے تحت پیش کی جانے والی یہ درسی کتاب ''خیال'' گریڈ-6 کے طالب علموں کی مادری زبان کے طور پر اردو پڑھانے کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اس کا خاص مقصد اردو زبان سے متعلق ضروری معلومات فراہم کر کے طلبا کی علمی، فکری اور تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا ہے۔ تدریسی و آموزشی ضرورتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسباق کے انتخاب میں طالب علموں کی ذہنی سطح، نفسیات اور قومی مقاصد کے ساتھ ساتھ زبان و اسلوب کی دلچسپی پر بھی خاص توجہ دی گئی ہے۔ اور اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ طلبا میں زبان و ادب کی اچھی صلاحیت پیدا ہو اور ان کے اندر سماجی، قومی، تہذیبی اور سائنسی شعور کی تربیت ہو۔

اس کتاب میں مضامین کے علاوہ دلچسپ کہانیاں، نظمیں اور ڈراما وغیرہ شامل کیے گئے ہیں۔ ہر سبق کے بعد مشکل الفاظ کے معنی، غور کرنے کی بات، سوچیے اور بتائیے، پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے اور عملی کام کے تحت طلبا کی فکری اور تخلیقی صلاحیتوں کو ابھارنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ دو نظمیں 'چاند پہ جا پہنچا انسان' اور 'اردو زباں ہماری'، مضمون 'میٹھے بول' اور دوہے بھی دیے گئے ہیں۔ یہ صرف پڑھنے کے لیے شامل کیے گئے ہیں۔ ان میں نہ تو مشقیں وضع کی گئی ہیں اور نہ ہی ان سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے۔ اس بات کا بھی خیال رکھا گیا ہے کہ کثیر لسانی عمل نیز ہندوستانی سماج اور ہندوستانی تہذیب کا مکمل عکس بھی ابھر کر سامنے آئے۔ قومی ثقافتی ورثے، ہندوستانی آئین کے مزاج، مشترکہ اقدار اور تصورات نیز ماحولیات سے بھی طلبا کو واقف کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔

ہماری کوشش ہے کہ کم مواد کے ذریعے زیادہ سے زیادہ مہارتوں کو فروغ دیا جا سکے اور مثبت فکر کے ذریعے معاشرتی اصلاح و ترقی کے لیے ذہن سازی کی جا سکے۔ طالب علم اپنی ترسیلی، تجریدی

اور انفرادی مہارت کی زرخیزی کے لیے ملک کی کثیر لسانی و ثقافتی ورثہ اور ادب میں پوشیدہ خیر و برکت اور شعور و آگہی کے خزانوں سے زیادہ سے زیادہ باخبر ہو سکیں اور استفادہ کر سکیں، اس سے طلبا میں نہ صرف آموزشی اور قرأت کی صلاحیتوں کو جِلا ملے گی بلکہ ان میں تنقیدی نظر، غور و فکر کی عادت، استدلال اور شعر و ادب سے لطف اندوز ہونے کا قومی جذبہ پیدا ہوگا۔ یہ کتاب ماہرینِ تعلیم اور اردو اساتذہ کے باہمی اشتراک اور تعاون سے ترتیب دی گئی ہے۔ توقع ہے کہ یہ کتاب طلبا کی ادبی صلاحیتوں کے فروغ میں معاون ہوگی اور ان کے علم و ہنر میں اضافے کا باعث ہوگی۔

اساتذہ اور ماہرینِ تعلیم سے درخواست ہے کہ وہ اس کتاب سے متعلق اپنے عملی اور تدریسی تجربات کی روشنی میں ہمیں مفید مشوروں سے نوازیں تاکہ آئندہ اس کتاب کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔

محمد فاروق انصاری
پروفیسر اینڈ ہیڈ
ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

نیشنل سلیبس اینڈ ٹیچنگ لرننگ میٹریل کمیٹی (NSTC)

مہیش چندر پنت، چانسلر، نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشنل پلاننگ اینڈ ایڈ منسٹریشن (چیئر پرسن)

منجل بھارگو، پروفیسر، پرنسٹن یونیورسٹی (کو چیئر پرسن)

سدھا مورتی، چیئر پرسن، انفوسس فاؤنڈیشن

بِبیک دیب رائے، چیئر پرسن، ای اے سی-پی ایم

شیکھر مانڈے، سابق ڈی جی، سی ایس آئی آر، ممتاز پروفیسر ساوتری بائی پھولے، پونا یونیورسٹی، پونا

سجاتا رام دورائی، پروفیسر، یونیورسٹی آف برٹش، کولمبیا، کناڈا

شنکر مہادیون، میوزک مائسٹرو، ممبئی

یو. وِمل کمار، ڈائریکٹر، پرکاش پاڈوکون بیڈ منٹن اکادمی، بنگلورو

مشیل ڈنینو، وزیٹنگ پروفیسر، آئی آئی ٹی، گاندھی نگر

سرینا راجن، آئی اے ایس (ریٹائرڈ)، ہریانہ، سابق ڈی جی، اے چ پی اے

چامو کرشنا شاستری، چیئر پرسن، بھارتیہ بھاشا سمیتی

سنجیو سانیال، ممبر، ای اے سی-پی ایم

ایم ڈی شری نواس، چیئر پرسن، سینٹر فار پالیسی اسٹڈیز، چنئی

گجانن لونڈھے، ہیڈ، پروگرام آفس، این ایس ٹی سی

رابن چھیتری، ڈائریکٹر، ایس سی ای آر ٹی، سکم

پرتیوش کمار منڈل، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن سوشل سائنسز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

دنیش کمار، پروفیسر اینڈ ہیڈ، پروگرام مانیٹرنگ ڈویژن، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

کیرتی کپور، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

رنجنا اروڑہ، پروفیسر اینڈ ہیڈ، ڈپارٹمنٹ آف کری کولم اسٹڈیز اینڈ ڈیولپمنٹ، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی (ممبر-سکریٹری)

ڈیولپمنٹ ٹیم برائے درسی کتاب

رہنمائی

مہیش چندر پنت، چیئر پرسن، نیشنل سلیبس اینڈ ٹیچنگ لرننگ میٹریل کمیٹی، این ایس ٹی سی

منجل بھارگو، کو چیئر پرسن، نیشنل سلیبس اینڈ ٹیچنگ لرننگ میٹریل کمیٹی، این ایس ٹی سی

چیئر پرسن، سب گروپ (اردو)

قاضی عبیدالرحمٰن ہاشمی، پروفیسر (ریٹائرڈ)، شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

معاونین

آصف سعید خان، اردو ٹیچر، گورنمنٹ ایجوکیشن کالج، بھوپال

آفتاب احمد، پی جی ٹی (اردو)، جامعہ سینئر سیکنڈری اسکول، نئی دہلی

ابوبکر عباد، پروفیسر، شعبۂ اردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی

احمد محفوظ، پروفیسر اینڈ ہیڈ، شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

بے بی تبسم محمد عمر انصاری، پرنسپل، انجمن اسلام ہائی اسکول، ممبئی

چمن آرا خان، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

دیوان حنان خاں، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

راجیش مشرا، پروفیسر، ریجنل انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن، این سی ای آر ٹی، اجمیر

روبینہ خاتون، ٹی جی ٹی (اردو)، جامعہ سینئر سیکنڈری اسکول، نئی دہلی

شمیم احمد، ایسو سی ایٹ پروفیسر، سینٹ اسٹیفنس کالج، دہلی یونیورسٹی، دہلی

فاضل احسن ہاشمی، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، لکھنؤ یونیورسٹی، لکھنؤ

فرحین بیگم، گورنمنٹ مرارجی دیسائی ریزیڈینشیل پی یو کالج، میسور

فخر عالم، پروفیسر، خواجہ معین الدین چشتی لینگوتج یونیورسٹی، لکھنؤ

محمد سرورالہدیٰ، پروفیسر، شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

محمد عامر علوی، سابق پرنسپل، گورنمنٹ ہائر سیکنڈری اسکول، غازی آباد

محمد نعمان خاں، پروفیسر (ریٹائرڈ)، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

معین الدین جینابڑے، سابق پروفیسر، سی آئی ایل، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

نغمہ پروین، لیکچرر، ڈی آئی ای ٹی (ڈائٹ)، سارناتھ، وارانسی

مبصرین

انوراگ بہر، سی ای او، عظیم پریم جی فاؤنڈیشن، ممبر، نیشنل کریکولم فریم ورک اوورسائٹ کمیٹی

گجانن لونڈھے، ہیڈ، پروگرام آفس، این ایس ٹی سی

ساکیت بہوگنا، اسسٹنٹ پروفیسر، کیندریہ ہندی سنستھان، نئی دہلی

رنجنا اروڑہ، پروفیسر اینڈ ہیڈ، ڈپارٹمنٹ آف کری کولم اسٹڈیز اینڈ ڈیولپمنٹ، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

ممبر کوآرڈی نیٹر

محمد معظم الدین، پروفیسر (ریٹائرڈ)، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی (31 جنوری 2024 تک)

محمد فاروق انصاری، پروفیسر اینڈ ہیڈ، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

اظہار تشکر

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ کتاب کی تیاری اور کراس کٹنگ موضوعات پر رہنمائی اور مشوروں کے لیے زبانوں اور دیگر مضامین کے لیے تشکیل کیے گئے کریکولر ایریا گروپس (سی اے جی) کے چیئرپرسن اور اراکین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔اس کتاب میں شفیع الدین نیّر کی نظم 'دعا'، اکبر الہٰ آبادی کی نظم 'آبِ رواں'، جگن ناتھ آزاد کی نظم 'چاند پہ جا پہنچا انسان'، اسمٰعیل میرٹھی کی نظم 'ایک پودا اور گھاس'، محمد فاروق دیوانہ کی نظم 'پیامِ عمل'، ڈاکٹر ذاکر حسین کی کہانی 'احسان کا بدلہ احسان'، کے پی سکسینہ کا مضمون 'پنسل کی کہانی' شامل ہیں۔کونسل ان سبھی کے وارثین کا شکریہ ادا کرتی ہے۔چڑیا کا گھونسلا کہانی جو عبدالرؤف پاریکھ کی کہانی 'مفت مشورہ' سے ماخوذ ہے، بھی اس کتاب میں شامل ہے۔کونسل ان کا بھی شکریہ ادا کرتی ہے۔

کونسل مضمون 'ویر عبدالحمید' کے لیے نیشنل وار میموریل، نئی دہلی کے ذمہ داران کے خصوصی تعاون کی تہہ دل سے شکر گزار ہے۔کونسل کتاب کی تیاری کے لیے سینئر ریسرچ ایسوسی ایٹ مصطفٰی علی، جونیئر پروجیکٹ فیلو محمد عرفان، ظفرالاسلام اور محمد فہیم، ڈی ٹی پی آپریٹر امجد حسین اور پروف ریڈر واعظ الرحمٰن صدیقی کی بے حد ممنون ہے۔

کونسل اس کتاب کو حتمی شکل دینے کے لیے پبلی کیشن ڈویژن کی بے حد شکر گزار ہے۔اس کتاب کی تیاری وایڈیٹنگ میں اسسٹنٹ ایڈیٹر طیب احمد، محمد شارب ضیا، مسعود احمد، محمد نظام الدین (سبھی کانٹریکچوئل) اور پون کمار بیریار، انچارج ڈی ٹی پی سیل نے پوری دلچسپی سے حصّہ لیا، لہٰذا کونسل ان سبھی کی تہہ دل سے شکر گزار ہے۔

ترتیب

پیش لفظ			iii
اس کتاب کے بارے میں			vi
1. دعا	(نظم)	محمد شفیع الدین نیرؔ	1
2. چڑیا کا گھونسلا	(کہانی)		8
3. فصلوں کے تہوار	(مضمون)		17
میٹھے بول (پڑھنے کے لیے)	(مضمون)		24
4. آبِ رواں	(نظم)	اکبرؔ الہ آبادی	26
5. ویر عبدالحمید	(مضمون)		32
6. احسان کا بدلہ احسان	(کہانی)	ڈاکٹر ذاکر حسین	39
چاند پہ جا پہنچا انسان (پڑھنے کے لیے)	(نظم)	جگن ناتھ آزادؔ	46
7. محنت کی عظمت	(ڈراما)		48

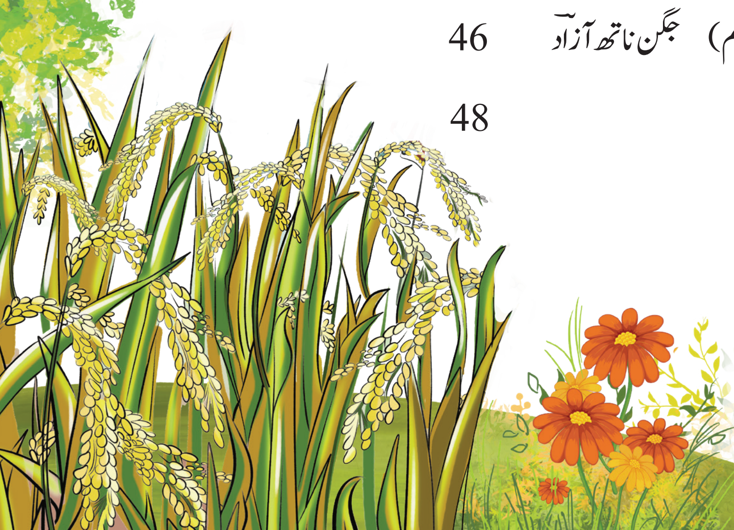
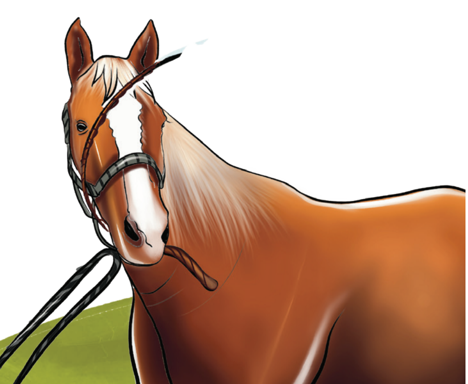

8. میری کوم	(مضمون)		55
9. ایک پودا اور گھاس	(نظم)	اسمٰعیل میرٹھی	62
10. پنسل کی کہانی	(مضمون)	کے۔پی۔سکسینہ	67
دوہے (پڑھنے کے لیے)	(دوہے)	سنت کبیر	74
11. سیر کو سوا سیر	(کہانی)		76

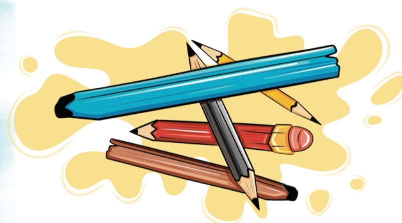

12. پیامِ عمل	(نظم)	محمد فاروق دیوانہ	86
13. میزائل مین	(مضمون)		91
14. صحت اور صفائی	(مضمون)		99
اردو زباں ہماری (پڑھنے کے لیے)	(نظم)		106

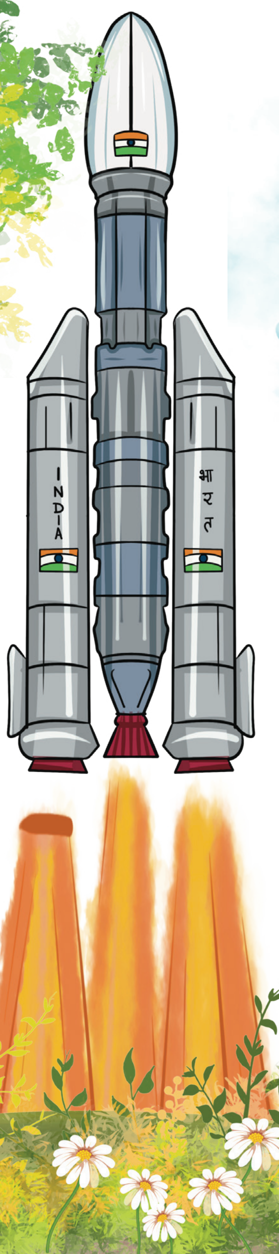

4671CH01

1

دعا

خدایا! ہم ترے دربار میں اک عرض لائے ہیں
یہ اپنے سَر، تری سرکار میں ہم نے جھکائے ہیں
گزارے زندگی اب قوم اپنی اُن فضاؤں میں
مَسرّت ناچتی ہو رات دن جِن کی ہواؤں میں
جہاں خوددار اور بے خوف ہوں چھوٹے بڑے سارے
سدا خُلق و اُخوّت کے چمکتے ہوں جہاں تارے
جہاں ہر شخص ہو ہم درد اور غم خوار دنیا کا
جہاں پھیلا ہوا ہو علم و فن کا ہر طرف چرچا

جہاں ہر کام میں تکمیل ہو پیشِ نظر سب کے
جہاں بندے نہ ہوں افراد نفرت اور تعصّب کے
جہاں کے لوگ دور از کار رسموں کے نہ قائل ہوں
جہاں پر لوگ دل سے خدمتِ انساں پہ مائل ہوں
عمل میں راستی ہو، صِدق ہو اُن کی زبانوں پر
توانا ہوں، مگر آفت نہ ڈھائیں ناتوانوں پر
برابر ہو جہاں ہر ایک، ادنا ہو کہ اعلا ہو
جہاں انصاف کا اور عدل ہی کا بول بالا ہو

—— محمد شفیع الدین نیّر

لفظ و معنی

خوددار	:	غیرت مند
خُلق	:	اچھی عادت
اُخوّت	:	بھائی چارا، محبت
غم خوار	:	ہم درد، دکھ درد کا شریک
تکمیل	:	پورا کرنا
پیشِ نظر	:	نظر کے سامنے، موجود، روبرو
تعصّب	:	بے جا طرف داری
دوراز کار	:	بے کار، پرانی
مائل	:	متوجہ
راستی	:	سچائی
صِدق	:	سچائی
توانا	:	طاقت ور
ناتواں	:	کم زور
عَدل	:	انصاف

غور کرنے کی بات

- یہ نظم ٹیگور کی مشہور کتاب گیتا نجلی کے ایک گیت سے متاثر ہو کر لکھی گئی ہے۔
- یہ ایک دعائیہ نظم ہے جس میں شاعر خدا سے مخاطب ہے۔اس نظم میں شاعر نے مِل جُل کر اور پیار محبت سے رہنے کی دعا مانگی ہے۔
- لفظ 'قوم' سے مراد ہے ایک ملک میں رہنے والے سبھی لوگ۔

سوچیے اور بتائیے

- اس نظم میں 'سرکار' سے کیا مراد ہے؟
- 'خُلق اور اُخوّت کے تارے چمکنے' کا کیا مطلب ہے؟
- نظم میں کس چیز کے پھیلنے کی تمنا کی گئی ہے؟
- دور از کار رسموں سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
- عدل اور انصاف کا بول بالا ہونے کے کیا فائدے ہیں؟

نظم کو دوبارہ پڑھیے اور نیچے دیے گئے مصرعوں میں صحیح لفظ بھریے

- گزارے زندگی اب قوم اپنی ان ______ میں
- جہاں ہر شخص ہو ہمدرد اور ______ دنیا کا
- جہاں ہر ______ میں تکمیل ہو پیشِ نظر سب کے
- ______ پر لوگ دل سے خدمتِ انساں پہ مائل ہوں
- عمل میں راستی ہو ______ ہو اُن کی زبانوں پر
- برابر ہو جہاں ہر ایک ______ ہو کہ اعلا ہو

وہ مصرعے تلاش کر کے لکھیے جن میں درج ذیل الفاظ آئے ہیں

عرض : ______
مسرت : ______
تکمیل : ______
بندے : ______
خدمت انساں : ______

شعر مکمل کیجیے

(ب)	(الف)
________	جہاں خود دار اور بے خوف ہوں چھوٹے بڑے سارے
جہاں پھیلا ہوا ہو علم و فن کا ہر طرف چرچا	________
________	عمل میں راستی ہو، صدق ہو اُن کی زبانوں پر
جہاں انصاف کا اور عدل ہی کا بول بالا ہو	________

خوش خط لکھیے اور بلند آواز سے پڑھیے

فضا ________ ________

خوددار ________ ________

خُلق ________ ________

اُخُوّت ________ ________

غم خوار ________ ________

مائل ________ ________

تعصّب ________ ________

دور از کار ______ ______

ناتواں ______ ______

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- اس نظم میں لفظ 'سدا' استعمال ہوا ہے جس کا مطلب ہے 'ہمیشہ'۔ ایک لفظ 'صدا' بھی ہے جس کا مطلب ہے 'آواز'۔ ایسے دو لفظوں کو جن کی آواز ایک ہو لیکن اِملا اور معنی کے اعتبار سے مختلف ہوں، ہم آواز الفاظ کہتے ہیں۔ پانچ ایسے الفاظ لکھیے جن کی آواز ایک ہو لیکن املا اور معنی الگ ہوں:

______
______
______
______
______

- بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن کا تلفّظ دو طرح سے ہوتا ہے اور دونوں کے معنی الگ ہوتے ہیں جیسے لفظ 'خلق' اس کا ایک تلفّظ ہے 'خُلُق' جس کے معنی اچھی عادت اور خوش مزاجی کے ہیں اور دوسرا 'خَلق' جس کا مطلب ہے دنیا کے لوگ، مخلوق۔ خُلق کی جمع اخلاق اور خَلق کی جمع خلائق ہے۔ آپ پانچ ایسے الفاظ لکھیے جن کا تلفظ الگ الگ ادا کرنے سے معنی بدل جاتے ہوں:

- اس نظم میں دو لفظ 'بے خوف' اور 'ہم درد' آئے ہیں۔ لفظ خوف سے پہلے 'بے' اور درد سے پہلے 'ہم' لگا کر نئے الفاظ بنائے گئے ہیں۔ کسی لفظ کے شروع میں اگر کوئی اضافہ کیا جائے تو اسے سابقہ کہتے ہیں۔ آپ اسی طرح کے پانچ الفاظ لکھیے:

عملی کام

- اس نظم کو یاد کیجیے اور دعائیہ جلسے میں پیش کیجیے۔
- اپنے اسکول کی لائبریری یا انٹرنیٹ کی مدد سے ایسی نظموں کا انتخاب کیجیے جن میں اللہ کی تعریف اور عظمت بیان کی گئی ہو۔

2

4671CH02

چڑیا کا گھونسلا

درختوں کے پتّے جھڑنا شروع ہو گئے تھے۔ رات میں ہلکی ہلکی ٹھنڈک رہنے لگی تھی۔ سردیوں کی آمد آمد تھی۔ ننھی چڑیا نے سوچا کہ گرمیاں تو ہنس کھیل کر گزار لیں، اب سردیوں کی کچھ فکر کرنی چاہیے، اگر گھونسلا نہیں ہوا تو سردیوں میں ٹھٹھر کر رہ جاؤں گی۔ آخر ایک روز اس نے گھونسلا بنانا شروع کیا۔ چھوٹی سی تو تھی، گھونسلا بنانا کیا جانے ! جو کچھ سن رکھا تھا اس کے مطابق اِدھر اُدھر سے دو چار تنکے جمع کیے اور ایک درخت کی شاخ پر پتّوں کے درمیان انھیں رکھ کر سوچنے لگی کہ اب کیا کروں ؟ کس سے پوچھوں کہ ان تنکوں کو کیسے جوڑا جائے ؟ اسی سوچ میں تھی کہ اتنے میں ایک ہُدہُد اُسی درخت پر آ بیٹھا۔ سلام دعا کے بعد ہُدہُد کہنے لگا !

"کہو ننّھی منّی، یہ تنکے کیوں لیے بیٹھی ہو ؟"

"سوچ رہی ہوں ایک گھونسلا بنا لوں۔ سردیاں آ رہی ہیں، چند تنکے تو جمع کر لیے ہیں، اب انھیں جوڑنے کی فکر ہے۔" ننّھی چڑیا نے جواب دیا۔

اُس کی بات سن کر ہُدہُد قہقہہ مار کر ہنسا اور بولا: "اری بے وقوف ! بھلا تنکوں سے کہیں گھونسلا بنتا ہے۔ گھونسلا تو درخت کو کھود کر بنایا جاتا ہے۔"

چڑیا حیرت سے بولی! ''درخت کو کھود کر! درخت کو کھود کر بھلا کیسے ؟''

''لو بھلا یہ کون سا مشکل کام ہے۔'' ہُدہُد نے کہا اور یہ کہہ کر اُس نے اپنی لمبی اور نوک دار چونچ درخت پر بار بار مارنی شروع کی۔ کھٹ۔ کھٹ۔ کھٹ اس کی تیز چونچ لگنے سے آواز پیدا ہوئی اور درخت سے لکڑی کا تھوڑا سا برادہ نکل آیا۔ درخت کے تنے پر چھوٹا گڑھا پڑ گیا۔ ''دیکھا! اِس طرح کھودتے رہنے سے بڑی سی کھوہ بن جاتی ہے۔ میں تو اسی طرح گھونسلا بناتا ہوں۔ ہم سارے ہُدہُد یہی کرتے ہیں۔ درختوں کے تنوں کو کھود کر ان میں رہتے ہیں، تم بھی یہی کرو۔''

یہ کہہ کر ہُدہُد تو اُڑ گیا مگر ننّھی چڑیا کو پریشان کر گیا۔ وہ سوچنے لگی کہ اگر ہُدہُد کی بات مان لوں تو اس جیسی تیز چونچ کہاں سے لاؤں جس سے درخت کا تنا کھود ڈالوں؟ آخر اس نے سوچا کہ آزمانے میں حرج کیا ہے اور اپنی چونچ درخت پر مارنے لگی لیکن اس کی چھوٹی سی چونچ سے گڑھا تو کیا بنتا، اُلٹی اس کی چونچ زخمی ہو گئی۔

اب میں کیا کروں؟ چڑیا نے اداس ہو کر سوچا۔

اچانک اس کی نظر خرگوش پر پڑی جو درخت کے نیچے سے گزر رہا تھا۔

''بھائی خرگوش!'' چڑیا نے اسے آواز دی۔

''کہو ننّھی منّی! کیا حال ہے؟'' خرگوش نے رُک کر اُسے دیکھا اور بولا۔

''بھائی مجھے گھونسلا بنانا سکھا دو نا۔'' چڑیا نے اس کی بات کا جواب دینے کے بجائے کہا۔

''گھونسلا؟ بھلا میں گھونسلا بنانا کیا جانوں۔ ہم خرگوش تو زمین میں بِل بنا کر رہتے ہیں۔'' خرگوش نے جواب دیا۔

''بِل بنا کر! زمین میں؟'' چڑیا نے حیرت سے کہا۔

''ہاں! ہم اپنے پنجوں سے زمین کھودتے ہیں اور جب کافی گہرا گڑھا بن جاتا ہے تو اس میں رہنے لگتے ہیں۔ تم بھی بِل کیوں نہیں بنا لیتیں؟ اچھا اب میں چلوں، مجھے دیر ہو رہی ہے۔ ابھی مجھے رات کے کھانے کے لیے سبزیاں جمع کرنی ہیں۔''

اس طرح خرگوش بھی چلا گیا اور ننھی چڑیا کو ایک نئی الجھن میں ڈال گیا۔ اب میں کیا کروں، بِل کیسے بناؤں؟ وہ سوچنے لگی۔ آخر اس نے فیصلہ کیا کہ کوشش کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ سوچ کر اس نے درخت سے اُتر کر اپنے چھوٹے چھوٹے کم زور پنجوں سے زمین کھودنی شروع کر دی لیکن ان نازک پنجوں میں اتنی طاقت کہاں سے آتی کہ زمین کھود سکیں؟ چونچ کی طرح اس کے پنجے بھی زخمی ہو گئے۔

یہ دیکھ کر چڑیا رونے لگی۔ ایک تو چونچ اور پنجے دونوں زخمی ہو گئے تھے۔ دوسرے رہ رہ کر یہ خیال بھی آتا تھا کہ اگر گھونسلا نہ بن سکا تو میں سردیوں میں ٹھٹھر کر مر جاؤں گی۔

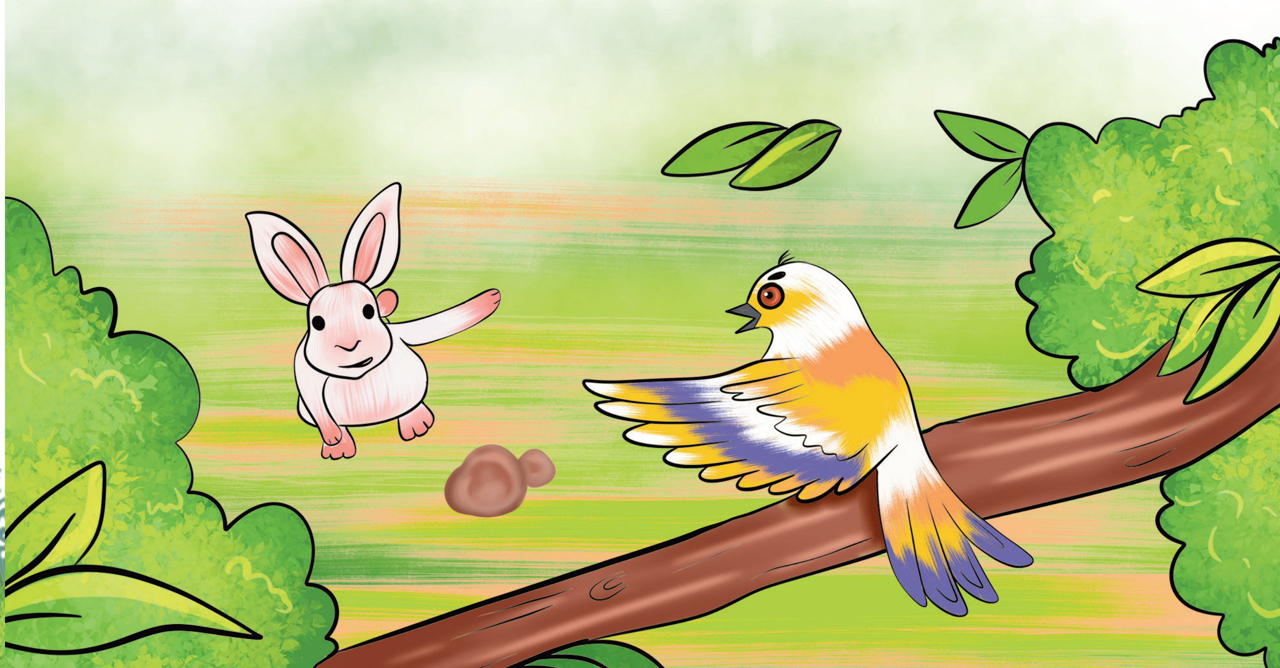

اتنے میں وہاں سے بھالو کا گزر ہوا۔ اُسے روتا دیکھ کر بھالو ٹھہر گیا اور کہنے لگا: ''کیا بات ہے ننّھی منّی! کیوں رو رہی ہو؟'' چڑیا نے اسے ساری بات بتائی۔ بھالو اس کی بات سن کر مسکرایا۔

''دیکھو ننھی مُنی! میں تمھیں ایک ایسی ترکیب بتاتا ہوں کہ تمھیں نہ گھونسلا بنانا پڑے گا اور نہ ہی بِل۔ تم ایسا کرو کہ میری طرح غار میں رہا کرو۔ نہ کھودنے کی مصیبت نہ بنانے کا غم! بس جاؤ اور رہنا شروع کرو۔ جنگل میں بہت سارے غار ہیں چھوٹے بھی اور بڑے بھی، تم ان میں سے کسی ایک میں کیوں نہیں چلی جاتیں۔''

یہ کہہ کر بھالو تو چل دیا اور ننھی چڑیا کو ایک نئی پریشانی سے دوچار کر گیا۔

چڑیا پہاڑ پر پہنچی، وہاں پہنچ کر اس نے ایک چھوٹا سا غار بھی تلاش کر لیا، لیکن مصیبت یہ تھی کہ اس میں بہت سی چمگادڑیں رہتی تھیں۔ چڑیا نے سوچا کہ میں ایک کونے میں رہ لوں گی، لیکن جب غار کے ایک کونے میں جا کر بیٹھی تو اسے احساس ہوا کہ غار کی زمین پتھریلی ہے۔ اس نے سوچا کہ غار میں بھی تنکے جمع کر کے ایک چھوٹا سا گھونسلا جیسا تو بنانا ہی پڑے گا۔

ابھی وہ یہ سوچ ہی رہی تھی کہ تنکے لاؤں یا نہیں کہ چمگادڑوں نے اس پر حملہ کر دیا۔ بے چاری چڑیا بڑی مشکلوں سے وہاں سے جان بچا کر بھاگی۔ آخر پھر اسی درخت پر آ بیٹھی۔ وہ زور زور سے رونے لگی۔ اتفاق سے اسی وقت اس درخت کے نیچے سے ڈاکٹر ہم درد گزر رہے تھے۔ وہ جنگل میں ہی ایک چھوٹے سے مکان میں رہتے تھے۔ وہ بہت ہم درد اور محبت کرنے والے انسان تھے۔ اکثر جنگل کے جانوروں کی مدد کرتے اور ان کا علاج کرتے۔ اسی لیے جنگل کے سب جانور اُن سے مانوس تھے اور اُن سے محبت کرتے تھے۔

ڈاکٹر ہم درد کو دیکھ کر چڑیا اسی لیے فوراً ان کی انگلی پر جا بیٹھی اور ساری بات انھیں کہہ سنائی۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے بیگ سے دوا نکال کر چڑیا کے زخموں پر لگائی اور اُسے اپنی ہتھیلی پر بٹھا کر بولے:

''ننّھی منّی! میری باتیں غور سے سننا اور ہمیشہ یاد رکھنا۔ پہلی بات تو یہ کہ تمھیں اِس دنیا میں مشورہ دینے والے بہت ملیں گے جو بالکل مفت مشورہ دیں گے، لیکن ان میں سے ہر ایک کی بات مان لینے سے نقصان ہی ہو گا۔ جو شخص ہر ایک کا مشورہ مان لیتا ہے وہ کہیں کا نہیں رہتا۔ مشورہ دینے والے اپنے حالات کے مطابق تمھیں مشورہ دیں گے۔ جیسا کہ ہُدہُد، خرگوش اور بھالو نے تمھیں دیا،

لیکن ان کے مشورے صحیح ہونے کے باوجود تمھارے کسی کام کے نہیں تھے کیوں کہ تم ان سے مختلف ہو۔ ایک چڑیا، ہُدہُد کے گھر میں یا بِل میں یا غار میں نہیں رہ سکتی۔ اسے گھونسلے میں ہی رہنا پڑے گا۔ ہُدہُد کی تیز نوک دار چونچ ہے تو اُسے درخت کھود کر گھر بنانا آسان ہے۔ اور یہ کام کسی دوسرے کے بس کا نہیں۔''

چڑیا نے زور زور سے سر ہلا کر ہاں کہا اور بولی ''تو پھر اب میں کیا کروں؟''

''تم چوُں چوُں چڑیا کے پاس جاؤ، وہ تمھیں گھونسلا بنانا بھی سکھائے گی۔ آج کی رات تمھیں اپنے گھونسلے میں سونے بھی دے گی اور کھانا بھی کھلائے گی۔ وہ بہت اچھی چڑیا ہے۔''

چڑیا نے جواب دیا:''بہت اچھا، اب میں ایسا ہی کروں گی اور بہت جلد گھونسلا بنانا بھی سیکھ لوں گی۔ ڈاکٹر صاحب آپ کا بہت بہت شکریہ! آپ نے میری مدد بھی کی اور مجھے کام کی بات بھی سکھائی۔''

یہ کہہ کر چڑیا پھُر سے اُڑ گئی اور ڈاکٹر بھی روانہ ہو گیا۔ چوں چوں چڑیا نے ننّھی چڑیا کو نہ صرف اپنے گھونسلے میں رکھا، اُسے کھانا کھلایا بلکہ اُسے گھونسلا بنانا بھی سکھا دیا۔ آج ننّھی منّی چڑیا اپنے گھونسلے میں رہتی ہے۔

لفظ و معنی

آمد آمد : شروع ہونا، آنے کی خبر

روانہ : چلا جانا

غور کرنے کی بات

- پرندے عموماً گھونسلوں میں رہتے ہیں۔ یہ اپنا گھونسلا بنانے میں بہت محنت کرتے ہیں۔ بعض مرتبہ ایک درخت پر طرح طرح کے پرندے ہوتے ہیں۔ سب کے گھونسلے الگ الگ طرح کے ہوتے ہیں۔
- بعض پرندے نہایت خوب صورت گھونسلے بناتے ہیں جیسے 'بَیا' جس کا گھونسلا صنعت کاری کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔ زیادہ تر پرندے اپنے گھونسلے درختوں پر بناتے ہیں۔ کچھ تو بس تنکوں کو جوڑ کر بیٹھنے کی جگہ سے زیادہ کچھ نہیں ہوتے، کچھ گھاس پھونس اور تنکوں سے بنائے جاتے ہیں اور ان کی شکل چھوٹے سے پیالے جیسی ہوتی ہے۔ کچھ گھونسلے تنکوں اور گھاس سے بنائے جاتے ہیں اور یہ تھیلی کی صورت میں درختوں سے لٹکے ہوتے ہیں۔ کچھ پرندے جیسے کہ ہُدہُد، اپنے گھونسلے درختوں کے تنے میں کھود کر کے تیار کرتے ہیں۔
- پرندے ہمارے ماحول کو خوش گوار بناتے ہیں۔ ناچتا مور، کوکتی کوئل، بولتے طوطا مینا، پانی میں تیرتی بطخیں، ہوا میں اونچے اُڑتے کبوتر اور چہکتی چڑیا دیکھ کر کتنا لطف آتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم پرندوں کی حفاظت کریں۔

سوچیے اور بتائیے

1. چڑیا کو گھونسلا بنانے کی فکر کیوں تھی؟
2. درخت میں کھود کر بنانے کا مشورہ چڑیا کے لیے صحیح کیوں نہیں تھا؟
3. چڑیا زمین کو کھود کر بِل کیوں نہیں بنا سکتی تھی؟

جوڑے بنائیے

(الف)	(ب)
چڑیا	بِل
ہُدہُد	گھونسلا
خرگوش	کھود

خالی جگہوں کو دیے ہوئے لفظوں سے بھریے

1. بھلا ________ سے کہیں گھونسلا بنتا ہے؟ (تیلیوں/تنکوں)
2. اس نے سوچا کہ آزمانے میں ________ کیا ہے۔ (فرق/حرج)
3. ________ بھائی مجھے گھونسلا بنانا سِکھا دو نا۔ (بڑے/اچھے)
4. چونچ کی طرح اس کے ________ بھی زخمی ہو گئے۔ (پنجے/پاؤں)
5. جو شخص ہر ایک کا ________ مان لیتا ہے وہ کہیں کا نہیں رہتا۔ (مشورہ/کہنا)

ذیل میں سے کون پرندہ نہیں ہے، لکھیے

چڑیا ہُدہُد خرگوش سارس

واحد کی جمع بنائیے

حال	________	مشورہ	________
گھونسلا	________	سبزی	________

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- نیچے دی گئی عبارت کو غور سے پڑھیے:

میری باتیں غور سے سننا اور ہمیشہ یاد رکھنا۔ پہلی بات تو یہ کہ تمھیں اِس دنیا میں مشورہ دینے والے بہت ملیں گے جو بالکل مفت مشورہ دیں گے، لیکن ان میں سے ہر ایک کی بات مان لینے سے نقصان ہی ہوگا۔ جو شخص ہر ایک کا مشورہ مان لیتا ہے وہ کہیں کا نہیں رہتا۔ مشورہ دینے والے اپنے حالات کے مطابق تمھیں مشورہ دیں گے۔

اس عبارت میں کئی الگ الگ جملے ہیں جو ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔ یہاں ہر جملہ اپنے آپ میں مکمل اور واضح ہے۔ یعنی الفاظ کا وہ مجموعہ جن سے بات مکمل اور واضح ہو جائے، جملہ کہلاتا ہے۔ آپ کسی موضوع کا انتخاب کیجیے۔ موضوع سے متعلق ایک پیراگراف لکھیے جس میں ہر جملہ الگ ہو، لیکن اپنے آپ میں مکمل اور واضح ہو۔

- آپ جانتے ہیں کہ پہیلی اس جملے یا کلام کو کہتے ہیں جس میں چھپے معانی کو الفاظ میں اس طرح پیش کیا جاتا ہے کہ ذرا سا ذہن پر زور ڈالنے کے بعد اسے بآسانی حل کیا جاسکے۔ مثال کے طور پر

عجب سنی ایک بات   نیچے پھل ہوں اوپر پات   (جواب: انناس)

پہیلیاں بوجھنے سے سوچنے، اَن مل اور بے جوڑ باتوں میں ربط پیدا کرنے اور جانی پہچانی چیزوں کے بارے میں نئے ڈھنگ سے سوچنے کی صلاحیت فروغ پاتی ہے۔ نیچے کچھ پہیلیاں دی جارہی ہیں۔ اپنے ہم جماعت ساتھیوں یا گھر کے بڑوں کے ساتھ مل کر ان کا حل تلاش کرنے کی کوشش کیجیے:

1. ایک پھل اوپر سے ہرا   اندر سے سینہ لال
رس سے بھرا ہوا ہے سارا   کھانے میں لگتا وہ پیارا

2. ایک پھول ہے کالے رنگ کا   سب کے سر سُہائے
تیز دھوپ میں کھلا رہے   سایہ دیکھ کمُھلائے

3. بالا تھا جب سب کو بھایا   بڑا ہوا کچھ کام نہ آیا
خسرو کہہ دیا اس کا ناؤں   بوجھے نہیں تو چھوڑو گاؤں

4. اس کے کان پہ میرا منھ   میرے منھ پر اُس کا کان
پاس نہیں ہم دونوں پھر بھی   باتیں کیں کیسے؟ پہچان

عملی کام

- اپنے آس پاس پائے جانے والے پرندوں کی فہرست تیار کیجیے، ان کی تصویریں جمع کیجیے اور ان کی خصوصیات بھی معلوم کیجیے۔

4671CH03

3

فصلوں کے تہوار

ہندوستان مختلف مذہبوں، تہذیبوں اور روایتوں کے ساتھ ایک زرعی ملک بھی ہے۔ یہاں مذہبی عقائد پر مبنی تہواروں کے علاوہ ایسے تہوار بھی منائے جاتے ہیں جو فصلوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان تہواروں کو منانے کے پیچھے کئی قدیم روایتیں اور مذہبی عقیدے ہیں۔ کچھ تہوار فصل کی کٹائی سے قبل تو کچھ فصل کٹنے کے بعد منائے جاتے ہیں۔ لوہڑی کا تہوار ہر سال 13 یا 14 جنوری کو پورے ملک میں منایا جاتا ہے۔ لوہڑی کے اگلے ہی دن 'مکر سنکرانتی' کا تہوار منایا جاتا ہے، جو مختلف صوبوں میں الگ الگ ناموں سے جانا جاتا ہے، جیسے گجرات میں 'اترائین'، آسام میں 'بیہو'، تمل ناڈو میں 'پونگل'، کرناٹک، کیرل اور آندھرا پردیش میں 'سنکرانتی' اور کچھ صوبوں میں اسے 'کھچڑی' بھی کہا جاتا ہے۔ اُس دن اچھی فصل ہونے کی خوشی میں کسان سورج دیوتا اور اگنی دیوتا کی پوجا کر کے ان کا شکر ادا کرتے ہیں کیوں کہ ان کا عقیدہ ہے کہ سورج دیوتا اپنی گرمی سے اناج کو پکاتے اور فصل کو پالے اور کہرے کے نقصانات سے بچاتے ہیں۔ اس دن میلے لگتے ہیں۔ لوگ گنگا، جمنا یا دوسری ندیوں میں نہاتے ہیں اور تل، گُڑ اور کھچڑی وغیرہ کا دان کرتے ہیں۔

14 یا 15 فروری کو موسم بہار کی آمد پر بسنت پنچمی کا تہوار منایا جاتا ہے۔ اُس دن عام طور پر گھر گھر پیلے چاول پکائے جاتے اور پیلے کپڑے پہنے جاتے ہیں۔ خوشی کے اس موقعے پر مختلف قسم کی تقریبات کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے جیسے ناچ گانے اور پتنگ اُڑانے وغیرہ کا۔

مارچ کے مہینے میں ہولی کا تہوار منایا جاتا ہے۔ اس دن ہولیکا دہن ہوتا ہے اور اگلے دن رنگ کھیلا جاتا ہے۔ اس موقعے پر کسان گیہوں کی بالیاں بھون کر کھاتے ہیں اور آپس میں اناج کی تقسیم بھی کرتے ہیں۔

اپریل کے وسط میں بیساکھی کا تہوار منایا جاتا ہے۔ اس دن کسان ربیع کی فصل کو لہلہاتے اور پھلتے پھولتے دیکھ کر خوش ہوتے ہیں، اس لیے وہ ناچتے، گاتے اور بھانگڑا کرتے ہیں۔ اس موقعے پر جگہ جگہ مختلف قسم کی تقریبات بھی منعقد کی جاتی ہیں۔

ستمبر کے مہینے میں کیرل میں دھان کی اچھی فصل پیدا ہونے کی خوشی میں مسلسل دس دنوں تک 'اونم' کا تہوار منایا جاتا ہے۔ ان دنوں میں گھروں کو پھولوں سے سجایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس موقع پر مختلف قسم کے

پروگرام ہوتے ہیں جیسے 'نوکا دوڑ' اور 'بھینسا دوڑ' کے مقابلے وغیرہ۔

ان کے علاوہ ہمارے ملک میں فصل سے متعلق دیگر علاقائی تہوار بھی منائے جاتے ہیں جیسے: میگھالیہ کا 'ونگالہ' تہوار جو 'سوڑرم' تہوار کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ یہ سالجونگ نام کے سورج دیوتا کو خوش کرنے کے لیے نومبر کے مہینے میں منایا جاتا ہے۔ یہ کھیتوں میں اچھی فصل کی امید اور موسمِ سرما کی شروعات کی علامت بھی ہے۔

کیرل کا 'وشو' تہوار اپریل ماہ میں زرعی موسم کی شروعات کی خوشی میں منایا جاتا ہے۔ اسی طرح لدّاخ میں 'لداخ فصل میلا'، ستمبر کے مہینے میں فصل کی کٹائی کی خوشی میں لگتا ہے جو عام طور پر پندرہ دنوں تک چلتا ہے۔ اس موقعے پر ناچ گانے اور تیر اندازی وغیرہ کے مقابلے بھی ہوتے ہیں۔

جھارکھنڈ، چھتیس گڑھ اور اڈیشہ میں 'نواکھائی' تہوار ستمبر کے مہینے میں اور 'اگادی' تہوار کرناٹک، آندھرا پردیش اور تلنگانہ میں مارچ یا اپریل کے مہینے میں نئی فصل پیدا ہونے کی خوشی میں منائے جاتے ہیں۔

لفظ و معنی

زرعی : کھیتی سے متعلق

عقائد : عقیدہ کی جمع، یقین

قدیم : پرانا

انعقاد کرنا : کسی پروگرام کا ہونا

تقریبات : پروگرام

تیر اندازی : تیر چلانے کا فن

غور کرنے کی بات

- ہندوستان ایک زرعی ملک ہے۔ کثیر آبادی کا ذریعۂ معاش زراعت ہی ہے۔ اس لیے کئی ایسے تہوار ہیں جو فصلوں کی کاشت سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان تہواروں کا تعلق فصل کے بونے سے لے کر کٹنے تک ہوتا ہے۔
- عام طور پر فصلوں کے بونے اور کاٹنے کے دو موسم ہوتے ہیں۔ ایک ربیع کی فصل کا اور دوسرا خریف کا۔ ربیع کی فصلوں کا موسم ماہ اکتوبر تا اپریل ہے۔ اس دوران گیہوں، جو، چنا، مٹر، سرسوں، اور آلو وغیرہ کی کاشت کی جاتی ہے۔ خریف کی فصلوں کا موسم جون تا اکتوبر ہے۔ اس دوران چاول، جوار، باجرا، مکئی، تِل، مونگ پھلی وغیرہ کی کاشت کی جاتی ہے۔ ربیع اور خریف کے درمیان تربوز، خربوزہ، ککڑی، کھیرا اور کچھ سبزیاں پیدا کی جاتی ہیں۔ اسے زائد فصل کہتے ہیں۔

سوچیے اور بتائیے

1. مکر سنکرانتی کے وقت کون سا موسم ہوتا ہے اور کسانوں کو سورج سے کیا امید ہوتی ہے؟
2. بسنت پنچمی کے دن لوگ کیا کرتے ہیں؟
3. آپ کو کون سا تہوار سب سے زیادہ اچھا لگتا ہے اور کیوں؟
4. 'نوکا دوڑ' سے کیا مراد ہے اور یہ کس علاقے میں ہوتی ہے؟
5. تہوار کے روز آپ کے گھر میں کون کون سے پکوان بنتے ہیں اور انھیں کون بناتا ہے؟

خالی جگہوں کو دیے ہوئے لفظوں سے بھریے

شروعات　میگھالیہ　انعقاد　ستمبر　تیر اندازی

1. خوشی کے اس موقع پر مختلف قسم کی تقریبات کا بھی ________ کیا جاتا ہے۔
2. ________ کا 'ونگالہ' تہوار جو سوڈرم نام کے تہوار سے بھی جانا جاتا ہے۔
3. کیرل کا 'وشو' اپریل ماہ میں زرعی موسم کی ________ کی خوشی میں منایا جاتا ہے۔
4. 'لدّاخ فصل میلا' ________ کے مہینے میں فصل کی کٹائی کی خوشی میں منایا جاتا ہے۔
5. اس موقعے پر ناچ گانے اور ________ وغیرہ کے مقابلے بھی منعقد ہوتے ہیں۔

کالم 'الف' اور 'ب' کے صحیح جوڑ ملائیے

(ب)	(الف)
بسنت پنچمی	جنوری
ہولی	فروری
لوہڑی	مارچ

اپریل	اونم
اگست	بیساکھی

نیچے دیے ہوئے جملوں میں ایک لفظ غلط ہے، سبق سے تلاش کر کے اس کی جگہ صحیح لفظ لکھیے۔

1. ان تہواروں کو منانے کے پیچھے کئی نئی روایتیں اور مذہبی عقیدے ہیں۔
2. اس تہوار کے دن آدمی سورج دیوتا کی پوجا کر کے اس کا شکر ادا کرتے ہیں۔
3. اس موقعے پر کسان دھان کی بالیاں بھون کر کھاتے ہیں۔
4. اپریل کے وسط میں ہولی کا تہوار منایا جاتا ہے۔

سبق میں کس کا ذکر نہیں آیا ہے، اسے تلاش کر کے لکھیے

1. لوہڑی ہولی دسہرہ وشو اونم ____________
2. مہاراشٹر راجستھان میگھالیہ تلنگانہ پنجاب ____________
3. جنوری فروری اپریل ستمبر جون ____________
4. بھانگڑا ڈرم گھڑدوڑ پتنگ اڑانا بھینسادوڑ ____________
5. گنگا جمنا تِل گڑ تیل ____________

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- نیچے دی گئی عبارت کو غور سے پڑھیے۔

لوہڑی کا تہوار ہر سال 13 یا 14 جنوری کو پورے ملک میں منایا جاتا ہے۔ لوہڑی کے اگلے ہی دن 'مکر سنکرانتی' کا تہوار منایا جاتا ہے، جو مختلف صوبوں میں الگ الگ ناموں سے جانا جاتا ہے، جیسے

خیال

گجرات میں 'اترائین'، آسام میں 'بیہو'، تمل ناڈو میں 'پونگل'، کرناٹک، کیرل اور آندھراپردیش میں 'سنکرانتی' اور کچھ صوبوں میں اسے 'کھچڑی' بھی کہا جاتا ہے۔

اوپر دی گئی عبارت میں گجرات، آسام، تمل ناڈو، کرناٹک، کیرل اور آندھراپردیش صوبوں کے نام ہیں جو علاقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسی طرح لوہڑی، مکر سکرانتی، اترائن، بیہو وغیرہ تہواروں کے نام ہیں۔ کسی شخص جگہ یا چیز کے نام کو اسم کہتے ہیں۔ آپ سبق کو دوبارہ پڑھیے اور اسم کے الفاظ تلاش کرکے لکھیے۔

- نیچے دیے گئے جملے پر غور کیجیے۔

اب پچھتاوے کیا ہوت، جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت

یہ ایک کہاوت ہے اور اِس کے معنی ہیں نقصان ہو جانے کے بعد پشیمان ہونے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ایسی ہی ایک کہاوت اور ہے 'کوّا چلا ہنس کی چال اپنی چال بھی بھولا۔' یعنی اپنی روش چھوڑ کر دوسروں کی نقل کرنے سے ہمیشہ نقصان ہوتا ہے۔

کہاوتیں ایسے جملے ہوتے ہیں جنھیں لوگ اپنی بات کو اور زیادہ بااثر بنانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ کہاوت کے چند الفاظ وہ بات بیان کر دیتے ہیں جس کے لیے کئی صفحات کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ ہر کہاوت انسانی تجربے کا نچوڑ پیش کرتی ہے۔ نیچے کچھ کہاوتیں اور ان کے معنی دیے گئے ہیں۔ آپ انھیں پڑھیے اور اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

- طوطا چشم ہونا : بے مروت ہونا
- آدھا تیتر آدھا بٹیر : وہ بات یا کام جو ایک اصول کے تحت نہ ہو، بے میل، بے جوڑ چیز
- بگلا بھگت ہونا : ایسا شخص جس کا ظاہر اچھا اور باطن بُرا ہو

عملی کام

- آپ کے علاقے میں فصل سے متعلق جو تہوار منایا جاتا ہے، اس کے بارے میں مختصر مضمون لکھیے۔
- آپ جن فصلوں کے نام جانتے ہیں، ان کی فہرست بنائیے۔

میٹھے بول

ہم سب بولتے ہیں، باتیں کرتے ہیں۔ باتیں کرنا کِسے اچھّا نہیں لگتا؟ اہم بات یہ نہیں ہے کہ ہم بول رہے ہیں، اہم بات یہ ہے کہ ہم جو کچھ بول رہے ہیں کیا وہ سُننے والوں کو اچھا بھی لگ رہا ہے؟ اگر ہمارا بولنا دوسروں کو اچھّا نہیں لگ رہا ہے تو ہمارا بولنا فضول ہے۔

میٹھی بولی سے ہمیشہ فائدہ ہوتا ہے۔ اگر فائدہ نہ بھی ہو تو نقصان تو کبھی نہیں ہوتا۔ لیکن سخت لہجہ ہمیشہ نقصان دہ ہوتا ہے۔ میٹھی بولی خود اپنے کو بھی اچھی لگتی ہے، دوسروں کو بھی۔ خدا نے یہ چھوٹی سی زبان جو ہمارے منہ میں دی ہے اس سے ہم دنیا کو اپنا دوست بھی بنا سکتے ہیں اور دُشمن بھی۔ دوستی اگر بہت اچھی چیز ہے تو دُشمنی بہت خراب۔ سوال یہ ہے کہ دشمن بنائے ہی کیوں جائیں؟ دوست ہی کیوں نہ بنائے جائیں؟ بات سختی سے کیوں کی جائے؟ نرمی سے کیوں نہ کی جائے؟

میٹھی بولی انسان کا زیور ہے۔ میٹھی بولی سے انسان سماج کا بہترین فرد بن جاتا ہے۔ مُلک کا بہترین شہری بن جاتا ہے۔ دراصل بات چیت کرنے کا طریقہ ایسا ہونا چاہیے جس میں چھوٹے بڑے کا لحاظ رکھا گیا ہو۔ تہذیب اور تمیزداری کا خیال بھی رہے۔ عام طور پر ایسے الفاظ استعمال کیے جائیں جو سُننے والوں کو اچھّے لگیں، جن سے کسی کو بے عزّتی محسوس نہ ہو، جن سے کسی کا دل نہ دُکھے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ بات چیت کرتے وقت لہجہ بھی نرم ہو۔ لہجے کی سختی اور اکھڑپن بھی کسی کو اچھّا نہیں لگتا۔ نرم لہجے میں کی گئی بُرائی بھی ناگوار نہیں گزرتی۔ سخت لہجے میں کی گئی تعریف بھی پسند نہیں آتی۔ سخت لہجے میں بولنے والا، بھدّے اور بُرے الفاظ استعمال کرنے والا شخص سماج میں کبھی پسند نہیں کیا جاتا، چاہے اس میں دوسری کتنی ہی خوبیاں کیوں نہ ہوں۔

(پڑھنے کے لیے)

4671CH04

4

آبِ رواں

اُچھلتا ہوا اور اُبلتا ہوا　　اکڑتا ہوا اور مچلتا ہوا
پہاڑوں پہ سر کو پٹکتا ہوا　　چٹانوں پہ دامن جھٹکتا ہوا
وہ پہلوئے ساحل دباتا ہوا　　یہ سبزے پہ چادر بچھاتا ہوا
وہ گاتا ہوا اور بجاتا ہوا　　یہ لہروں کو پیہم نچاتا ہوا
بپھرتا ہوا جوش کھاتا ہوا　　بگڑ کر وہ کَف منہ میں لاتا ہوا

وہ اونچے سُروں میں تموّج کا راگ
وہ خود جوش میں آکے لانا یہ جھاگ

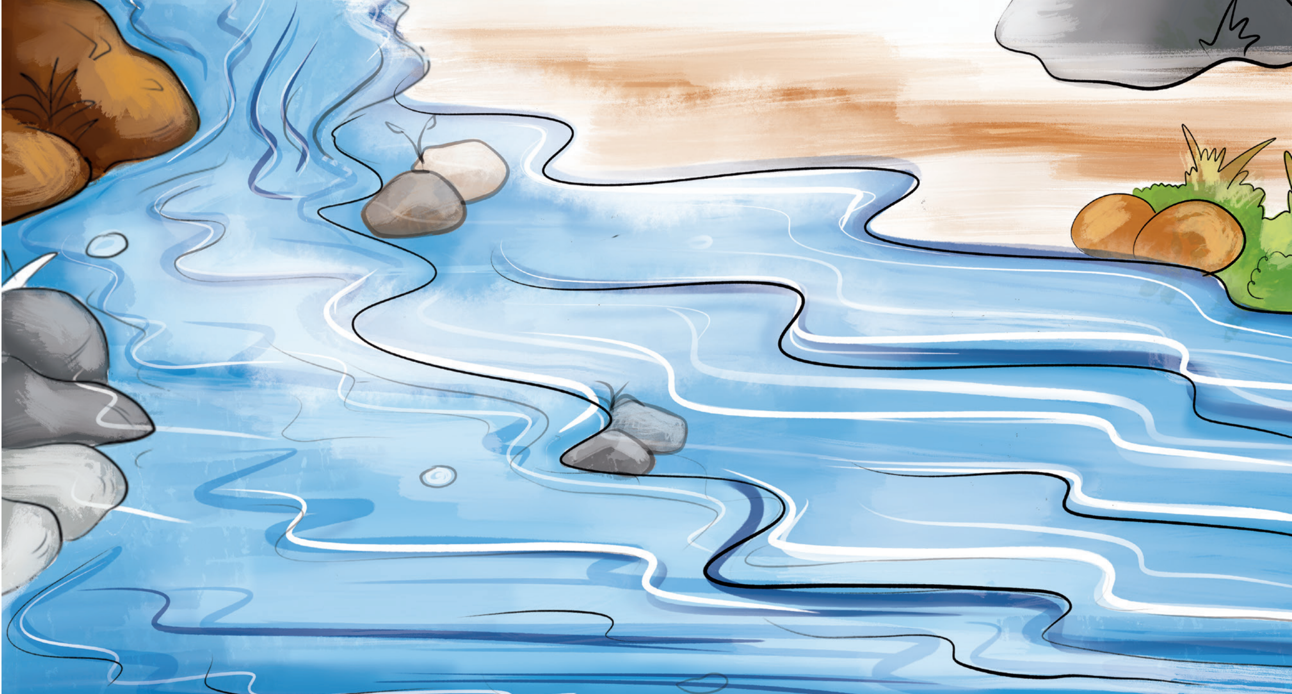

وہ روئے زمیں کو چھپاتا ہوا — وہ خاکی کو سیمیں بناتا ہوا
گُل و خار یکساں سمجھتا ہوا — ہر اک سے برابر اُلجھتا ہوا
بہاتا ہوا اور بہتا ہوا — ہوا کے طمانچوں کو سہتا ہوا
بلندی سے گرتا گراتا ہوا — نشیبوں میں پھرتا پھراتا ہوا
وہ کھیتوں میں راہیں کترتا ہوا — زمینوں کو شاداب کرتا ہوا
یہ تھالوں کی گودوں کو بھرتا ہوا — وہ دھرتی پہ احسان دھرتا ہوا
چمکتا ہوا اور جھلکتا ہوا — سنبھلتا ہوا اور چھلکتا ہوا
ہواؤں سے موجیں لڑاتا ہوا — حبابوں کی فوجیں بڑھاتا ہوا

یوں ہی الغرض ہے یہ پانی رواں
بس اب دیکھ لیں شاعرِ نکتہ داں

—— اکبر الٰہ آبادی

لفظ و معنی

پہلوئے ساحل	:	سمندر کے کنارے کے آس پاس کا حصہ
سبزہ	:	ہریالی
پیہم	:	لگاتار، مسلسل
بِپھرنا	:	آپے سے باہر ہونا، جوش میں آنا
کف	:	جھاگ
تموّج	:	موجیں اٹھنا، لہریں اٹھنا
روئے زمین	:	زمین کا چہرہ بمعنی زمین پر
خاکی	:	مٹی جیسا
سیمیں	:	چاندی جیسا، سفید
خار	:	کانٹا
یکساں	:	برابر، ایک طرح کا
نشیب	:	ڈھلان، پستی
شاداب	:	سرسبز، ہرا بھرا
حبابوں	:	حباب کی جمع بمعنی بلبلے
اَلغَرض	:	غرض کہ، مختصر یہ کہ
شاعرِ نکتہ داں	:	باریکیوں کو سمجھنے والا شاعر

غور کرنے کی بات

- اس نظم میں پانی کا پہاڑوں سے نیچے آنے کا منظر پیش کیا گیا ہے۔ پانی کی فطرت ہے کہ وہ اپنی راہ خود تلاش کرلیتا ہے۔ یہاں پانی کی مختلف کیفیتوں کو ظاہر کیا گیا ہے اور ان سے پیدا شدہ آواز، نغمہ اور حرکت نے نظم میں لطف کی ایک کیفیت پیدا کر دی ہے۔
- جب پانی زور سے بہتا ہے تو جھاگ پیدا ہوتے ہیں اور پانی کی سطح پر پھیل جاتے ہیں۔
- پانی جب زمین پر اِدھر اُدھر پھیل جاتا ہے تو مٹی چھپ جاتی ہے۔ دور سے اس کی سطح سفید چادر کی طرح چمکتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔اسے شاعر نے 'خاکی کو سیمیں بناتا ہوا' کہا ہے۔
- جہاں دریا نہیں ہوتا وہاں سینچائی کے لیے نہر، تالاب یا ٹیوب ویل وغیرہ سے کام لیا جاتا ہے۔

سوچیے اور بتائیے

1. اس نظم میں آبِ رواں کا کن کن مقامات سے گزرنا بتایا گیا ہے؟
2. 'پانی کا ہر اک سے برابر الجھنے' سے کیا مراد ہے؟
3. 'کھیتوں میں راہیں کترنا' سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
4. اس نظم سے آبِ رواں کی کن خصوصیات پر روشنی پڑتی ہے؟
5. 'تموج کا راگ' سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادف لکھیے

موج ____________

کف ____________

یکساں ____________

بلندی ____________

دیے ہوئے لفظوں کے واحد لکھیے

چٹانوں ____________

طمانچوں ____________

نشیبوں ____________

تھالوں ____________

موجیں ____________

فوجیں ____________

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

نیچے دیے گئے مصرعوں کو پڑھیے:

اُچھلتا ہوا اور اُبلتا ہوا
اکڑتا ہوا اور مچلتا ہوا
پہاڑوں پہ سر کو پٹکتا ہوا
چٹانوں پہ دامن جھٹکتا ہوا

ان مصرعوں میں اُچھلتا، اُبلتا، مچلتا، پٹکتا، جھٹکتا ایسے الفاظ ہیں جو پانی کے عمل یا کام کو ظاہر کرتے ہیں۔ وہ الفاظ جن سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہو، انھیں فعل کہتے ہیں۔

اپنے ساتھیوں سے بات چیت کیجیے اور پانی سے متعلق پانچ ایسے جملے لکھیے جن میں فعل کا استعمال کیا گیا ہو۔

____

____

____

____

____

- محاورہ دو یا دو سے زائد الفاظ کا وہ مجموعہ ہے جو حقیقی کے بجائے مجازی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً 'نو دو گیارہ ہونا'۔ اس سے مراد ہے 'بھاگ جانا' یا 'فرار ہو جانا' جیسے پولیس کو دیکھ کر چور نو دو گیارہ ہو گئے۔ غور کرنے کی بات یہ ہے کہ آٹھ اور تین بھی گیارہ ہوتے ہیں، سات اور چار بھی گیارہ ہوتے ہیں اور چھے اور پانچ بھی گیارہ ہوتے ہیں لیکن انھیں محاورہ نہیں کہا جاسکتا۔ صرف 'نو دو گیارہ' ہی محاورے کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ ایسے مصرعے تلاش کر کے لکھیے جن میں درج ذیل محاوروں کا استعمال کیا گیا ہے:

سر پٹکنا : ____________________

دامن جھٹکنا : ____________________

جوش کھانا : ____________________

احسان دھرنا : ____________________

عملی کام

- اپنے آس پاس بہنے والی ندی کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے وہ کہاں سے نکلتی ہے؟ اور کن کن مقامات سے گزرتی ہے؟

5

ویر عبدالحمید

ایک فوجی کے لیے اپنے ملک کی حفاظت کرنا سب سے بڑی ذمہ داری ہوتی ہے، وہ اپنی جان سے زیادہ اپنے ملک سے محبت کرتا ہے۔ ملک کی عظمت اور شان کے لیے مر مٹنے کو تیار رہتا ہے۔ کئی ایسے مواقع آئے کہ ہمارے ملک کے عظیم جاں باز فوجیوں نے ملک کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں تک قربان کر دیں۔ وطن پر اپنی جان نچھاور کرنے والوں میں ایک نام ویر عبدالحمید کا بھی ہے۔ ان کی پیدائش 1 جولائی 1933 کو اتر پردیش میں ضلع غازی پور کے گاؤں دھاموپور میں ہوئی۔ ان کے والد کا نام محمد عثمان اور والدہ کا نام سکینہ بیگم تھا۔

ان کا تعلق غریب گھرانے سے تھا۔ ان کے والد گزر بسر کے لیے کپڑوں کی سلائی کا کام کیا کرتے تھے۔ عبدالحمید بھی اپنے والد کے کام میں ان کی مدد کیا کرتے تھے۔ انھیں بچپن سے ہی کُشتی لڑنے، ندی میں تیرنے اور غلیل سے نشانہ لگانے کا شوق تھا۔

ایک بار ان کے گھر کے قریب کی ندی میں سیلاب آگیا۔ اس سیلاب سے غازی پور ضلع کے پدم پور اور آس پاس کے علاقے پانی میں ڈوب گئے۔ اس وقت عبدالحمید نے اپنی جان کی بازی لگا کر کئی لوگوں کو ڈوبنے سے بچا لیا۔ وہ بچپن سے ہی جیالے تھے کسی کے ساتھ ناانصافی ہوتے دیکھنا ان کو سخت ناگوار تھا۔ ایک بار ان کے گاؤں کے زمین دار نے

ایک غریب کسان کی فصل کو زبردستی ہتھیانے کی کوشش کی۔ زمین دار نے اپنے آدمیوں کو کٹی ہوئی فصل لوٹ کر لانے کو بھیجا۔ عبدالحمید اس زیادتی کو برداشت نہ کر سکے۔ انھوں نے تنِ تنہا ان سب کا مقابلہ کیا اور کسان کی فصل کو بچالیا۔

ویر عبدالحمید لوگوں سے ہی نہیں اپنے وطن سے بھی بہت محبت کرتے تھے۔ اسی حب الوطنی کے جذبے سے سرشار ہو کر انھوں نے ہندوستانی فوج میں شامل ہونے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ 27 دسمبر 1953 کو فوج میں ان کی بھرتی ہوئی۔ ٹریننگ کے بعد انھیں نصیر آباد چھاؤنی بھیج دیا گیا۔ یہاں فوجی تربیت دینے والے افسران اُن کی فرض شناسی سے بہت خوش رہتے تھے۔

ٹریننگ مکمل ہونے کے بعد عبدالحمید کو 4 گرینیڈیئرس کی 'سی' کمپنی میں تعینات کیا گیا۔ اپنی بٹالین کے ساتھ وہ آگرہ، امرتسر، جموں و کشمیر، دہلی اور رام گڑھ میں خدمت انجام دیتے رہے۔ 1962 میں ہندوستان اور چین کے درمیان جنگ ہوئی۔ اس وقت عبدالحمید فوج کے جس دستے میں شامل تھے وہ 7 انفنٹری بریگیڈ کا

حصہ تھا۔ یہ وہ بریگیڈ تھی جس نے چین کے فوجیوں کو ناکوں چنے چبوا دیے۔ ان کی بٹالین نے نمایاں کردار ادا کیا۔ ان کی بہادری اور حوصلے کو دیکھتے ہوئے حکومت نے انھیں کئی فوجی اعزازات سے نوازا۔

1965 میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگ میں ہندوستانی فوجیوں نے دشمن کے چھکے چھڑا دیے۔ اس جنگ میں ویر عبدالحمید اپنے انفرادی کارنامے کے لیے جانے جاتے ہیں۔ جنگ کے دوران وہ کمپنی کوارٹر ماسٹر حوالدار کی حیثیت سے کھیم کرن سیکٹر میں تعینات تھے۔ اس جنگ میں پاکستانی فوج نے پیٹن ٹینکوں کے ساتھ حملہ کیا۔ پاکستانی فوج گولہ باری کرتے ہوئے پنّو پُل کے راستے ہمارے ملک کی طرف بڑھ رہی تھی۔ عبدالحمید زبردست نشانے باز تھے۔ انھوں نے اُس زمانے کی مشہور آر سی ایل گن سے لگاتار گولہ باری کر کے اس پُل کو ہی اڑا دیا۔ اب باری اُن ٹینکوں کی تھی جو ہندوستان کی طرف بڑھ رہے تھے۔ عبدالحمید نے ایک جیپ پر لگی آر سی ایل گن کے ساتھ فوج کی ایک ٹکڑی کی کمان سنبھال رکھی تھی۔ انھوں نے دشمن

فوج کی نظر سے بچ کر اپنی جیپ کو ایک ٹیلے کی آڑ میں محفوظ کر لیا اور یہاں سے پاکستانی ٹینکوں کو نشانہ بنانا شروع کیا۔ یکے بعد دیگرے دشمن کے کئی پیٹن ٹینک تباہ کر دیے۔

سوئے اتفاق، اسی درمیان وہ دشمن کی نظر میں آ گئے۔ حملہ آوروں نے اُن کی جیپ پر زبردست حملہ کیا۔ ویر عبدالحمید ہمت ہارے بغیر بلاخوف اپنے مقام پر ڈٹے رہے اور مسلسل گولہ باری کرتے رہے۔ انھوں نے 9 ستمبر 1965 کو دشمنوں کے تین ٹینک تباہ کر دیے جس کے لیے اُسی شام حکومتِ ہند نے انھیں 'پرم ویر چکر' دینے کا اعلان کر دیا۔ دوسرے روز 10 ستمبر کو انھوں نے دشمنوں کے مزید کئی ٹینک تباہ کر دیے۔ گرچہ وہ اس مہم میں بری طرح زخمی ہو چکے تھے اس کے باوجود انھوں نے ہمت نہیں ہاری اور آخر دم تک دشمنوں کا مقابلہ کرتے اور اپنے ساتھیوں کا حوصلہ بڑھاتے رہے۔

ان کی سانس رکتے وقت ان کا آخری جملہ تھا ''ساتھیو آگے بڑھو۔'' دورانِ جنگ 10 ستمبر 1965 کو گولی لگنے سے جب اُن کی شہادت ہوئی اُس وقت ان کی عمر 32 برس تھی۔

ان کی ناقابل فراموش بہادری، ترغیب آفریں قیادت اور عظیم قربانی کا اعتراف کرتے ہوئے حکومت ہند نے عبدالحمید کو پس از مرگ سب سے بڑے فوجی اعزاز 'پرم ویر چکر' سے نوازا۔ محکمۂ ڈاک نے ان کے نام کا ڈاک ٹکٹ بھی جاری کیا اور اُن کی یاد میں ان کے گاؤں کا نام 'عبدالحمید دھام' رکھا گیا۔

آج بھی پورے ہندوستان میں ویر عبدالحمید کا نام بڑے عزت و احترام سے لیا جاتا ہے۔ وہ ہمارے ملک کے ان عظیم فوجیوں میں تھے جن میں جذبۂ حب الوطنی، شجاعت اور دلیری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ وہ ملک کی سالمیت اور قومی یک جہتی کے علم بردار تھے۔ انھوں نے نہ صرف فوج کے وقار کو بڑھایا بلکہ دوسرے فوجیوں کے لیے حوصلہ مندی کی مثال بھی قائم کی۔

لفظ و معنی

جاں نثار	:	جان قربان کرنے والا
حب الوطنی	:	وطن سے محبت
قومی یک جہتی	:	قومی اتّحاد
سرشار	:	مدہوش، بے خود
ناکوں چنے چبوانا	:	(محاورہ) پریشان کر دینا، عاجز کر دینا
تحفظ	:	حفاظت
ٹکڑی	:	ٹولی، جماعت
چھکے چھڑانا	:	(محاورہ) دشمن کو ہر طرح سے ہرا دینا
یکے بعد دیگرے	:	ایک کے بعد ایک
ناقابلِ فراموش	:	کبھی نہ بھلائی جانے والی
سوئے اتفاق	:	بُرا اتفاق، موقع کی خرابی
ترغیب	:	شوق
قیادت	:	سرپرستی
پس از مرگ	:	مرنے کے بعد
سالمیت	:	سلامتی

غور کرنے کی بات

- اپنے وطن کی ترقی کے لیے کیا گیا کوئی بھی کام وطن سے ہماری محبت کو ظاہر کرتا ہے۔

- ہر قسم کے ظلم اور زیادتی کو روکنے کی کوشش کرنا انسانیت کی خدمت ہے۔ ویر عبدالحمید کا یہی جذبۂ انسانیت اور حوصلہ مندی ان کی شخصیت کا اہم پہلو ہے۔
- پرم ویر چکر ہندوستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز ہے جسے جنگ کے دوران غیر معمولی بہادری کا مظاہرہ کرنے کے لیے دیا جاتا ہے۔

سوچیے اور بتائیے

1. بچپن میں عبدالحمید کو جن کھیلوں کا شوق تھا، وہ بعد میں اُن کے کس طرح کام آئے؟
2. عبدالحمید نے زمین دار کی کس زیادتی کو ماننے سے انکار کر دیا؟
3. چین کے ساتھ جنگ میں عبدالحمید کی بٹالین کس بریگیڈ کا حصہ تھی اور اسے کون سے فوجی اعزازات حاصل ہوئے؟
4. پاکستانی فوج کے ٹینکوں کو آگے بڑھنے سے روکنے کے لیے عبدالحمید نے کیا کیا؟
5. عبدالحمید کی شہادت کے بعد حکومت نے ان کی خدمات کے اعتراف میں کیا کیا کام کیے؟
6. عبدالحمید کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

دیے گئے مرکب لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے

1. سوئے اتفاق : ____________________
2. جذبۂ حب الوطنی : ____________________
3. گزر بسر : ____________________
4. عزت و احترام : ____________________
5. تنِ تنہا : ____________________

دیے گئے محاوروں کے معنی معلوم کیجیے اور انھیں جملوں میں استعمال کیجیے

- جان کی بازی لگانا
- ناکوں چنے چبوانا
- چھکے چھڑانا
- موت کے منھ سے نکالنا

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- نیچے دیے گئے الفاظ کو پڑھیے:

نوک جھونک　　　تاک جھانک　　　دھکا مکی

یہ وہ مرکب الفاظ ہیں جو بظاہر الگ الگ نظر آرہے ہیں لیکن دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔ آپ اسی طرح پانچ الفاظ تلاش کر کے لکھیے جن میں الفاظ الگ الگ ہوں لیکن معنی ایک ہوں۔

عملی کام

- کیا آپ ایسے بچوں کے بارے میں جانتے ہیں جنھوں نے بہادری بھرے کارنامے انجام دیے ہیں۔ بہادر بچے کے عنوان سے ایسے بچوں کی ایک فہرست تیار کریں۔
- کیا آپ کے گاؤں، محلہ، یا کالونی سے کوئی شخص فوج میں ہے؟ اگر ہاں تو ان سے مل کر ان کے تجربات معلوم کیجیے اور تحریری شکل میں اسے بیان کیجیے۔
- اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے ساتھ دہلی میں واقع نیشنل وار میموریل کی سیر کیجیے اور میموریل کے مخصوص حلقوں امر چکر، تیاگ چکر، ویرتا چکر، رکشا چکر کے بارے میں معلومات جمع کیجیے۔ آپ دیے گئے ویب لنک کی مدد سے بھی نیشنل وار میموریل کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں:

http://nationalwarmemorial.gov.in

4671CH06

6

احسان کا بدلہ احسان

بہت دنوں کا ذکر ہے، شہر عادل آباد میں ایک بہت دولت مند دکان دار تھا۔ دُور دُور کے ملکوں سے اس کا لین دین تھا۔ اس کے پاس ایک گھوڑا تھا، جو اس نے بہت دام دے کر ایک عرب سے خریدا تھا۔

ایک دن وہ دکان دار تجارت کی غرض سے گھوڑے پر سوار ہو کر جا رہا تھا کہ بے خیالی میں شہر سے بہت دور نکل گیا اور ایک جنگل میں جا نکلا۔ ابھی یہ اپنی دُھن میں آگے جا رہا تھا کہ پیچھے سے چھے آدمیوں نے اس پر حملہ کر دیا۔ اس نے ان کے دو ایک وار تو خالی دیے، لیکن جب دیکھا کہ وہ چھے ہیں تو سوچا کہ اچّھا یہی ہے کہ ان سے بچ کر نکل چلوں۔ اس نے گھوڑے کو گھر کی طرف پھیرا، لیکن ڈاکوؤں نے بھی اپنے گھوڑے پیچھے ڈال دیے۔ اب تو عجیب حال تھا، سارا جنگل گھوڑوں کی ٹاپوں سے گونج رہا تھا۔ سچ یہ ہے کہ دکان دار کے گھوڑے نے اسی دن اپنے دام وصول کرا دیے۔ کچھ دیر بعد ڈاکوؤں کے گھوڑے پیچھے رہ گئے اور گھوڑا دُکان دار کی جان بچا کر اسے گھر لے آیا۔

اس روز گھوڑے نے اتنا زور لگایا کہ اس کی ٹانگیں بے کار ہو گئیں۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ کچھ دنوں بعد غریب کی آنکھیں بھی جاتی رہیں۔ لیکن دکان دار کو اپنے وفادار گھوڑے کا احسان یاد تھا۔ چنانچہ اس نے سائیس کو حکم دیا کہ جب تک گھوڑا جیتا رہے، اس کو روز صبح و شام چھے سیر دانہ دیا جائے اور اس سے کوئی کام نہ لیا جائے۔ لیکن سائیس نے اس حکم پر عمل نہ کیا۔ وہ روز بروز گھوڑے کا دانہ کم کرتا گیا۔ یہی نہیں بلکہ ایک روز اسے اپاہج اور اندھا سمجھ کر اصطبل سے نکال دیا۔ بے چارہ گھوڑا رات بھر بھوکا پیاسا، بارش اور طوفان میں باہر کھڑا رہا۔ جب صبح ہوئی تو جوں توں کر کے وہاں سے چل دیا۔

اسی شہر عادل آباد میں ایک بڑی مسجد اور ایک بڑا مندر تھا۔ ان میں نیک مسلمان اور ہندو آکر اپنے اپنے ڈھنگ سے خدا کی عبادت کرتے اور اس کو یاد کرتے تھے۔ مندر اور مسجد کے بیچ میں ایک بہت اونچا مکان تھا، اس کے بیچ میں ایک بڑا سا کمرا تھا۔ کمرے میں ایک بہت بڑا گھنٹا لٹکا ہوا تھا جس میں ایک لمبی سی رسّی بندھی ہوئی تھی۔ اس گھر کا دروازہ دن رات کھُلا رہتا۔ شہر عادل آباد میں جب کوئی کسی پر ظلم کرتا یا کسی کا مال دبا لیتا یا کسی کا حق مار لیتا تو وہ اس گھر میں جاتا، رسّی پکڑ کر کھینچتا۔ یہ گھنٹا اِس زور سے بجتا کہ سارے شہر کو خبر ہو جاتی۔ گھنٹے کے بجتے ہی شہر کے سچے، نیک دل ہندو اور مسلمان وہاں آجاتے اور فریادی کی فریاد سن کر انصاف کرتے۔

اتفاق کی بات کہ اندھا گھوڑا بھی صبح ہوتے ہوتے اس گھر کے دروازے پر جانکلا۔ دروازے پر کچھ روک ٹوک

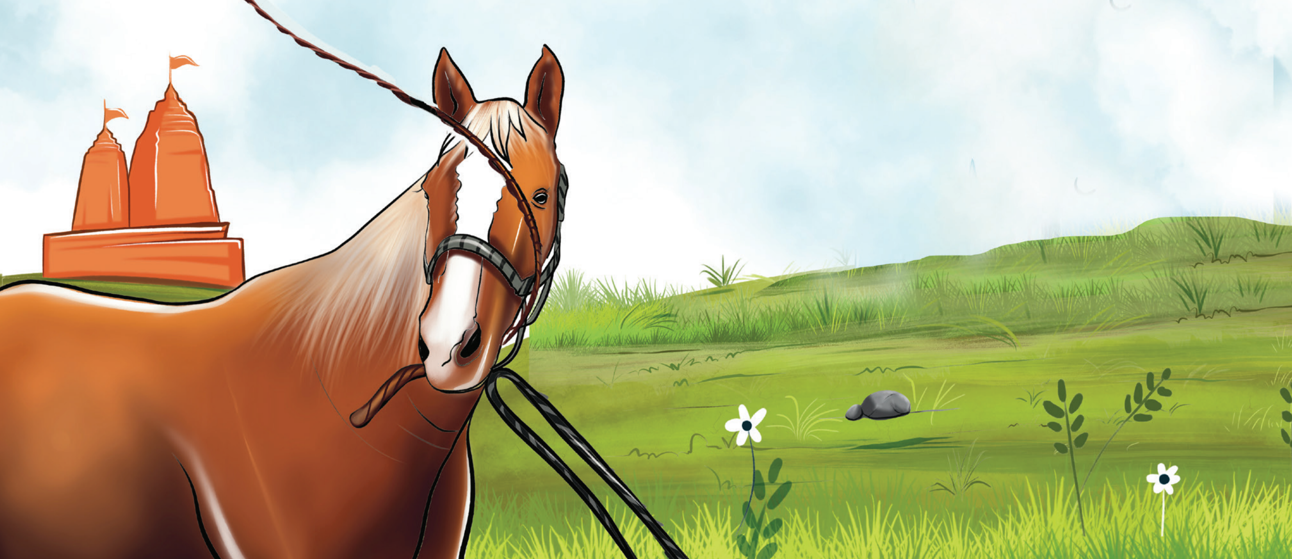

تو تھی نہیں، گھوڑا سیدھا گھر میں گھس گیا۔ بیچ میں رسّی لٹکی تھی، غریب مارے بھوک کے ہر چیز پر منہ چلاتا تھا۔ رسّی جو اس کے بدن سے لگی تو وہ اسی کو چبانے لگا۔ رسّی جو ذرا کھنچی تو گھنٹا بجا۔ مسلمان مسجد میں نماز کے لیے جمع تھے، پجاری مندر میں پوجا کر رہے تھے۔ گھنٹا جو بجا تو سب چونک پڑے اور اپنی اپنی عبادت ختم کر کے سب اس گھر میں آن کر جمع ہو گئے۔ شہر کے پنچ بھی آ گئے۔

پنچوں نے پوچھا ''یہ اندھا گھوڑا کس کا ہے؟''

لوگوں نے بتایا ''فلاں تاجر کا ہے۔ اِس گھوڑے نے تاجر کی جان بچائی تھی۔'' پوچھا گیا تو معلوم ہوا کہ تاجر نے اسے نکال باہر کیا ہے۔ پنچوں نے تاجر کو بلوایا۔ ایک طرف اندھا گھوڑا تھا۔ اُس کی زبان نہ تھی جو شکایت کرتا۔ دوسری طرف تاجر کھڑا تھا، شرم کے مارے اس کی آنکھیں جھکی تھیں۔

پنچوں نے کہا ''تم نے اچھا نہیں کیا... اِس گھوڑے نے تمھاری جان بچائی اور تم نے اس کے ساتھ کیا کیا؟ تم آدمی ہو، یہ جانور ہے۔ آدمی سے اچھا تو جانور ہی ہے۔ ہمارے شہر میں ایسا نہیں ہوتا۔ ہر ایک کو اس کا حق ملتا ہے۔ احسان کا بدلہ احسان سمجھا جاتا ہے۔''

تاجر کا چہرہ شرم سے سُرخ ہو گیا، اُس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔ بڑھ کر اُس نے گھوڑے کی گردن میں ہاتھ ڈال دیا۔ اُس کا منہ چوما اور کہا ''میرا قصور معاف کر'' یہ کہہ کر اس نے وفادار گھوڑے کو ساتھ لیا اور گھر لے آیا۔ پھر اس کے لیے ہر طرح کے آرام کا انتظام کر دیا۔

—— ڈاکٹر ذاکر حسین

لفظ و معنی

حق	:	سچ
دولت مند	:	مال دار، امیر
وفادار	:	وفا کرنے والا
سائیس	:	گھوڑوں کی دیکھ بھال کرنے والا ملازم
اصطبل	:	گھوڑوں کے رہنے کی جگہ
فریادی	:	فریاد کرنے والا، انصاف چاہنے والا
تاجر	:	تجارت کرنے والا، سوداگر

غور کرنے کی بات

- اس کہانی میں یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ ہمیں دوسروں کے ساتھ ہمیشہ بھلائی اور ہم دردی سے پیش آنا چاہیے۔ اسی کو احسان کا نام دیا گیا ہے۔ احسان کے حق دار انسان ہی نہیں بلکہ جانور بھی ہیں۔

سوچیے اور بتائیے

1. دکان دار نے ڈاکوؤں سے بچ کر نکلنے کی بات کیوں سوچی؟
2. دکان دار کی جان بچانے کے بعد گھوڑا کس پریشانی میں مبتلا ہوا؟
3. سائیس نے گھوڑے کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟
4. لوگوں کو گھوڑے کی حالت کا کیسے اندازہ ہوا؟
5. اگر کسی کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہو تو آپ کیا کریں گے؟
6. لوگوں کو گھنٹا بجانے کی ضرورت کیوں پیش آتی تھی؟

خالی جگہوں کو دیے ہوئے لفظوں سے بھریے

بے کار   روک   حملہ   تاجر   تجارت

1. دکان دار ________ کی غرض سے گھوڑے پر سوار ہو کر جا رہا تھا۔
2. چھے آدمیوں نے اس پر ________ کر دیا۔
3. گھوڑے کی ٹانگیں ________ ہو گئیں۔
4. دروازے پر کچھ ________ ٹوک تو تھی نہیں۔
5. اس گھوڑے نے ________ کی جان بچائی تھی۔

نیچے دیے گئے الفاظ کے واحد لکھیے

1. ملکوں : ________
2. آدمیوں : ________
3. ڈاکوؤں : ________
4. پنچوں : ________

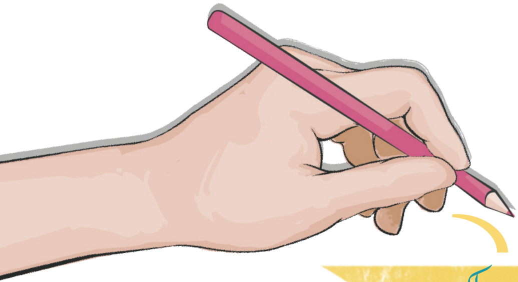

درج ذیل جملوں کو کہانی کے مطابق ترتیب سے لکھیے

1. تاجر شرمندہ ہوا اور گھوڑے کو اپنے ساتھ گھر لے آیا۔
2. گھوڑا دکان دار کی جان بچا کر اسے گھر لے آیا۔
3. پنچوں نے تاجر کو بلوایا۔
4. عادل آباد میں ایک دولت مند دکان دار تھا۔

5. گھوڑے نے انصاف کی رسّی کو کھینچا۔
6. گھوڑے کی ٹانگیں بے کار ہو گئیں۔
7. دولت مند دکان دار پر ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا۔
8. دکان دار نے گھوڑے کے احسان کا خیال کر کے سائیس کو حکم دیا کہ جب تک گھوڑا زندہ رہے اسے روزانہ چھے سیر دانہ دیا جائے۔
9. سائیس نے گھوڑے کو اصطبل سے نکال دیا۔

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- پچھلے سبق میں آپ محاورے کے بارے میں معلوم کر چکے ہیں۔ نیچے دیے ہوئے محاوروں میں صحیح لفظ بھریے:

1. ________ تلے اندھیرا ہونا — دیوار، درخت، چراغ
2. آنکھوں میں ________ جھونکنا — مٹی، دھول، پانی
3. اپنے منھ میاں ________ بننا — طوطا، مٹّھو، بندر
4. آگ میں ________ ڈالنا — پانی، تیل، گھی
5. دانتوں تلے ________ دبانا — ہاتھ، ناخن، انگلی

- آپ پہیلیوں کے بارے میں جانتے ہیں۔ ذیل میں دی گئی پہیلیوں کو اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے ساتھ مل کر ان کا حل تلاش کرنے کی کوشش کیجیے۔

1. نیچے پٹکو اوپر جاتی — اوپر سے پھر نیچے آتی
اونچی اونچی کود لگاتی — گول گول ہوں تم کو بھاتی

2. پتی پتی اس کی ہری ہے   پس جائے تو لال پری ہے
پیاری پیاری اُس کی لالی   اس سے خوش ہر لڑکی بالی

3. گول گول ہوں نرم نرم ہوں   آدھی پھل ہوں آدھی پھول
چاہے کاٹ کر کھاؤ   چاہے پوری چٹ کر جاؤ

4. پنکھ نہیں پر اڑتی ہوں   ہاتھ نہیں پر لڑتی ہوں
کسی کے ہاتھ سے لڑتی ہوں   کٹ جاؤں تو نیچے آجاتی ہوں

عملی کام

- اپنے اسکول کی لائبریری سے کوئی ایسی کہانی تلاش کر کے کلاس روم میں سنائیے جس میں کسی بے زبان جانور نے اپنے مالک کے ساتھ وفاداری اور محبت کا سلوک کیا ہو۔
- پرانے زمانے میں انصاف کے لیے فریاد کے کون کون سے طریقے تھے اور یہ آج سے کس طرح مختلف تھے۔ اپنے استاد یا گھر کے بڑوں سے معلوم کیجیے اور انھیں لکھیے۔ آپ انٹرنیٹ سے بھی مدد لے سکتے ہیں۔

چاند پہ جا پہنچا انسان

جو بھی مشکل راہ میں آئی پل میں تھی آسان
اپنی ہمت سے انساں نے مارا وہ میدان
مٹی بولی میرے دل کا نکلا آج ارمان
چاند پہ جا پہنچا انسان

راکٹ ایک اُڑا دھرتی سے اور ہوا میں پہنچا
اس کو ہوا سے کیا لینا تھا، دور فضا میں پہنچا
اس سے بھی کچھ آگے نکلا اور خلا میں پہنچا
ہمت! میں تیرے قربان
چاند پہ جا پہنچا انسان

جو بھی مشکل راہ میں آئی پل میں تھی آسان
اب مریخ بھی دور نہیں ہے چاند پہ جانے والے
تیری ہمت پر نازاں ہیں آج زمانے والے
دور زمین سے سیّاروں کا کھوج لگانے والے
علم وہنر کی ایک نئی تاریخ بنانے والے

تیرا کام ہے عالی شان
ہمت! میں تجھ پر قربان
چاند پہ جا پہنچا انسان
جو بھی مشکل راہ میں آئی پل میں تھی آسان

—— جگن ناتھ آزادؔ

(پڑھنے کے لیے)

7

محنت کی عظمت

4671CH07

[منظر : بازار میں مختلف دکانیں ہیں۔ ایک طرف کونے میں گھڑیوں کی ایک چھوٹی سی دُکان ہے۔ دُکان کے سامنے کے حصے میں شیشے کی الماری میں گھڑیاں سجی ہوئی ہیں۔ ایک شوکیس کے پیچھے یوسف بیٹھا ہوا کام کر رہا ہے۔ سڑک سے اس کا سر اور جسم کا کچھ حصہ دکھائی دے رہا ہے۔ یوسف کے استاد اس کے پاس کھڑے ہیں اور اس سے باتیں کر رہے ہیں۔]

ماسٹر صاحب : میں نے تو تمھیں اپنی پرانی گھڑی مرمت کے لیے دی تھی۔ تم نے اس کے ساتھ ایک نئی گھڑی کیوں بھیجی؟

یوسف : جناب! میں جب پڑھتا تھا اس وقت سے آپ کے پاس وہی گھڑی دیکھ رہا ہوں۔ میں نے سوچا کیوں نہ ایک نئی گھڑی بھی آپ کے پاس ہو۔

ماسٹر صاحب : بہت خوب! میں تمھارے جذبے کی قدر کرتا ہوں۔ میں تو اس نئی گھڑی کو واپس کرنے آیا تھا۔ [ماسٹر صاحب جیب سے نئی گھڑی نکالتے ہیں۔] لیکن تمھاری محبت دیکھ کر اب میں اسے رکھ لوں گا۔ مگر تمھیں اس کی قیمت لینی ہوگی اور تم انکار نہیں کروگے۔

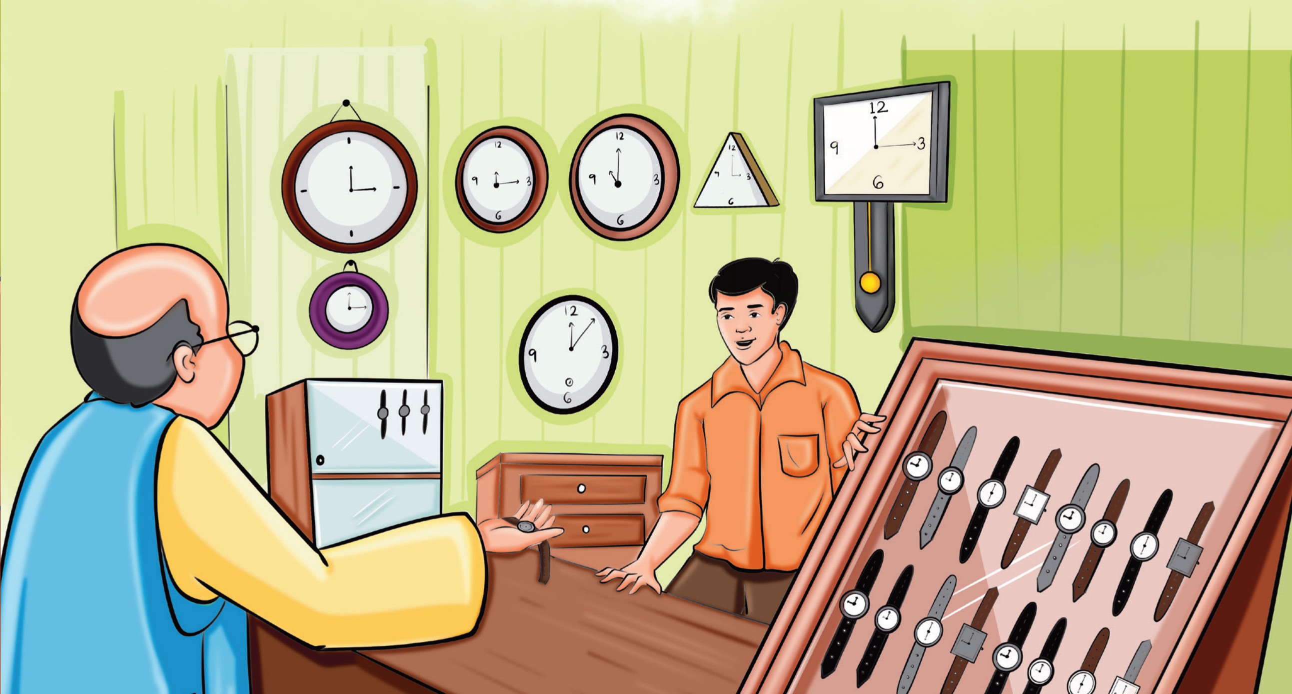

یوسف : نہیں جناب ! میں نہیں لوں گا۔ اسے آپ اپنے شاگرد کی طرف سے ایک تحفہ سمجھ کر رکھ لیجیے۔

ماسٹر صاحب : نہیں، قیمت تو تمھیں لینی ہوگی۔ میں اسے یوں ہی قبول نہیں کر سکتا۔

یوسف : جناب آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔ چلیے، اگر آپ یہی چاہتے ہیں تو میں اس کی اصل قیمت لے لوں گا۔

[ماسٹر صاحب قیمت ادا کر کے روانہ ہوتے ہیں۔ اسی وقت دکان پر گڈّو نام کا ایک ہٹّا کٹّا نوجوان ہاتھ پھیلائے آ کھڑا ہوتا ہے۔]

گڈّو : صاحب ! میں بھوکا ہوں اور میرے چھوٹے بھائی بہن بھی بھوکے ہیں۔ میری کچھ مدد کیجیے۔

[یوسف گڈّو کو اوپر سے نیچے تک حیرت سے دیکھتا ہے۔]

یوسف : تم تو ہٹّے کٹّے ہو۔ جھوٹ بول کر بھیک مانگتے ہو ! بھائی بہنوں کا تو بس بہانہ ہے۔

گڈّو : صاحب! میں جھوٹ نہیں بولتا۔ آپ کو اگر یقین نہ ہو تو میرے ساتھ چلیے۔ میرا گھر قریب ہی ہے۔ آپ خود انھیں دیکھ لیں گے۔

[اچانک گڈّو کی نظر دکان کے ایک کونے میں رکھی ہوئی بیساکھی پر پڑتی ہے۔ اور وہ کچھ سوچنے لگتا ہے۔ یہ بیساکھی کس کی ہے؟]

یوسف : اچھّا، ٹھیک ہے چلو، میں تمھارے گھر چل کر دیکھتا ہوں۔

[یوسف بیساکھی اٹھاتا ہے اور ملازم سے کہتا ہے۔] دکان کا خیال رکھنا، میں ابھی آیا۔

گڈّو : اوہ! تو یہ بیساکھی آپ کی ہے!

[یوسف کے ہاتھ میں بیساکھی دیکھ کر گڈّو واپس جانے لگتا ہے۔]

یوسف : ارے بھائی کہاں چلے، بھائی بہنوں کے لیے کچھ نہیں لوگے؟

گڈّو : شکریہ! اب مجھے احساس ہو گیا۔ آپ نے مجھے بہت کچھ دے دیا۔ میں محنت مزدوری کروں گا۔ کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاؤں گا۔

لفظ و معنی

احساس	:	خیال
ملازم	:	خدمت گار، نوکر
شاگرد	:	طالب علم، چیلا
شوکیس	:	سجانے کی جگہ یا شیشے کی الماری
قدر	:	عزت، احترام
تحفہ	:	ہدیہ
حکم سر آنکھوں پر	:	ایک محاورہ، جس کا مطلب کام کو اوّلیت دینا، عزت رکھنا
ہٹّا کٹّا	:	صحت مند، توانا
بیساکھی	:	وہ لاٹھی جس کے سہارے معذور چلتے ہیں

غور کرنے کی بات

- محنت ایک عظیم فعل ہے۔ ہمیں اپنا کام ایمان داری اور محنت سے کرنا چاہیے اور کبھی محنت کرنے سے جی نہیں چرانا چاہیے۔
- کچھ برسوں پہلے چابی والی گھڑیاں ہوا کرتی تھیں، جن کو ایک بار چابی دینے سے وہ ایک دن، ایک ہفتہ، اور بعض تو ایک مہینہ تک چلتی تھیں۔ اس کے بعد سیل یا بیٹری سے چلنے والی گھڑیوں کا زمانہ آیا جن کی بیٹری مہینوں اور سالوں چلتی تھیں۔ آج کل ڈیجیٹل گھڑیوں کا زمانہ ہے جنھیں محض چارج کرنا پڑتا ہے۔ آپ کون سی گھڑی استعمال کرتے ہیں، اس کے بارے میں بتائیں۔

سوچیے اور بتائیے

1. یوسف نے استاد کو ایک نئی گھڑی کیوں دی؟
2. آپ کے خیال میں استاد نئی گھڑی کو اپنے پاس کیوں نہیں رکھنا چاہتے تھے؟
3. گڈّو بعد میں بھیک لینے سے کیوں انکار کر دیتا ہے؟
4. اس سبق سے آپ کو کیا سیکھ ملتی ہے؟
5. استاد گھڑی کی قیمت کیوں دینا چاہتے تھے؟

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- مددگار کا مطلب ہے مدد کرنے والا، اسی طرح مزدور سے مراد ہے مزدوری کرنے والا۔ مددگار اور مزدور الفاظ اسمِ فاعل ہیں۔ وہ اسم جس سے کسی کام کے کرنے کا پتہ چلے، اسم فاعل کہلاتا ہے۔ نیچے دیے گئے الفاظ کو اسمِ فاعل میں بدل کر لکھیے:

1. کھیلنے والا : ____________
2. تیرنے والا : ____________
3. کپڑے سینے والا : ____________
4. کھیتی کرنے والا : ____________
5. عبادت کرنے والا : ____________
6. شکر ادا کرنے والا : ____________

- اس سبق میں ایک محاورہ استعمال ہوا ہے 'آپ کا حکم سر آنکھوں پر' جس کا مطلب ہے اس کام کو اہمیت دینا اور اس کو انکساری کے ساتھ مان لینا۔ اس محاورے میں سر اور آنکھ کا ذکر آیا ہے۔ اسی طرح جسم کے دیگر حصوں جیسے آنکھ، سر، کان وغیرہ سے متعلق کچھ محاورے نیچے دیے گئے ہیں۔ دیے گئے الفاظ کی مدد سے ان محاوروں کو پورا کیجیے:

ہاتھ آنکھ پیر منھ ہتھیلی دماغ انگوٹھا کھال

1. ______ کا تارا ہونا
2. سر پر ______ رکھ کر بھاگنا
3. بال کی ______ نکالنا
4. ______ پر مارنا
5. ______ سرسوں پر جمانا
6. ______ آسمان پر ہونا
7. اونٹ کے ______ میں زیرہ ہونا
8. ______ دِکھانا

- نیچے دیے گئے الفاظ پر غور کیجیے۔

دال دلیہ اٹکل پچّو

دال دلیہ کے معنی ہیں معمولی کھانا، روز کا کھانا اور اٹکل پچّو سے مراد ہے خیالی یا بغیر اندازے کے۔ روزانہ کی زندگی میں بولے جانے والے مخصوص الفاظ جنھیں خاص معنوں میں استعمال کیا جائے اور انھیں معنوں میں رائج ہوں، روز مرّہ کہلاتے ہیں۔ روز مرّہ میں ایسے الفاظ بھی شامل ہیں جو غلط ہونے کے باوجود زبان پر

چڑھ کر خاص معنی میں استعمال ہوتے ہیں اور یہی معنی صحیح خیال کیے جاتے ہیں۔ نیچے دیے گئے لفظوں میں روز مرّہ کے معنی تلاش کیجیے:

اُلٹ پھیر : ____________

ٹیپ ٹاپ : ____________

آؤ بھگت : ____________

داد نہ فریاد : ____________

نہار منھ : ____________

نفسا نفسی : ____________

عملی کام

- اس ڈرامے کو اپنے استاد کی رہنمائی میں اسٹیج پر پیش کیجیے۔
- ڈرامے کا واقعہ کرداروں کی آپس کی گفتگو یا مکالمے کے ذریعے پیش کیا جاتا ہے۔ تصور کیجیے آپ گھر میں اپنی کتاب تلاش کر رہے ہیں اور اسے تلاش کرنے میں آپ اپنے بھائی، بہن، ابو اور امّی کی مدد لے رہے ہیں۔ اس پورے عمل میں سب کے ساتھ ہونے والی گفتگو کو مکالمے کی شکل میں تحریر کیجیے۔
- اپنے آس پاس رہنے والے ایسے شخص کے بارے میں معلوم کیجیے جو خصوصی ضرورت کا مستحق ہے۔ اس سے ملاقات کیجیے اور اس کے ساتھ گزارے گئے وقت کے بارے میں لکھیے۔

میری کوم

4671CH08

کھیلوں کی دنیا سے تعلق رکھنے والی میری کوم(Mary Kom) سے بھلا کون واقف نہیں ہے۔ مُکّے بازی(Boxing) میں ان کے عظیم کارنامے صرف ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ عالمی سطح پر جانے جاتے ہیں۔ میری کوم کی پیدائش ہمارے ملک کی شمال مشرقی ریاست مَنی پور میں ہوئی۔ اُن کا پورا نام مانگٹے چنگنی جانگ میری کوم(Mangte Chungneijang Mary Kom) ہے۔ میری کوم اپنے پانچ بھائی بہنوں میں سب سے بڑی تھیں۔ اُن کے والد غریب کسان تھے۔ اس لیے وہ ان کا ہاتھ بٹانے کے لیے ان کے ساتھ کھیتوں میں بھی کام کرتی تھیں۔

میری کوم کو بچپن سے ہی کھیل کود میں دل چسپی تھی۔ اس لیے وہ اسکول کے زمانے سے کھیلوں میں حصہ

لینے لگیں۔1998 میں جب منی پور کے مُکّے باز ڈینگو سنگھ نے ایشیائی کھیلوں (Asian Games) میں طلائی تمغہ جیتا، تو وہ اُن کی کامیابی سے کافی متاثر ہوئیں اور مُکّے بازی میں اپنا کیریئر بنانے کی ٹھان لی۔ انھوں نے اپنے گھر والوں کو بتائے بغیر 'اسپورٹس اکیڈمی آف انڈیا' میں مُکّے بازی کی تربیت لینی بھی شروع کر دی۔ چند برسوں بعد میری کوم نے 'خمان پنک اسپورٹس کامپلیکس' میں لڑکیوں کو لڑکوں کے ساتھ مُکّے بازی کرتے ہوئے دیکھا تو اُن کے ارادے میں اور پختگی آئی اور ہر حال میں وہ اپنے ہدف کو حاصل کرنے کی تگ ودو میں لگ گئیں۔

میری کوم کے گھر والے اِس کھیل سے زیادہ خوش نہیں تھے، ان کے والد چاہتے تھے کہ وہ مُکّے بازی کے بجائے کسی دوسرے کھیل کا انتخاب کریں۔ لیکن میری کوم مُکّے باز ہی بننا چاہتی تھیں۔ اس لیے اُنھیں اپنے والد کی مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک بار تو اُن کے والد نے غصے میں ان کے مُکّے بازی کے دستانوں کو بھی جلا دیا تھا لیکن اس کے باوجود میری کوم کے اِرادے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

مُکّے بازی ایسا کھیل ہے جس میں اکثر بہت چوٹیں لگتی ہیں لیکن میری کوم چوٹوں کو برداشت کرتے ہوئے اپنا مقصد حاصل کرنے کے لیے آگے بڑھتی گئیں۔ اس طرح وہ والد کی مخالفت اور چوٹوں کی پرواہ کیے بغیر اپنے علاقے میں کھیلے جانے والے کھیلوں میں حصہ لینے لگیں۔

میری کوم کی زندگی میں ایک زبردست انقلاب اُس وقت آیا جب انھوں نے باکسنگ رِنگ میں قدم رکھا۔ 2002 میں AIBA یعنی (Association Internationale de Boxe-Amateur) چمپئن شِپ میں کامیاب ہو کر گولڈ میڈل حاصل کیا۔ پھر کیا تھا! شہرت اور کامیابی اُن کے قدم چومنے لگی۔ 2012 میں انھوں نے ہندوستان کی پہلی خاتون مُکّے باز کے طور پر لندن میں موسمِ گرما کے اولمپکس میں شرکت کی اور کانسے کا تمغہ حاصل کیا۔ اب ان کی شہرت دور دور تک پہنچنے لگی۔ 2014 میں جنوبی کوریا کے ایشیائی کھیلوں اور آسٹریلیا میں 2018 کے دولتِ مشترکہ کھیلوں میں انھوں نے طلائی تمغے حاصل کیے۔ انڈونیشیا کے پریسیڈنٹ کپ میں طلائی تمغہ حاصل کر کے انھوں نے ہندوستان کا نام روشن کر دیا۔ میری کوم نے پانچویں مرتبہ مکے بازی کی عالمی چمپئن بن کر ہندوستانی کھیلوں کی تاریخ میں ایک سنہرے باب کا اضافہ کیا۔

میری کوم کی محنت اور کامیابی کے اعتراف میں بھارت سرکار نے انھیں پدم شری، پدم بھوشن اور پدم وِبھوشن جیسے قابل فخر اعزازات سے نوازا اور 2016 میں صدر جمہوریہ ہند نے اُنھیں راجیہ سبھا کا رکن نامزد کیا۔ اس طرح میری کوم کی لگاتار کامیابیوں نے عالمی سطح پر انھیں ایک مثالی شخصیت بنا دیا۔

میری کوم کی جدوجہد صرف خطابات جیتنے تک محدود نہیں ہے۔ ان کی کوشش اور محنت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ محدود وسائل اور انتہائی دشوار حالات کے باوجود بھی کوئی عام انسان اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے بلند مقام تک پہنچ سکتا ہے۔

لفظ و معنی

حیرت انگیز	:	حیرت پیدا کرنے والا
شمال مشرق	:	نارتھ ایسٹ
معاشی	:	مالی
ہدف	:	نشانا، مقصد
طلائی تمغہ	:	گولڈ میڈل
رکن	:	ممبر
تگ ودَو	:	بھاگ دوڑ
موسمِ گرما	:	گرمی کا موسم
نام زد کرنا	:	کسی کام کے لیے مقرر کرنا
وسائل	:	وسیلہ کی جمع بمعنی ذریعہ
جدوجہد	:	کوشش

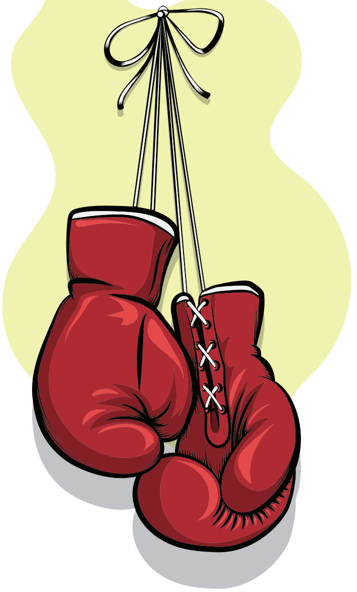

غور کرنے کی بات

- سبق میں باکسنگ، چمپئن اور آئیڈیل الفاظ آئے ہیں۔ باکسنگ کے معنی ہیں 'مکے بازی'، چمپئن کے معنی 'مقابلے میں اول آنے والا' اور آئیڈیل کے معنی ہیں 'مثالی شخصیت'۔ یہ الفاظ انگریزی زبان کے ہیں جو اردو میں روانی سے مستعمل ہیں۔ ہماری اُردو زبان میں اتنی وسعت ہے کہ وہ کسی بھی دوسری زبان کے الفاظ کو اپنے اندر اس طرح سمولیتی ہے کہ وہ کسی غیر زبان کا لفظ محسوس نہیں ہوتا۔
- کھیلوں کے مقابلے میں پہلا مقام حاصل کرنے والے کھلاڑی کو سونے کا، دوسرا مقام حاصل کرنے والے کو چاندی کا اور تیسرا مقام حاصل کرنے والے کو کانسے کا تمغہ دیا جاتا ہے۔ سونے کے تمغے کو طلائی تمغہ اور چاندی کے تمغے کو نقرئی تمغہ کہا جاتا ہے۔

سوچیے اور بتائیے

1. میری کوم کی شخصیت کی کس خوبی نے آپ کو متاثر کیا؟
2. میری کوم نے مُکّے بازی کو اپنا کیریئر بنانے کا فیصلہ کیوں اور کب کیا؟
3. میری کوم اپنی زندگی میں کن کن پریشانیوں سے دوچار ہوئیں؟
4. بھارت سرکار نے میری کوم کو کن کن اعزازات سے نوازا؟
5. میری کوم کی جدوجہد سے کیا سبق ملتا ہے؟

درج ذیل الفاظ کے مترادف لکھیے

واقف ______

والد ______

کافی ______

انجام ______

بلندی ______

کالم 'الف' اور 'ب' کے صحیح جوڑ ملائیے

(الف)	(ب)
لندن	پریسیڈینٹ کپ
جنوبی کوریا	موسمِ گرما کے اولمپکس
آسٹریلیا	ایشیائی کھیل
انڈونیشیا	دولتِ مشترکہ کھیل

درست بیان پر صحیح (✓) اور غلط بیان پر غلط (✗) کا نشان لگائیے

1. میری کوم کے والد مالدار تاجر تھے۔
2. 1998 میں میری کوم نے ایشیائی کھیلوں میں طلائی تمغہ جیتا تھا۔
3. 2002 میں AIBA چمپئن شپ میں میری کوم نے گولڈ میڈل حاصل کیا۔
4. میری کوم کو بھارت رتن کے اعزاز سے نوازا گیا۔
5. 2018 میں دولت مشترکہ کھیلوں میں میری کوم نے طلائی تمغہ حاصل کیا۔
6. 2016 میں میری کوم کو لوک سبھا کا رکن نام زد کیا گیا۔

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- نیچے دی گئی عبارت کو غور سے پڑھیے:

میری کوم کے گھر والے اِس کھیل سے زیادہ خوش نہیں تھے،ان کے والد چاہتے تھے کہ وہ مُکّے بازی کے بجائے کسی دوسرے کھیل کا انتخاب کریں۔ لیکن میری کوم مُکّے باز ہی بننا چاہتی تھیں۔اس لیے اُنھیں اپنے والد کی مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ایک بار تواُن کے والد نے غصے میں ان کے مُکّے بازی کے دستانوں کو بھی جلا دیا تھا لیکن اس کے باوجود میری کوم کے اِرادے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

اوپر دیے گئے عبارت کے پہلے جملے میں 'میری کوم' ایک جگہ آیا ہے۔اس کے بعد دوسرے جملوں میں میری کوم کی جگہ 'ان کے'، 'وہ' اور 'اُنھیں' الفاظ آئے ہیں۔ وہ لفظ جو اسم کے بدلے استعمال ہوتے ہیں 'ضمیر' کہلاتے ہیں۔ ضمیر کے استعمال سے اسم کی تکرار کی وجہ سے پیدا ہونے والی بدنمائی دور ہوتی ہے اور عبارت میں روانی اور خوب صورتی پیدا ہوتی ہے۔آپ ایک مرتبہ دی گئی عبارت میں وہ، ان کے، انھوں نے کی جگہ میری کوم لکھ کر پڑھیے اور اپنی رائے ظاہر کیجیے۔

- نیچے دی گئی پہیلیوں کا حل معلوم کیجیے۔ان پہیلیوں کا جواب کوئی نہ کوئی کھیل ہے:
(اشارہ: گلی ڈنڈا فٹ بال ہاکی)

1. ایک میدان میں لڑتے دیکھے لکڑی باز کرارے
لپکیں جھپکیں بھڑ جائیں پر ایک کو ایک نہ مارے
بال نہ بیکا ہونے دیں پر تیزم تاز بلا کی
لڑنے والے اِنے گِنے اور جان لڑی صد ہاکی

2. آپ ہی اس کو نام نچاوے
وہ ناچے تو پٹی جاوے

3. کیسے بھیچ رکھے ہیں دانت
جنے جنے کی سہے ہے لات

عملی کام

- آپ کو کون سا کھیل زیادہ پسند ہے؟اس کے بارے میں ایک مضمون لکھیے۔
- میری کوم کے علاوہ کھیل سے وابستہ کون سی شخصیات ہیں جن کے نام سے آپ واقف ہیں،اُن کی فہرست تیار کیجیے اور ان شخصیات کی تصویریں تلاش کر کے ایک چارٹ پر چپکائیے۔

4671CH09

9

ایک پودا اور گھاس

اتفاقاً ایک پودا اور گھاس
باغ میں دونوں کھڑے ہیں پاس پاس
گھاس کہتی ہے کہ اے میرے رفیق
کیا انوکھا اس جہاں کا ہے طریق
ہے ہماری اور تمھاری ایک ذات
ایک قدرت سے ہے دونوں کی حیات
مٹّی اور پانی ہوا اور روشنی
واسطے دونوں کے یکساں ہے بنی
تجھ پہ لیکن ہے عنایت کی نظر
پھینک دیتے ہیں مجھے جڑ کھود کر
سر اٹھانے کی مجھے فرصت نہیں
اور ہَوا کھانے کی بھی رخصت نہیں
کون دیتا ہے مجھے یاں پھیلنے
کھا لیا گھوڑے گدھے یا بیل نے

تجھ پہ منہ ڈالے جو کوئی جانور
اس کی لی جاتی ہے ڈنڈے سے خبر
اولے پالے سے بچاتے ہیں تجھے
کیا ہی عزت سے بڑھاتے ہیں تجھے
چاہتے ہیں تجھ کو سب کرتے ہیں پیار
کچھ پتا اِس کا بتا اے دوست دار
اُس سے پودے نے کہا یوں سر ہِلا
گھاس! سب بے جا ہے تیرا یہ گلِا
مجھ میں اور تجھ میں نہیں کچھ بھی تمیز
صرف سایہ اور میوہ ہے عزیز
فائدہ اک روز مجھ سے پائیں گے
سایے میں بیٹھیں گے اور پھل کھائیں گے
ہے یہاں عزّت کا سہرا اُس کے سر
جس سے پہنچے نفع سب کو بیشتر

— اسمٰعیل میرٹھی

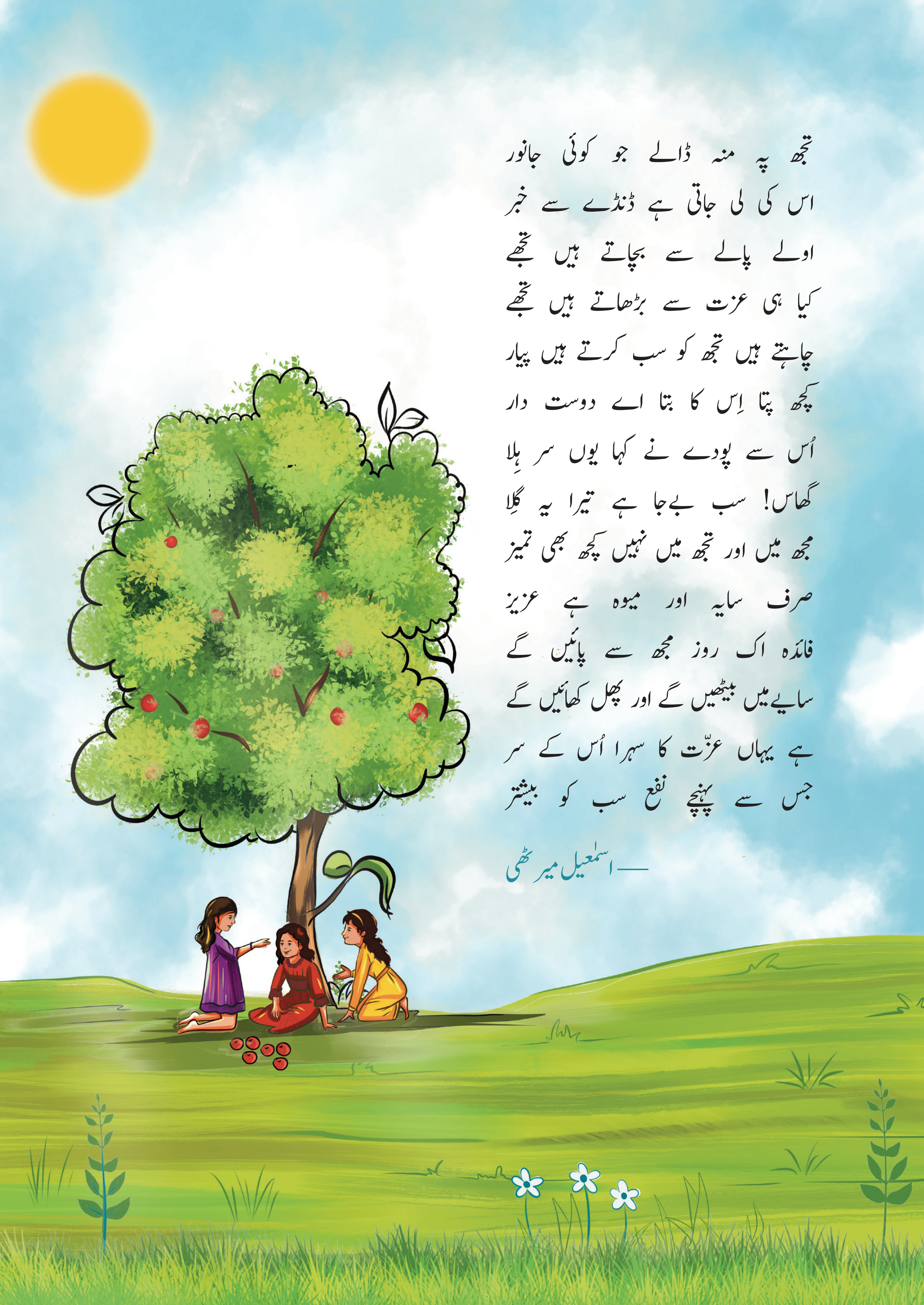

لفظ و معنی

رفیق	:	ساتھ رہنے والا، دوست
طریق	:	طریقہ
حیات	:	زندگی
یکساں	:	برابر
عنایت	:	مہربانی، توجّہ
رخصت	:	مہلت، روانگی
پالا	:	سردی کی شدّت، اوس
دوست دار	:	دوست رکھنے والا
گلہ	:	شکوہ، شکایت
تمیز	:	فرق
عزیز	:	پیارا
بیشتر	:	زیادہ تر

غور کرنے کی بات

- اس نظم میں شاعر نے گھاس اور پودے کو کردار بنا کر ان کی گفتگو پیش کی ہے اور یہ حقیقت واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ دنیا میں سب برابر ہیں لیکن عمل اور نتیجے سے وقار یا مرتبے میں زیادتی یا کمی ہو جاتی ہے۔

سوچیے اور بتائیے

1. گھاس نے پودے سے کیا کیا شکایتیں کیں؟
2. پودے نے گھاس کی شکایت کو بے جا کیوں کہا؟
3. پودے پر عنایت کی نظر رکھنے سے کیا مراد ہے؟
4. نظم کے آخر میں سب کو نفع پہنچانے کی کیا صورت بتائی گئی ہے؟

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے

اتفاقاً

نفع

بیشتر

رفیق

عنایت

طریق

خالی جگہوں کو صحیح لفظ سے بھریے

1. ہے ہماری اور تمھاری ایک __________ (بات/ذات)
2. تجھ پہ لیکن ہے __________ کی نظر (عنایت/محبّت)
3. صرف سایہ اور __________ ہے عزیز (نفع/میوہ)
4. ہے یہاں __________ کا سہرا اس کے سر (محبّت/عزّت)

نظم پڑھ کر لکھیے

گھاس کی اہمیت	پودے کی سمجھ داری
1	1
2	2
3	3

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- اس نظم میں ایک لفظ 'دوست دار' آیا ہے جو ایک مرکّب لفظ ہے یعنی دوست+دار۔ اس کا مطلب ہے دوست رکھنے والا۔ با معنی الفاظ کے بعد آنے والے حروف کو لاحقہ کہتے ہیں۔ اسی طرح آپ بھی درج ذیل لفظوں کے آگے 'دار' لگا کر مرکّب لفظ بنائیے اور معنی لکھیے۔

مال + ________ = ________

جان + ________ = ________

ایمان + ________ = ________

سمجھ + ________ = ________

عزت + ________ = ________

عملی کام

- اپنی پسند کے کچھ پودے اپنے گھر کی خالی جگہوں یا گملوں میں لگائیے۔
- آپ جن پودوں کے بارے میں جانتے ہیں، اُن کی فہرست بنایئے اور کسی تین پودوں کے بارے میں اپنی معلومات لکھیے۔

4671CH10

پنسل کی کہانی

کوئی بھی ایجاد جب عام ہو جاتی ہے تو یہ خیال بھی نہیں گزرتا کہ شروع شروع میں اس کی قیمت کتنی زیادہ رہی ہو گی۔ آج خوب صورت رنگ برنگی پنسلیں دو دو آنے میں مل سکتی ہیں۔ مگر ایک وقت ایسا بھی تھا جب ایک معمولی کھردری پنسل کی قیمت پانچ روپے تک ادا کرنی پڑتی تھی۔ اس زمانے میں اس کا شمار عجوبوں میں ہوتا تھا۔ عجوبے سے استعمال کی چیز بننے تک اسے کئی مرحلوں سے گزرنا پڑا۔

امریکہ میں میسے شوٹ نام کا ایک شہر ہے۔ اب سے کافی عرصہ پہلے اسی شہر میں جوزف ڈکسن نام کا ایک لڑکا رہتا تھا۔ جوزف کے والدین بہت غریب تھے۔ بیچارے جوزف کو دو وقت پیٹ بھر کھانا بھی مشکل سے میسر آتا تھا۔ پڑوس ہی میں جوزف کا ایک دوست رہتا تھا جس کا نام فرانس پی باڈی تھا۔ فرانس کے والد کی دواؤں کی دوکان تھی۔ فرصت کے وقت میں جوزف اور فرانس اس دوکان پر بیٹھے بیٹھے بازار کی چہل پہل دیکھا کرتے تھے۔

ایک دن بیٹھے بیٹھے جوزف نے دیکھا کہ دوکان پر کھرل میں چمکیلے قسم کا کوئلہ پیسا جا رہا ہے۔ اس چمکیلے کوئلے

کو 'گریفائٹ' کہتے ہیں۔ جوزف نے یہ بات بہت غور سے دیکھی کہ اس چمکیلے کوئلے کو کاغذ پر رگڑنے سے سیاہ نشان بن جاتا ہے۔ وہ فرانس سے گریفائٹ کا تھوڑا سا چورا مانگ کر گھر لے گیا۔

گھر پہنچ کر اُس نے اس سیاہ بُرادے کو چکنی مٹی کے ساتھ ملا کر گوندھ لیا۔ گوندھی ہوئی مٹی سے اس

نے ایک لمبی سی بتی بنائی اور اُسے دھوپ میں خشک کر لیا۔ اب اُس نے پڑوس ہی کے ایک بڑھئی سے لکڑی کا نلکی نما ایک سانچہ بنوایا اور اس سانچے میں ایک شگاف لگا کر خشک بتّی اس میں فٹ کر دی۔ سانچے کا ایک سرا اُس نے چاقو سے چھیل دیا، اور بتی کی نوک سے کاغذ پر لکھا۔ کاغذ پر سیاہ حروف چمکنے لگے۔ یہ دیکھ کر جوزف کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا۔ اس نے دنیا کی پہلی پنسل ایجاد کر لی تھی۔

جوزف کی لگن دن بدن بڑھتی گئی۔ رات رات بھر جاگ کر وہ چولھے کی آنچ پر پنسلیں سکھانے لگا۔ اسکول سے اس کی پڑھائی چھوٹ گئی۔ پنسلیں بنانے کے لیے پیسے کی ضرورت تھی۔ اس غرض سے وہ سارا دن اینٹوں کے بھٹّے پر مزدوری کرتا تھا اور پھر آدھی رات تک پنسلیں بناتا رہتا تھا۔ اب اُس نے پنسلوں کے لکڑی کے سانچے کو پگھلے ہوئے موم کے رنگوں سے رنگنا بھی شروع کر دیا۔ راتوں رات جوزف کی تقدیر چمک اُٹھی۔ اس کی بنائی ہوئی پنسلیں تین روپے سے پانچ روپے تک میں فروخت ہونے لگیں۔

اپنی آمدنی میں اضافہ کرنے کے لیے جوزف نے بڑھئی کا کام بھی خود ہی کرنا شروع کر دیا۔ لکڑی کے خول

بنانے میں ہاتھ بٹانے کے لیے چار پانچ کاریگر بھی رکھ لیے۔ کوئی لکڑی چھیلتا، کوئی بتّی، کوئی گوند چپکاتا تو کوئی موم کے رنگوں سے پنسلیں رنگتا۔

پچیس سال کی عمر میں وہ اپنی بیوی اور کاری گروں کے ساتھ جرمنی چلا گیا۔ وہاں ایرہارڈ مینبر نام کے ایک لکھ پتی کی مدد سے اس نے پنسلوں کا کارخانہ کھولا۔ ان ہی دنوں جنگ چھڑ گئی۔ فوجی دستوں کے لیے پنسلوں کی مانگ

بڑھنے لگی۔ جوزف نے اپنی لگن اور دماغ سے ایک نئی مشین بنائی جو ایک منٹ میں ایک سو پنسلوں کے ڈھانچے تیار کر ڈالتی تھی۔

ستر سال کی عمر میں جوزف کا انتقال ہو گیا۔ مگر اس کے نام پر چلائی ہوئی 'جوڈکسن' پنسل کمپنی آج بھی زندہ ہے۔ جوزف ڈکسن کی کہانی ایک ایسے غریب لڑکے کی کہانی ہے جو اپنی محنت اور لگن کی بدولت کروڑ پتی بن گیا اور آنے والی نسلوں کے لیے ایک کار آمد تحفہ دے گیا۔

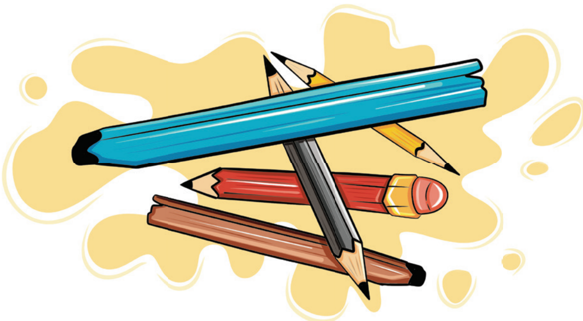

لفظ و معنی

ایجاد	:	کھوج
عجوبہ	:	انوکھا، نرالا
میسر	:	دستیاب
کھرل	:	اوکھلی کی قسم کا چھوٹا برتن
شگاف	:	پھٹا ہوا
لگن	:	لگاؤ، تعلق
کار آمد	:	کام آنے والا

غور کرنے کی بات

سبق میں یہ بتایا گیا ہے کہ جوزف ڈِکسن کس طرح کڑی محنت، لگن اور مشاہدہ کے ذریعہ مشہور انسان بنا۔ جس طرح جوزف نے اپنی محنت اور لگن سے ہمیں اتنا کارآمد تحفہ دیا، اسی طرح دوسرے بہت سے لوگوں نے بھی بہت سی کارآمد چیزیں ایجاد کی ہیں۔

سوچیے اور بتایئے

1. آپ کے خیال میں جوزف رات رات بھر جاگ کر چولہے کی آنچ پر پنسلیں کیوں سکھاتا تھا؟
2. اگر پنسل کی ایجاد نہ ہوتی تو کیا صورت ہوتی؟
3. گریفائٹ کے علاوہ آپ کون کون سی دھاتوں کے نام جانتے ہیں؟ لکھیے۔
4. قلم اور پنسل کے درمیان پانچ فرق لکھیے؟
5. پنسل کی کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

دیے گئے الفاظ کے متضاد لکھیے اور انھیں جملوں میں استعمال کیجیے

عام ______________________

سیاہ ______________________

فروخت ______________________

کارآمد ______________________

اضافہ ______________________

خوش خط لکھیے اور بلند آواز سے پڑھیے

1. خشک ________ ________ ________
2. پنسلیں ________ ________ ________
3. چمکیلے ________ ________ ________
4. گریفائٹ ________ ________ ________
5. مشینیں ________ ________ ________
6. کارخانہ ________ ________ ________

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- اس سبق میں کھردری پنسل، چکنی مٹی، خشک بتّی، سیاہ حروف اور چمکیلا کوئلہ وغیرہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ ان میں کھردری، چکنی، خشک، سیاہ، چمکیلا بالترتیب پنسل، مٹی، بتّی حروف اور کوئلہ کی کسی نہ کسی خوبی کو ظاہر کرتے ہیں۔ وہ الفاظ جن سے کسی اسم کی اچھائی یا برائی کا پتا چلے اسے صفت کہتے ہیں۔ اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے ساتھ بات چیت کیجیے اور ایسے پانچ الفاظ معلوم کر کے لکھیے جن میں صفت پائی جاتی ہے۔

1. ________________
2. ________________
3. ________________
4. ________________
5. ________________

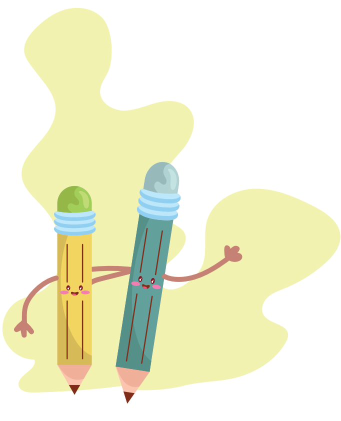

- نیچے چند پہیلیاں دی گئی ہیں جن کا جواب کسی پھل یا سبزی کے نام میں پوشیدہ ہے۔ اپنے ہم جماعت ساتھیوں اور گھر کے بڑوں کے ساتھ مل کر ان کا جواب تلاش کیجیے۔ (اشارہ: آم، جامن، ہری مرچ، انناس، بیر، انار)

1. لال پھل کانٹے لدا کھاوے جگ سنسار — بیر بیر میں کہت ہوں بوجھے نا کوئی گنوار
2. سر کانٹوں تو من بنے اور پاؤں کانٹوں تو پیالہ — امیر خسرو یہ کہیے، رنگ اُس کا کالا
3. ہر برس وہ دیس میں آئے — منھ سے منھ ملا رس پلائے
   اس کی خاطر خرچے دام — آپ بتائیں اس کا نام
4. اگر کہیں مجھ کو پا جاتا — بڑے پریم سے طوطا کھاتا
   بچے بوڑھے اگر کھا جاتے — ویاکل ہوکر جل منگواتے
5. لال صندوق پیلے خانے — اندر بیٹھے ہیں یاقوت کے دانے
6. عجب سنی ایک بات — نیچے پھل اور اوپر پات

عملی کام

- انٹرنیٹ کی مدد سے پنسل کی طرح دوسری ایجادات اور اُن کے موجد کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اپنی ڈائری میں لکھیے۔

دوہے

(1)

ایسی بانی بولیے، من کا آپا کھوئے
اَورن کو شیتل کرے، آپھو شیتل ہوئے

(2)

بڑا ہوا تو کیا ہوا، جیسے پیڑ کھجور
پنتھی کو چھایا نہیں، پھل لاگے اتی دوٗر

(3)

بُرا جو دیکھن میں چلا، بُرا نہ مِلیا کوئے
جو من کھوجا آپنا، مجھ سے بُرا نہ کوئے

(4)

سائیں اتنا دیجیے، جا میں کٹنب سمائے
میں بھی بھوکا نہ رہوں، سادھ نہ بھوکا جائے

(5)

گرو گووند دوؤ کھڑے کاکے لاگو پائے
بلہاری گرو آپ نے گووند دیئو بتائے

(6)

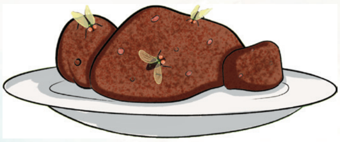

ماکھی گڑ میں گڑی رہے، پنکھ رہے لپٹائے
ہاتھ ملے اور سَر دُھنے، لالچ بُری بلائے

(7)

کال کرے سو آج کر، آج کرے سو اب
پل میں پرلے ہوئے گی، بہوری کرے گا کب

—سنت کبیر

(پڑھنے کے لیے)

(**نوٹ:** دوہا ہندوستانی شاعری کی مقبول صنف ہے۔ ادب کے ابتدائی دور میں اس صنف کو صوفی شعرا نے بہت ترقی دی۔ امیر خسرو، سنت کبیر، تلسی داس، عبدالرحیم خان خاناں وغیرہ کے دوہے آج بھی اپنا اثر رکھتے ہیں۔ آج کے دور میں دوہا لکھنے والوں میں جمیل الدین عالی، بھگوان داس اعجاز، شاہد میر اور ظفر گورکھپوری وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔)

4671CH11

11

سیر کو سوا سیر

ایک گاؤں میں مُفت مل نامی تاجر رہتا تھا۔ وہ ایک ٹرانسپورٹ کمپنی کا مالک تھا لیکن تھا بہت کنجوس۔ خود کو ہوشیار اور چالاک سمجھتا تھا۔ لیکن اس کی ہوشیاری اور چالاکی دوسروں سے مفت کام لینے میں صَرف ہوتی تھی۔ اسی لیے لوگ اسے مفت مل کہتے تھے۔

ٹرانسپورٹ کمپنی ہونے کی وجہ سے اُسے ہمیشہ نوکروں کی ضرورت رہتی تھی۔ غرض مند لوگوں کو اچھی تنخواہ کا سبز باغ دکھا کر اپنی کمپنی میں نوکر رکھ لیتا تھا۔ تم ہی بتاؤ چھوٹے چھوٹے کام کرنے کے لیے وہ دو سو روپے ماہانہ تنخواہ دے تو بھلا کون ایسا ہے جو اس کی نوکری کو قبول نہیں کرے گا؟ کئی لوگ اپنی مستقل ملازمت چھوڑ کر اس کی نوکری کو قبول کرتے تھے۔

مفت مل نے نوکروں کے لیے ایک شرط رکھی تھی۔ شرط یہ تھی کہ جو چیز بھی لانے کے لیے کہا جائے، نوکر کو چاہیے کہ وہ چیز بازار سے فوراً خرید کر لائے۔ یہ بہانہ کرنے کی ضرورت نہیں کہ بازار میں نہیں ملی یا ختم ہو گئی۔ جو

چیز طلب کی جائے، فوراً حاضر کرنا چاہیے۔ اگر نہ لائی گئی تو پھر تنخواہ بھی نہیں ملے گی اور نوکری سے بھی ہاتھ دھونا پڑے گا۔ ہر کوئی اس شرط کو معمولی سمجھ کر خوشی خوشی ملازمت قبول کر لیتا تھا۔ مفت مل نوکر سے 29 دن تک خوب کام لیتا اور تیسویں دن نوکر کو ہانک مار کر کہتا:

"یہ پانچ روپے لے اور بازار سے تھوڑی ہائے ہائے خرید لا۔"

بے چارہ نوکر شش و پنج میں پڑ جاتا کہ یہ 'ہائے ہائے' کیا چیز ہے۔ آج تک اس نے اس چیز کا نام بھی نہ سنا تھا۔ پھر وہ سوچتا، اس نام کی کوئی چیز بازار میں ہو گی تب ہی تو انھوں نے طلب کی ہے۔

نوکر بازار جاتا اور نامراد واپس آتا۔ پھر اس بے چارے کو طے شدہ شرط کے مطابق تنخواہ بھی نہ ملتی اور نوکری سے بھی ہاتھ دھونا پڑتا۔

اس طرح جو بھی نوکر آتا اس سے مفت مل انیتس دن تک خوب کام لیتا اور پھر تیسویں روز 'ہائے ہائے' لانے بھیج دیتا۔

اب تک مُفت مل دس بارہ نوکروں سے اسی طرح مفت کام لے چکا تھا۔ وہ اپنی چالاکی پر بہت خوش تھا۔ لیکن سب دن ایک جیسے نہیں ہوتے۔ دنیا میں سیر کو سوا سیر کبھی نہ کبھی مل ہی جاتا ہے۔

ایک دن ایسا ہی ہوا۔ ایک لڑکا جو بہت غریب تھا، مفت مل کا اشتہار پڑھ کر نوکری کے لیے ٹرانسپورٹ کمپنی پہنچا۔

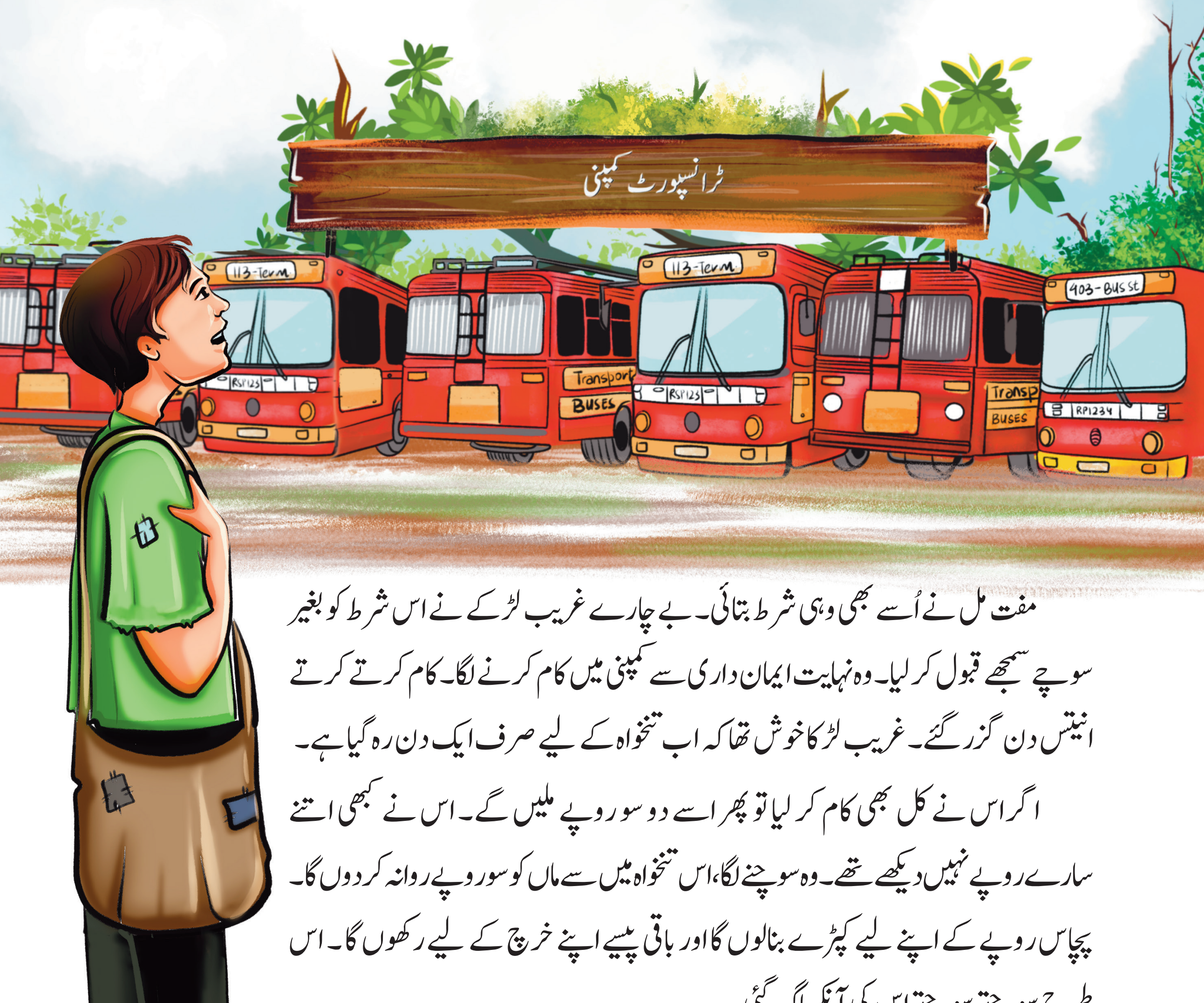

مفت مل نے اُسے بھی وہی شرط بتائی۔ بے چارے غریب لڑکے نے اس شرط کو بغیر سوچے سمجھے قبول کر لیا۔ وہ نہایت ایمان داری سے کمپنی میں کام کرنے لگا۔ کام کرتے کرتے انیتس دن گزر گئے۔ غریب لڑکا خوش تھا کہ اب تنخواہ کے لیے صرف ایک دن رہ گیا ہے۔

اگر اس نے کل بھی کام کر لیا تو پھر اسے دو سو روپے ملیں گے۔ اس نے کبھی اتنے سارے روپے نہیں دیکھے تھے۔ وہ سوچنے لگا، اس تنخواہ میں سے ماں کو سو روپے روانہ کر دوں گا۔ پچاس روپے کے اپنے لیے کپڑے بنالوں گا اور باقی پیسے اپنے خرچ کے لیے رکھوں گا۔ اس طرح سوچتے سوچتے اس کی آنکھ لگ گئی۔

دوسرے روز وہ خوشی خوشی کام پر گیا۔ تھوڑی دیر چھوٹے موٹے کام کرنے کے بعد مفت مل نے اسے آواز دی۔ جب وہ آیا تو مفت مل نے اس کے ہاتھ میں پانچ کا نوٹ دے کر کہا: ”جلدی جا اور بازار سے ’ہائے ہائے‘ لے آ۔“

لڑکا چند لمحے سوچتا ہی رہا کہ یہ ہائے ہائے کیا بلا ہے؟ جب اس کی سمجھ میں کچھ نہ آیا تو اپنے دل کو یہ کہہ کر سمجھا لیا کہ اس نام کی کوئی چیز بازار میں ضرور ہوگی جسے وہ نہ جانتا ہوگا۔ پھر وہ بازار گیا۔ اس نے ’ہائے ہائے‘ ہر دکان دار سے مانگی لیکن اسے کہیں نہ ملی۔ بے چارہ غریب لڑکا مایوس ہو گیا۔ گاؤں میں صرف ایک ہی دکان باقی رہ گئی تھی۔ اس نے سوچا شاید وہاں مل جائے۔ اُمید بھرے لہجے میں اس نے دکان دار سے پوچھا:

”سیٹھ صاحب کیا آپ کے یہاں ہائے ہائے ملے گی؟“

’ہائے ہائے‘ کا نام سنتے ہی دکان دار، زور زور سے ہنسنے لگا۔ لڑکا سمجھ نہ سکا کہ دکان دار کیوں ہنس رہا ہے۔

اس نے پوچھا ”سیٹھ جی آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟“

”اس لیے ہنسی آرہی ہے کہ تم بھی اس مفت مل کے دھوکے میں آ گئے۔ تمھیں مفت مل ہی نے بھیجا ہے نا؟“

”جی ہاں!“ لڑکے نے جواب دیا۔

دکان دار نے اپنی ہنسی پر قابو پاتے ہوئے کہا ”مفت مل کی یہ ہمیشہ کی عادت ہے کہ وہ نوکروں سے مفت کام لیتا ہے اور جب وہ ’ہائے ہائے‘ نہیں لاتے تو انھیں تنخواہ بھی نہیں دیتا۔ اتنا ہی نہیں، انھیں ملازمت سے بھی برطرف کر دیتا ہے۔ اب تم ہی کہو کہ کیا ’ہائے ہائے‘ نام کی کوئی چیز دنیا میں ہے؟“

دکان دار کے یہ الفاظ سن کر لڑکے نے حیرت کا بھی اظہار کیا اور پریشانی کا بھی۔ اسے اپنے خواب چکنا چور ہوتے نظر آئے۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس پریشانی سے بچنے کے لیے کیا راستہ نکالا جائے۔

وہ مایوس ہو کر ایک باغ کے گوشے میں بیٹھ گیا اور سوچنے لگا۔ لیکن یہ معمّا حل ہوتا دکھائی نہ دیا۔ اچانک اس کی نظر درخت کے پاس ایک بچھّو پر پڑی۔ اسی وقت اس کے ذہن میں ایک ترکیب آئی۔ وہ فوراً بازار گیا اور دکان سے خالی بوتل خرید لایا۔ بوتل کا رنگ ایسا تھا کہ اندر کی چیز صاف دکھائی نہ دے سکتی تھی۔

اُس نے بڑی خوبی سے اس بچھو کو پکڑا اور اسے بوتل میں بند کر کے ڈھکّن مضبوطی سے لگا دیا۔ یہ بوتل لے کر وہ مفت مل کے پاس گیا۔ اسے دیکھتے ہی مفت مل نے ہنستے ہوئے پوچھا:

''کیا 'ہائے ہائے' مل گئی؟''

''کیسے نہ ملتی سیٹھ صاحب! سارا گاؤں چھان مارا۔ آخر ایک دکان پر بڑی مشکل سے ملی۔'' لڑکے نے نہایت سنجیدگی سے جواب دیا۔

”کہاں ہے، کہاں ہے؟“ مفت مل نے حیرت سے پوچھا۔ اس کے چہرے کی ساری ہنسی اچانک غائب ہو گئی تھی۔

”اس بوتل میں بند ہے۔ بڑی نازک اور قیمتی چیز ہے۔ ذرا آہستہ سے بوتل میں ہاتھ ڈال کر نکال لیجیے۔“

مفت مل نے لڑکے کے ہاتھ سے بوتل لی اور آہستہ سے اس کا ڈھکن کھولا اور جوں ہی اس نے بوتل میں ہاتھ ڈالا، بچھو نے کس کر ڈنک مارا اور اس کے بعد مفت مل واقعی 'ہائے ہائے' کرنے لگا۔ اس وقت مفت مل کی 'ہائے ہائے' دیکھنے لائق تھی۔ دکان میں اِدھر اُدھر ناچ رہا تھا اور زبان سے 'ہائے ہائے' کرتا جاتا تھا۔

لڑکے نے مسکراتے ہوئے کہا:

”سیٹھ صاحب! اب تو 'ہائے ہائے' مل گئی ہے نا! کیسی لاجواب ہے یہ چیز!“

لفظ و معنی

صَرف ہونا	:	خرچ ہونا
سبز باغ دکھانا	:	جھوٹی باتوں سے بہلانا، دھوکا دینا
مستقل ملازمت	:	پکّی نوکری
شش و پنج	:	کشمکش، الجھن
نامراد	:	ناکام
برطرف کرنا	:	ہٹا دینا
گوشہ	:	کونا، کنارہ
معمّا	:	پہیلی

غور کرنے کی بات

- سیر کو سوا سیر ہونا سے مراد ہے، زبردست کے لیے اس سے زیادہ زبردست کا موجود ہونا، یعنی ایک سے بڑھ کر ایک ہونا۔
- اس سبق میں یہ بتایا گیا ہے کہ کوئی کتنا بھی چالاک کیوں نہ ہو، اسے ایک نہ ایک دن سبق سکھانے والا مل ہی جاتا ہے۔

سوچیے اور بتائیے

1. مُفت مَل کے جال میں لوگ کیوں پھنس جاتے تھے؟
2. مُفت مَل ملازموں کے ساتھ کیا سلوک کرتا تھا؟

3. ملازم 'ہائے ہائے' کا نام سن کر شش و پنج میں کیوں پڑ جاتے تھے؟

4. مُفت مَل کو ہائے ہائے کیسے ملی؟

5. اس کہانی سے کیا پیغام ملتا ہے؟

خالی جگہوں کو دیے ہوئے لفظوں سے بھریے

ایمان داری   لائق   معمولی   مفت مل   گاؤں

1. ایک گاؤں میں ____________ نام کا تاجر رہتا تھا۔

2. ہر کوئی اس شرط کو ____________ سمجھ کر خوشی خوشی ملازمت قبول کر لیتا تھا۔

3. وہ نہایت ____________ سے کمپنی میں کام کرنے لگا۔

4. ____________ میں صرف ایک ہی دکان باقی رہ گئی تھی۔

5. اس وقت مفت مل کی ہائے ہائے دیکھنے ____________ تھی۔

درج ذیل لفظوں کو دی ہوئی مثال کے مطابق بدل کر لکھیے۔

مثال: چالاک   چالاکی

ہوشیار ____________

کنجوس ____________

ایمان دار ____________

پریشان ____________

مایوس ____________

مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے

ہوشیار ____________

غریب ____________

قیمتی ____________

خوشی ____________

ایمان داری ____________

درج ذیل محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

سبز باغ دکھانا ____________

کام سے ہاتھ دھونا ____________

خواب چکنا چور ہونا ____________

آنکھ لگ جانا ____________

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- نیچے دیے گئے جملوں کو پڑھیے:

- اس طرح سوچتے سوچتے اس کی آنکھ لگ گئی۔
- دوسرے روز وہ خوشی خوشی کام پر گیا۔
- ہائے ہائے کا نام سنتے ہی دکان دار زور زور سے ہنسنے لگا۔

اوپر کے جملوں میں بالترتیب 'سوچتے'، 'خوشی' اور 'زور' الفاظ دو دو بار استعمال ہوئے ہیں، اِسے 'تکرار' کہتے ہیں۔ ایسا اس وقت کرتے ہیں جب بات میں زور پیدا کرنا ہوتا ہے۔ آپ اپنے ہم جماعتوں کے ساتھ گفتگو کیجیے اور ایسے ہی پانچ الفاظ اور ان کے معنی معلوم کر کے لکھیے۔

- سبق کے عنوان پر غور کیجیے۔ عنوان ہے 'سیر کو سوا سیر' یہ جملہ ایک کہاوت ہے اس کے معنٰی ہیں۔ ایسی ایک کہاوت اور ہے - جیسا بوئے گا ویسا کاٹے گا یعنی برائی کا نتیجہ برا اور اچھائی کا نتیجہ اچھا ہوتا ہے۔

کہاوتیں ایسے جملے ہوتے ہیں جنھیں لوگ اپنی بات کو اور زیادہ با اثر بنانے کے لیے کرتے ہیں۔ کہاوت کے چند الفاظ وہ بات بیان کر دیتے ہیں جس کے لیے طویل گفتگو کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ ہر کہاوت انسانی تجربے کا نچوڑ پیش کرتی ہے۔ نیچے کچھ کہاوتیں اور ان کے معنٰی دیے گئے ہیں۔ آپ انھیں جملوں میں استعمال کیجیے۔

1. نیکی کر دریا میں ڈال	بھلائی کر کے بھول جانا
2. اونٹ کے منھ میں زیرہ	کسی چیز کا ضرورت سے بہت کم ہونا
3. ٹیڑھی کھیر	دشوار کام یا مشکل کام
4. ایک پنتھ دو کاج	ایک وقت میں دو کام انجام دینا
5. دور کے ڈھول سہانے	کسی کو بغیر برتے ہوئے اچھا سمجھ لینا

عملی کام

- اس کہانی کو ڈرامے کی شکل میں لکھیے اور اسٹیج کیجیے۔
- کسی کمپنی کی تیار کردہ اشیا کے لیے ایک اشتہار بنائیے۔

4671CH12

12

پیامِ عمل

گر قوم کی خدمت کرتا ہے — احسان تو کس پر دھرتا ہے
کیوں غیروں کا دَم بھرتا ہے — کیوں خوف کے مارے مرتا ہے

اُٹھ باندھ کمر، کیا ڈرتا ہے!
پھر دیکھ، خدا کیا کرتا ہے!

جو عمریں مفت گنوائے گا — وہ آخر کو پچھتائے گا
کچھ بیٹھے ہاتھ نہ آئے گا — جو ڈھونڈے گا، وہ پائے گا
تو کب تک دیر لگائے گا — یہ وقت بھی آخر جائے گا

اُٹھ باندھ کمر، کیا ڈرتا ہے!
پھر دیکھ، خدا کیا کرتا ہے!

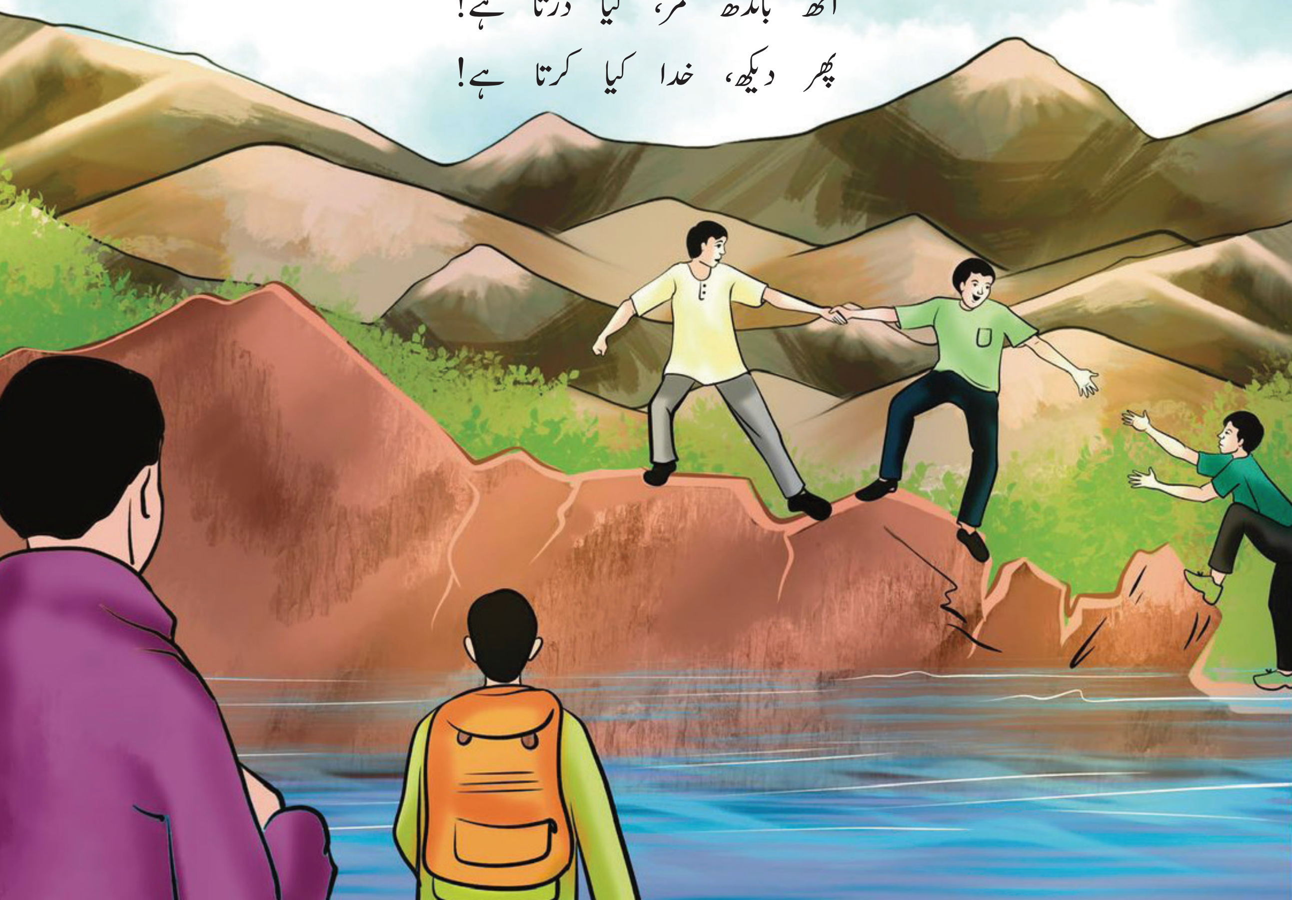

جو موقع پاکر کھوئے گا		وہ اشکوں سے منہ دھوئے گا
جو سوئے گا، وہ روئے گا		اور کاٹے گا جو بوئے گا
تو غافل کب تک سوئے گا		جو ہونا ہوگا، ہوئے گا

اُٹھ باندھ کمر، کیا ڈرتا ہے!
پھر دیکھ، خدا کیا کرتا ہے!

یہ دنیا آخر فانی ہے		پھر تجھ کو کیوں حیرانی ہے
جب ہمت کی جولانی ہے		اور جان بھی اک دن جانی ہے
کر ڈال جو دل میں ٹھانی ہے		تو پتھر بھی پھر پانی ہے

اُٹھ باندھ کمر، کیا ڈرتا ہے!
پھر دیکھ، خدا کیا کرتا ہے!

—— محمد فاروق دیوانہ

لفظ و معنی

پیام : پیغام

اشک : آنسو

غافل : غفلت کرنے والا

فانی : ختم ہونے والا، فنا ہونے والا

جَولانی : جوش، طبیعت کی روانی

غور کرنے کی بات

اس نظم میں وقت کی قدر کرنے، حوصلہ مندر ہنے اور نیک عمل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ انسان جو کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے وہ اسے اپنی محنت، کوشش اور لگن سے حاصل کر سکتا ہے۔

سوچیے اور بتائیے

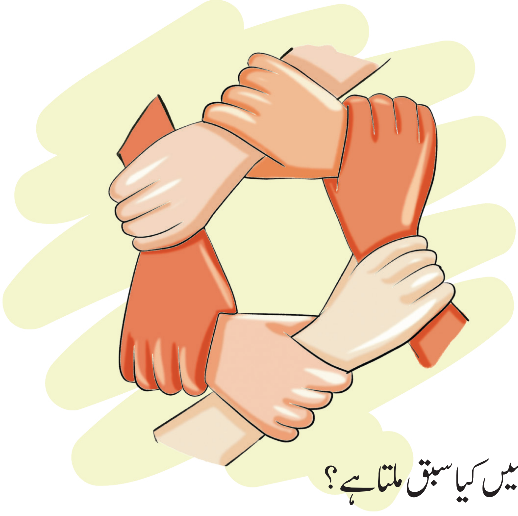

1. قوم کی خدمت کیوں کرنی چاہیے؟
2. اشکوں سے منہ دھونے کا کیا مطلب ہے؟
3. 'ہمت کی جَولانی' سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
4. پتھر کے پانی ہونے سے کیا مراد ہے؟
5. نظم میں 'اٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے' کی تکرار سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

تلاش کیجیے اور لکھیے

ذیل کے الفاظ سبق سے لیے گئے ہیں، انھیں سبق میں تلاش کر کے اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ ان کا مذکر یا مؤنث ہونا واضح ہو جائے۔

قوم ____________________

احسان ____________________

وقت ____________________

موقع ____________________

دنیا ____________________

جان ____________________

کالم میں دیے گئے عنوان پر پانچ پانچ جملے لکھیے

وقت پر کام کرنے کے فائدے	وقت پر کام نہ کرنے کے نقصانات
1. ____________	1. ____________
2. ____________	2. ____________
3. ____________	3. ____________
4. ____________	4. ____________
5. ____________	5. ____________

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

جب کسی بات کو شاعری میں کہا جاتا ہے تو جملوں کے لفظوں کی ترتیب میں تبدیلی آجاتی ہے جیسے "احسان تو کس پر دھرتا ہے" کو نثر میں لکھا جا سکتا ہے۔ "کس پر تو احسان دھرتا ہے۔" اس طرح نیچے دیے گئے مصرعوں کو نثر کے لفظوں کی ترتیب سے لکھیے۔

- جو عمریں مفت گنوائے گا ________________
- اور کاٹے گا جو بوئے گا ________________
- تو غافل کب تک سوئے گا ________________
- اور جان بھی اِک دن جانی ہے ________________

عملی کام

- اپنے گھر یا خاندان کے کسی ایسے شخص کے بارے میں لکھیے جس نے اپنی محنت اور لگن سے نمایاں کامیابی حاصل کی ہو اور نام پیدا کیا ہو۔
- اپنی زندگی کو کامیاب بنانے کے لیے آپ کا کیا منصوبہ ہے؟ ایک پیراگراف میں لکھیے۔
- اس نظم کا کوئی دوسرا عنوان آپ کے ذہن میں آرہا ہو تو اسے لکھیے۔

4671CH13

میزائل مین

عبدالکلام کا پورا نام ابو الفاخر زین العابدین عبدالکلام تھا۔ تمل ناڈو کے شہر رامیشورم میں 15 اکتوبر 1931 کو پیدا ہوئے۔ ان کے والد زین العابدین اور والدہ آشی اماں تھیں۔ والد ایک درویش صفت انسان تھے جو ماہی گیروں کو مچھلیاں پکڑنے کے لیے کرائے پر کشتیاں دیتے تھے۔ وہ تعلیم یافتہ نہ تھے لیکن تعلیم و تربیت کی ضرورت اور اہمیت سے واقف تھے۔ اس لیے انھوں نے عبدالکلام کی تعلیم میں کوئی رکاوٹ نہیں پیدا ہونے دی۔ عبدالکلام کو خود اپنی تعلیم میں بے حد دل چسپی تھی۔ تنگ دستی کے باوجود انھوں نے تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔ تعلیم جاری رکھنے کے لیے انھوں نے اخبار بیچے اور ٹیوشن بھی پڑھائی۔ اسکولی تعلیم کے دوران کچھ ایسے واقعات پیش آئے جن سے وہ بے حد متاثر ہوئے۔ ایسے ہی ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر عبدالکلام نے لکھا ہے: ''بچپن میں میرے تین پکّے دوست تھے۔ رامانند شاستری، اروندن اور شیو پرکاشن جب میں پرائمری اسکول کی پانچویں درجے میں تھا، تب ایک نئے استاد ہماری کلاس میں آئے۔ میں اس وقت ٹوپی پہنا کرتا تھا جو میری مذہبی شناخت کو ظاہر کرتا تھا۔ میں کلاس میں ہمیشہ آگے کی صف میں جنیو پہنے رامانند کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا۔ نئے استاد کو ایک ہندو لڑکے کا مسلمان لڑکے کے ساتھ بیٹھنا اچھا نہیں لگا۔ انھوں نے مجھے پیچھے والی بینچ پر چلے جانے کو کہا۔ رامانند بھی مجھے پیچھے کی صف میں بٹھائے جاتے دیکھ کر کافی غم گین نظر آنے لگا۔

اسکول کی چھٹّی ہونے پر ہم گھر گئے اور سارا واقعہ اپنے گھر والوں کو بتایا۔ رامانند کے والد لکشمن شاستری جو رامیشورم مندر کے خاص پجاری تھے، انھوں نے استاد کو بلایا اور کہا کہ ان معصوم بچوں کے دماغ میں اس طرح کی سماجی نابرابری اور تعصب کا زہر نہیں گھولنا چاہیے۔ استاد کو اپنے برتاؤ پر دکھ ہوا۔ لکشمن شاستری کے کڑے رخ اور سیکولر جذبے سے متاثر ہو کر ان کے رویہ میں بھی تبدیلی آگئی۔

ڈاکٹر عبدالکلام کو بچپن ہی سے آسمان کی بلندیوں میں پرواز کرنے کا شوق تھا۔ اپنے اس شوق کی تکمیل

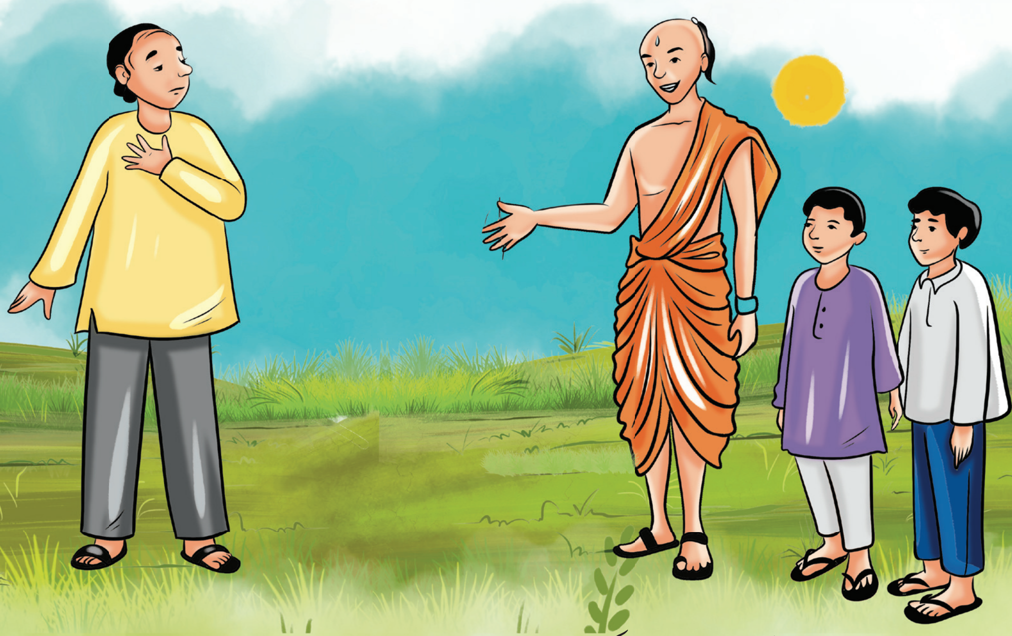

کے لیے انھوں نے ہر وہ قربانی پیش کی جسے ناممکن خیال کیا جاتا ہے۔ ان کے یہ الفاظ بڑی اہمیت رکھتے ہیں جو انھوں نے اپنی خود نوشت 'پرواز' (اردو ترجمہ) میں لکھے ہیں: ''اگر کوئی انسان سورج کی طرح چمکنا چاہتا ہے تو اسے پہلے سورج کی طرح جلنا ہوگا''، یعنی سخت امتحان سے گزرنا ہوگا۔

ڈاکٹر عبدالکلام نے 1957 میں تنظیم برائے دفاعی تحقیق اور ترقی (Defence Research and Development Organisation-DRDO) سے وابستہ ہوئے۔ اسی دوران حکومت ہند نے انھیں مزید ریسرچ کے لیے امریکہ کے مشہور سائنسی ادارے 'ناسا' (National Aeronautics and Space Administration-NASA) بھیجا۔ ناسا انتظامیہ عبدالکلام کی ذہانت اور لیاقت سے بہت متاثر ہوا۔ انھیں

امریکا کی شہریت کی پیش کش کی گئی لیکن عبدالکلام نے اس پیش کش کو مسترد کردیا۔ وہ وطن واپس لوٹ آئے اور ہندوستانی تنظیم برائے خلائی تحقیق (Indian Space Research Organisation-ISRO) میں خدمات انجام دینی شروع کردی۔ اس وقت تک ہمارے ملک کو دو جنگوں کا تلخ تجربہ ہو چکا تھا۔ لہٰذا جنگی ساز و سامان اور اسلحوں کے معاملے میں ملک کو خود مختار بنانے کی سخت ضرورت تھی۔

اس وقت تک ہمارا ملک دوسرے ملکوں سے بڑی تعداد میں مہنگے میزائل خریدتا تھا اس لیے اپنے ملک میں میزائل تیار کرنے کی جانب قدم بڑھایا گیا اور اس مشن کی ذمے داری ڈاکٹر عبدالکلام کے سپرد کی گئی۔ ان کی انتھک محنت کے نتیجہ میں 1980 میں ہندوستان نے سیٹلائٹ لانچ وہیکل SLV-3 یعنی خلائی طیارہ تیار کرنے میں کامیابی حاصل کرلی۔ اس کے ساتھ ہی ہمارا ملک ان ممالک کی صف میں شامل ہو گیا جو خلائی مشن میں کامیابی حاصل کر چکے تھے۔

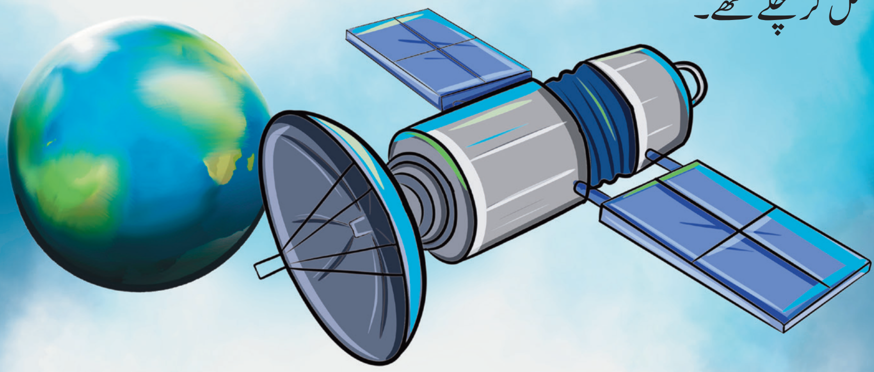

عبدالکلام کا تحقیقی سفر مسلسل جاری رہا۔ انھوں نے پرتھوی، اگنی، آکاش، ناگ اور ترشول جیسی میزائلوں کے کامیاب تجربے کرکے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا۔ غیر ملکی تعاون کے بغیر میزائل بنانے کا سہرا بھی عبدالکلام کے سر جاتا ہے جس کے سبب وہ 'میزائل مین' کے نام سے مشہور ہوئے۔

1998 میں راجستھان کے علاقے پوکھرن میں 'آپریشن شکتی' کے تحت کامیاب ایٹمی تجربے کیے گئے۔ اس غیر معمولی دفاعی مہم کی ذمہ داری بھی ڈاکٹر عبدالکلام کے کاندھوں پر تھی۔

تنظیم برائے دفاعی تحقیق اور ترقی سے سبک دوش ہونے کے بعد وہ وزیرِ دفاع اور وزیر اعظم کے سائنسی مشیر بھی رہے۔

18 جولائی 2002 کو انھیں صدر جمہوریۂ ہند کے باوقار عہدے پر فائز کیا گیا۔ اس عہدے پر رہتے ہوئے بھی انھوں نے ہمیشہ ایک معلم کا فریضہ ادا کرنے کی کوشش کی۔ اس طرح وہ ملک کے عوام بالخصوص نوجوان نسل کی امیدوں اور آرزوؤں کی علامت بن گئے۔

ڈاکٹر عبدالکلام نہایت سادہ دل اور نیک طینت انسان تھے۔ وہ بیک وقت عظیم مفکّر، معروف سائنس داں، کامیاب استاد اور شاعر تھے۔ ان کی علمی اور تحقیقی خدمات کے اعتراف میں کئی یونیورسٹیوں نے اُنھیں پی ایچ ڈی کی اعزازی ڈگری سے سرفراز کیا۔ حکومت ہند نے انھیں پدم بھوشن، پدم وبھوشن اور بھارت رتن ایوارڈ سے نوازا۔ 27 جولائی 2015 کو شیلانگ میں طلبا کے ایک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے اس عظیم سائنس داں کا حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔

ان کے یومِ پیدائش کو عالمی یومِ طلبا (World Students Day) کے طور پر منایا جاتا ہے۔

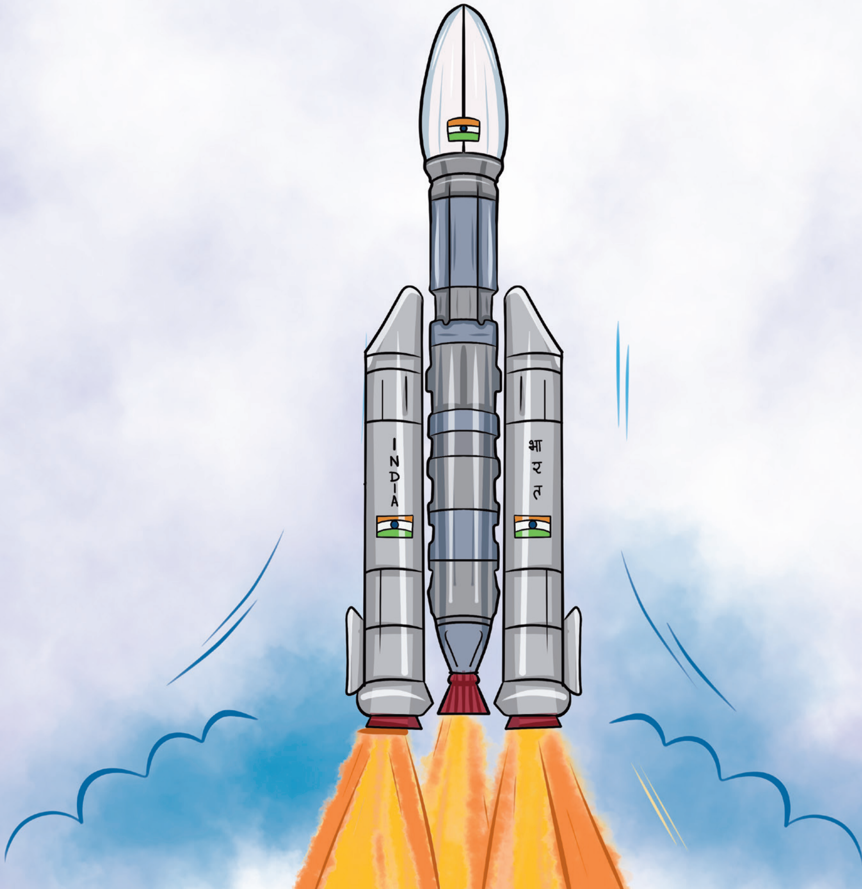

لفظ و معنی

صدرِ جمہوریہ : جمہوری ریاست کا سربراہ، پریسیڈنٹ

درویش صفت : سادگی پسند انسان

ماہی گیر : مچھلی پکڑنے والا، مچھوارا

پرواز : اُڑان

خود نوشت : آپ بیتی

تحقیق : حقیقت کی تلاش، ریسرچ

خود مختار : آزاد

وزیرِ دفاع : حفاظتی اقدامات کا وزیر

دفاعی مہم : ڈیفنس آپریشن

سبک دوش : ریٹائر ہونا، فارغ ہو جانا

مشیر : مشورہ دینے والا

فائز : کسی عہدہ پر پہنچنا

طینت : طبیعت، مزاج

مفکر : غور و فکر کرنے والا

حرکتِ قلب : دل کی دھڑکن

سرفراز : کامیاب، بلند

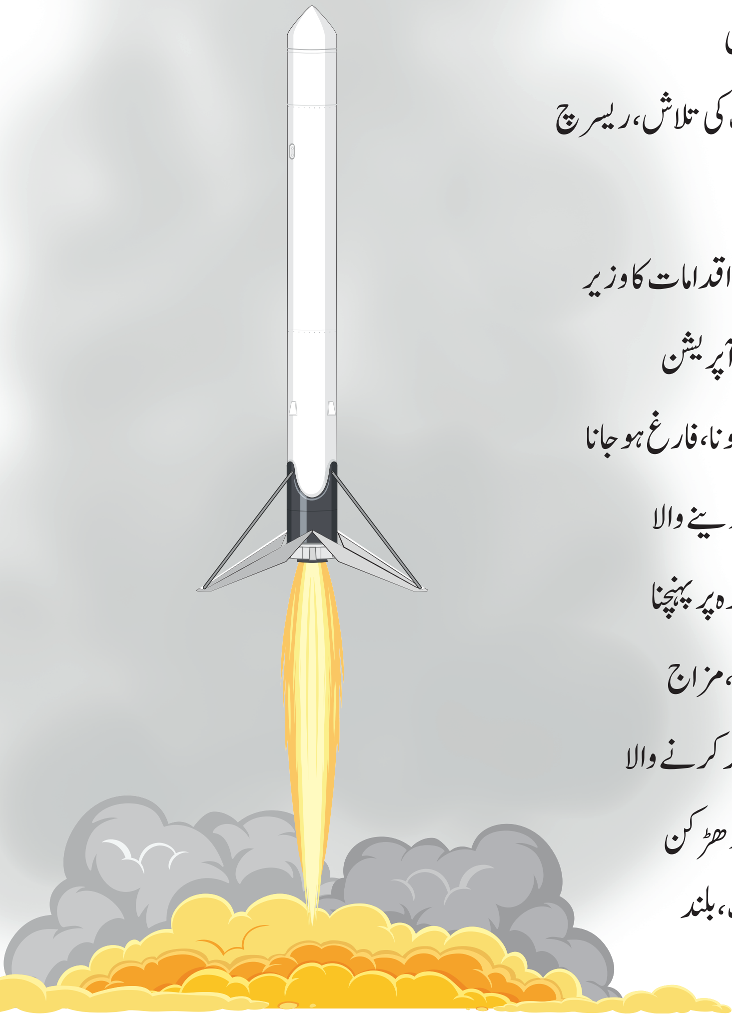

غور کرنے کی بات

- ڈاکٹر عبدالکلام کی کتابوں میں Wings of Fire، My Journey اور Learning How to Fly مشہور ہیں۔ ان کتابوں میں زندگی کے متعلق ایسے اسباق ہیں جو نوجوانوں کے خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کی راہ ہموار کرتے ہیں۔
- صدر جمہوریہ نے راشٹرپتی بھون میں غور و فکر کرنے کے لیے ایک 'Thinking Hut' بنایا تھا جہاں وہ گھنٹوں اپنی تحقیق میں مصروف رہتے تھے۔

سوچیے اور بتائیے

1. ڈاکٹر عبدالکلام کو بچپن ہی سے آسمان کی بلندیوں میں پرواز کرنے کا شوق تھا، سے کیا مراد ہے؟
2. ڈاکٹر عبدالکلام میزائل مین کے نام سے کیوں مشہور ہوئے؟
3. ڈاکٹر عبدالکلام کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟
4. ڈاکٹر عبدالکلام نے دفاعی نظام کو کس طرح مضبوط کیا؟
5. ڈاکٹر عبدالکلام کو کون کون سے اعزازات سے نوازا گیا؟

خالی جگہوں کو دیے ہوئے لفظوں سے بھریے

نوجوان نسل　　آپریشن شکتی　　رامیشورم　　15 اکتوبر 1931　　اخبار　　ناسا

1. عبدالکلام تمل ناڈو کے شہر ________ میں ________ کو پیدا ہوئے۔
2. تعلیم کو جاری رکھنے کے لیے انھوں نے ________ بیچے اور ٹیوشن بھی پڑھائی۔

3. حکومتِ ہند نے انھیں مزید ریسرچ کے لیے امریکہ کے مشہور سائنسی ادارہ ________ بھیجا۔

4. 1998 میں راجستھان کے پوکھرن علاقے میں ________ کے تحت پانچ ایٹمی تجربے کیے گئے۔

5. وہ ملک کے عوام بالخصوص ________ کی امیدوں اور آرزوؤں کی علامت بن گئے۔

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے

تنگ دستی ________

تکمیل ________

سبک دوش ________

خلائی مشن ________

تحقیق ________

بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے

اس سبق میں مرکب لفظ ہے 'سائنس داں'، جس کے معنی ہیں 'سائنس جاننے والا'۔ آپ بھی 'داں' لگا کر نئے الفاظ بنائیے اور معنی لکھیے۔

قدر ________ ________

سیاست ________ ________

ذہانت ________ ________

تحقیق ________ ________

فریضہ ________ ________

پیش کش ________ ________

انتظامیہ

قانون

راز

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

بات چیت کرتے وقت ہم کہیں ٹھہر جاتے ہیں اور کہیں نہیں ٹھہرتے۔ کہیں کم ٹھہرتے ہیں اور کہیں زیادہ۔ عبارت میں یہ کام بعض علامتوں کے استعمال سے لیا جاتا ہے، یہ وہ خاص علامتیں ہوتی ہیں جو عبارت کو صحیح طور پر پڑھنے کے لیے ضروری ہوتی ہیں، انھیں 'رموزِ اوقاف' کہتے ہیں۔ نیچے دی گئی عبارت کو پڑھیے:

اچانک موسم بدل گیا ٹھنڈی ہوا چلنے لگی بادل گھِر آئے اندھیرا چھا گیا تم میرے گھر کب آؤ گے اب اِسی عبارت کو دوبارہ پڑھیے اور فرق محسوس کیجیے:

اچانک موسم بدل گیا، ٹھنڈی ہوا چلنے لگی، بادل گھِر آئے، اندھیرا چھا گیا۔ تم میرے گھر کب آؤ گے؟

نیچے دی گئی عبارت کو رموزِ اوقاف کا استعمال کرتے ہوئے صحیح کیجیے:

ڈاکٹر اے پی جے ابوالکلام بچوں سے بڑی محبت کرتے تھے وہ بچوں سے ملتے اُن سے سوالات کرتے اور تاکید کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ علم حاصل کرنے کے لیے سوالات کرنا ضروری ہے بچوں کو سوال کرنے دیں ہر بچہ بہت سارے خواب لے کر پیدا ہوتا ہے انھوں نے اسکول کے بچوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ کتابوں اور عظیم انسانوں کو اپنا دوست بنائیں زندگی کا بنیادی مقصد خوش رہنا ہے

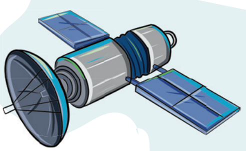

عملی کام

- ڈاکٹر عبدالکلام کے چند اقوال اپنی اسکول لائبریری کی مدد سے لکھ کر اپنی کلاس میں لگائیے۔
- ہندوستان کے مشہور سائنس دانوں کی ایک فہرست تیار کیجیے:

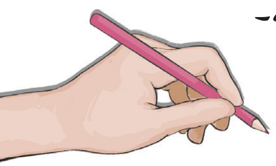

4671CH14

صحت اور صفائی

ہماری زندگی کا دار و مدار جسمانی صحت پر ہے۔ صحت کے لیے اچھی غذا، کھلی اور تازہ ہوا، صاف پانی اور صفائی نہایت ضروری ہے۔ گندگی سے طرح طرح کے کیڑے اور جراثیم پیدا ہوتے ہیں۔ مکھیوں اور مچھروں کو تو ہم سب دیکھتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ جہاں زیادہ گندگی ہوتی ہے، یہ وہیں زیادہ پیدا ہوتے ہیں، لیکن ہزاروں جراثیم ایسے ہوتے ہیں جو ہم اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے۔ کیڑے مکوڑے اور جراثیم انسان کی صحت کے لیے نقصان دہ ہیں۔ ان کو جیسے ہی موقع ملتا ہے، انسانی جسم پر حملہ آور ہوتے ہیں اور اُس سے مختلف بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لیے بستی، محلہ، گھر اور لباس کی صفائی کے ساتھ ساتھ جسم کی صفائی بھی ضروری ہے۔

انسانی جسم میں جِلد کی بڑی اہمیت ہے۔ جِلد ہمارے جسم کا قدرتی لباس ہے۔ یہ ہمارے جسم کو باہر کی گندگی سے بچاتی ہے۔ جِلد کی دو پَرتیں ہوتی ہیں: ایک بیرونی پرت، یعنی وہ حصہ جو ہمیں نظر آتا ہے۔ اس میں رگیں نہیں ہوتیں۔ جب تک یہ صحیح و سالم رہتی ہے، جسم میں جراثیم داخل نہیں ہو پاتے۔ جلد کہیں موٹی ہوتی ہے، کہیں پتلی۔

جسم کے جو حصے زیادہ استعمال ہوتے ہیں، جیسے تلوے اور ہتھیلی، ان کی جلد موٹی بھی ہوتی ہے اور سخت بھی۔

مسلسل استعمال سے جلد کی بیرونی پرت گھِستی رہتی ہے اور نئی جلد اُس کی جگہ لیتی رہتی ہے۔ دوسری اندرونی پَرَت ہے، جو بیرونی پرت کے نیچے ہوتی ہے۔ یہ ریشوں سے بنی ہوتی ہے۔ اس میں رگیں ہوتی ہیں، جن میں خون گردش کرتا رہتا ہے۔ اسی پرت کے نیچے پسینے کے غدود ہوتے ہیں۔

جِلد ہمارے جسم پر غلاف کی طرح تنی ہوئی ہے اور بہ ظاہر سپاٹ معلوم ہوتی ہے، لیکن ایسا نہیں ہے۔ آپ نے کبھی سوچا کہ پسینہ جسم کے اندر سے کیسے نکل آتا ہے؟ بات یہ ہے کہ ہماری جلد کو قدرت نے چھلنی کی طرح بنایا ہے۔ اس میں باریک باریک سوراخ ہوتے ہیں، انھیں مسام کہتے ہیں۔ انھیں سے پسینہ خارج ہوتا ہے۔ یہ مسام اتنے باریک ہوتے ہیں کہ صرف خُوردبین کی مدد سے ان کو دیکھا جا سکتا ہے۔ ان کی تعداد اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ شمار کرنا مشکل ہے۔ بس یوں سمجھ لیجیے کہ ایک مربع سینٹی میٹر میں تقریباً ایک ہزار مسامات ہوتے ہیں۔

گرمی کے موسم میں ہمارے جسم سے پسینہ زیادہ خارج ہوتا ہے۔ جسمانی محنت کرنے، کھیلنے کودنے اور ورزش کرنے سے بھی پسینہ خوب نکلتا ہے۔ پسینے کے ذریعے جسم کے بہت سے گندے اور فاسد مادے خارج ہو جاتے ہیں۔ پسینے میں پانی، نمک اور کسی قَدر چکنائی ہوتی ہے۔ آپ نے محسوس کیا ہو گا کہ گرمی اور برسات میں بعض لوگوں کے جسم سے بُو آتی رہتی ہے۔ یہ جسم سے نکلنے والے انھیں مادوں کی بُو ہوتی ہے۔ نہانے سے یہ بُو دور ہو جاتی ہے۔ اگر جلد کی صفائی نہ کی جائے، تو باہر کے گرد و غبار اور اندر سے نکلنے والے یہ مادّے مسامات کو بند

کر دیتے ہیں اور پسینہ نکلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ بدن پر مَیل جم جاتا ہے۔اس سے جسم پر پھوڑے پھنسیاں نکلنے لگتی ہیں اور خارش ہو جاتی ہے۔ جسم کے گندے مادے خارج نہ ہونے سے طبیعت میں سستی اور کاہلی پیدا ہوتی ہے۔

جسم کو صاف رکھنے کے لیے نہانا ضروری ہے،تاکہ پسینے کے ذریعے نکلنے والے مادّے جِلد پر نہ جم جائیں اور مسامات کھلے رہیں۔ جسم کے جو حصّے زیادہ کھلے رہتے ہیں،ان پر گردو غبار زیادہ جمتا ہے،اس لیے اُن کا بار بار دھونا مفید ہے۔نہانے کا مطلب جسم پر صرف پانی ڈالنا نہیں ہے،بلکہ جسم کو اچھی طرح رگڑ کر نہانا چاہیے۔اس سے جسم پر جما ہوا میل دور ہو جاتا ہے، مسامات کھل جاتے ہیں اور جسم میں خون کی گردش تیز ہو جاتی ہے۔ جسم میں چستی پیدا ہوتی ہے،اور ہم فرحت اور تازگی محسوس کرتے ہیں۔

یوں تو نہانے کے لیے تازہ اور صاف پانی ہی اچھا ہوتا ہے، لیکن موسم کے اعتبار سے گرم یا ٹھنڈے پانی سے بھی نہایا جاسکتا ہے۔ صابن کے ذریعے میل آسانی سے دور ہو جاتا ہے۔نہانے کے بعد جِلد اور بالوں کو تولیے سے اچھی طرح خشک کر لینا چاہیے۔

کھانا کھانے،ورزش کرنے یا جسمانی محنت کرنے کے فوراً بعد نہانا ٹھیک نہیں ہوتا۔ صبح سویرے نہانا سب سے اچھا ہے۔

کبھی کبھی بدن کی مالش بھی جِلد کے لیے مفید ہے۔اِس سے دورانِ خون بھی ٹھیک رہتا ہے اور جِلد بھی نرم رہتی ہے۔

اچھی صحت کے لیے ضروری ہے کہ ہمارے آس پاس کا ماحول بھی صاف ستھرا ہو۔

لفظ و معنی

دارو مدار	انحصار
جراثیم	بیماری پیدا کرنے والے بہت چھوٹے کیڑے جو بغیر خوردبین کے نظر نہیں آتے
اندرونی	اندر کا
بیرونی	باہر کا
گردش	گھومنا، چکّر لگانا
غُدود	جسم میں موجود طبعی گانٹھ یا گلٹی جس سے لعاب یا کوئی اور رقیق مادہ خارج ہوتا ہے۔
غلاف	خول
خُوردبین	وہ آلہ جس سے چھوٹی چیزیں بڑی نظر آتی ہیں، Microscope
خارج ہونا	باہر نکلنا
فاضل	غیر ضروری
خارش	کھجلی

غور کرنے کی بات

- مشہور محاورہ ہے کہ تندرستی ہزار نعمت ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ صحت مند جسم میں صحت مند دماغ ہوتا ہے۔ ہمیں صحت مند اور چاق و چوبند رہنے کے لیے اپنے جسم کی صفائی کے ساتھ آس پاس کی جگہوں اور آب و ہوا کو بھی صاف رکھنا ہوگا۔

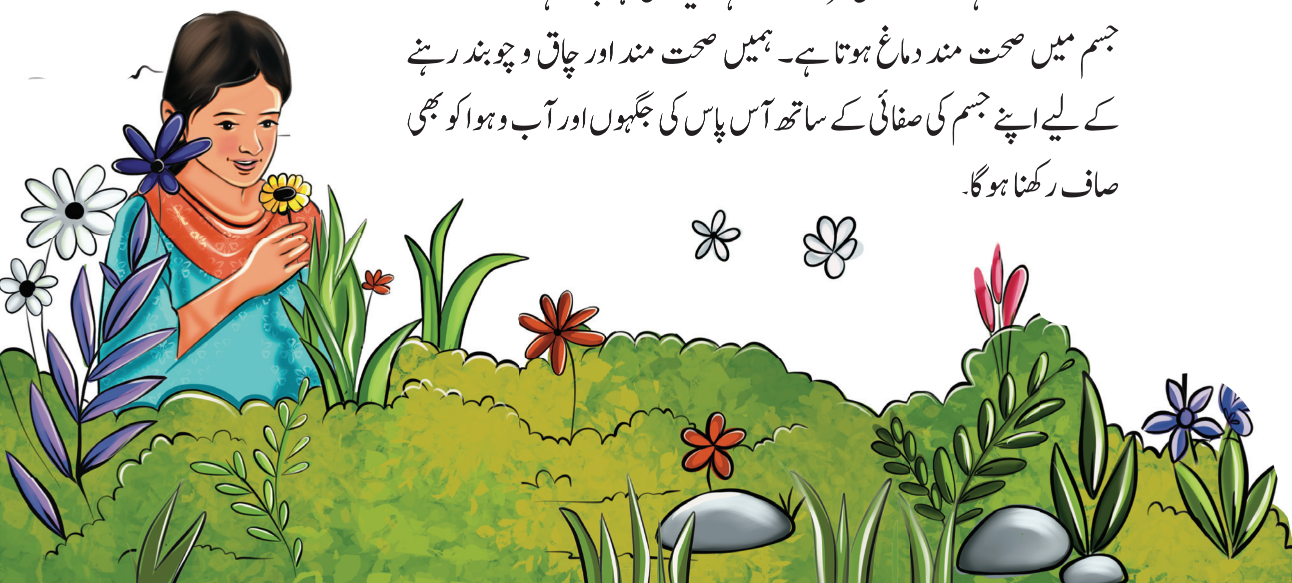

سوچیے اور بتائیے

1. جراثیم ہماری صحت پر کب اور کیوں حملہ آور ہوتے ہیں؟
2. جِلد ہمارے جسم کی حفاظت کس طرح کرتی ہے؟
3. پسینے کا جسم سے نکلنا کیوں ضروری ہے؟
4. نہانے کے کیا کیا فائدے ہیں؟
5. ورزِش سے ہمارا جسم کس طرح صحت مند رہ سکتا ہے؟
6. صحت اور صفائی کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

خالی جگہوں کو دیے ہوئے لفظوں سے بھریے

مسام　　دارومدار　　جِلد　　طبیعت　　ماحول

1. ہماری زندگی کا ________ جسمانی صحت پر ہے۔
2. ________ ہمارے جسم کا قدرتی لباس ہے۔
3. جِلد میں باریک باریک سوراخ ہوتے ہیں، انھیں ________ کہتے ہیں۔
4. جسم کے گندے مادے خارج نہ ہونے سے ________ میں سستی اور کاہلی پیدا ہوتی ہے۔
5. اچھی صحت کے لیے ضروری ہے کہ ہمارے آس پاس کا ________ بھی صاف ستھرا ہو۔

واحد کی جمع اور جمع کا واحد لکھیے

واحد			خیال	مسام	مشکل
جمع	اجسام	اقسام			

دیے گئے لفظوں کو بلند آواز سے پڑھیے اور اپنے جملوں میں استعمال کیجیے

غذا

جراثیم

غدود

خشک

فرحت بخش

حملہ آور

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

الف			ب		
ندی	جِلد	سستی	خون	جسم	پانی
کاہلی	غذا	ورزش	موسم	پسینہ	ماحول

''الف'' خانے میں جو الفاظ ہیں وہ جنس کے اعتبار سے ''مادہ'' ہیں اور ''ب'' میں جو الفاظ ہیں وہ ''نر'' ہیں۔ ''مادہ'' کو مؤنث اور نر کو ''مذکر'' کہتے ہیں۔

- نیچے دیے ہوئے جملوں کو پڑھیے اور مؤنث اور مذکر کے الفاظ تلاش کر کے لکھیے:

ہوا چل رہی تھی	گھٹا چھائی ہوئی تھی
جہاز اُڑ گیا	اس نے اخبار پڑھا
ندی پہاڑ سے اُترتی ہے	پرندہ منڈیر پر بیٹھا تھا

- اس سبق میں پسینے کا ذکر آیا ہے۔ ہماری زبان میں پسینے سے متعلق بہت سے محاورے ہیں جیسے 'پسینہ پسینہ ہونا'، 'خون پسینہ ایک کرنا'، 'دانتوں سے پسینہ آنا'، 'پسینہ چھوٹنا'، 'پسینہ بہانا' وغیرہ۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ گفتگو کیجیے اور جسم کے اعضا جیسے ناک، آنکھ، کان، ہتھیلی وغیرہ سے متعلق محاورے جمع کیجیے اور اپنی کاپی پر لکھیے۔
- اس جملے پر غور کیجیے: 'پسینے میں پانی، نمک اور کسی قدر چکنائی ہوتی ہے'۔ اس جملے میں نشان زد لفظ کا تلفظ دو طرح سے کیا جاتا ہے۔ ایک 'قدَر'۔ اس کے معنی ہیں مقدار۔ اس جملے میں یہی تلفظ اور مفہوم ہے۔ اور دوسرے 'قدْر' یعنی عزت، بزرگی، رتبہ۔ جیسے میں اپنے بڑوں کی قدْر کرتا ہوں۔ اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے ساتھ گفتگو کیجیے اور اسی طرح کے پانچ الفاظ تلاش کر کے لکھیے ساتھ ہی ان کے تلفظ اور معنی بھی لکھیے۔

عملی کام

- صحت اور صفائی سے متعلق مختلف سرگرمیوں کا ایک چارٹ بنائیے۔
- ورزش کے مختلف طریقوں جیسے ٹہلنا، تیرنا، یوگا کرنا وغیرہ کے بارے میں معلوم کیجیے اور انھیں اپنی کاپی پر لکھیے۔

اُردو زباں ہماری

کیسی ہے پیاری پیاری، اُردو زباں ہماری
پھولوں کی جیسے کیاری، اُردو زباں ہماری

پھولے پھلے ہمیشہ، باغِ جہاں میں یارب
ہو ہر زباں پہ جاری، اُردو زباں ہماری

بھارت ہے اس کا مسکن، بھارت ہے اس کا گلشن
بھارت کی ہے دُلاری، اُردو زباں ہماری

جھڑتے ہیں پھول منہ سے، گھُلتا ہے رَس فضا میں
جب ہو زباں پہ جاری، اُردو زباں ہماری

(پڑھنے کے لیے)

4671

विद्यया ऽमृतमश्नुते

एन सी ई आर टी
NCERT

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ
NATIONAL COUNCIL OF EDUCATIONAL RESEARCH AND TRAINING

ISBN 978-93-5292-988-7